
سازمان اسناد و کتابخانه ملی
جمهوری اسلامی ایران

عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة

کتاب مجاہدانہ انتساب گنجینہ فیوض واہتدا نفع بخش طالبان باصدق وصفا الموسوم بہ

ذکر الاصفیا

معروف

تکملۃ الاولیا

در منقبت شمس الہدیٰ

من تصنیف بندہ عارفان کامل قدوہ محققان واصل مظہر اسرار احد حضرت خواجہ گل محمد احمد پوری

مطبع رضوی واقع دہلی میں مطبوع شد

قیمت فی جلد عہ

فہرست کتب نایاب موجودہ مطبع رضوی واقع جنار خیر خواہ عالم دھلی

تفسیر معالمات الاسرار عرف تفسیر حضرت شاہی
تمام قرآن مجید کی عجیب و غریب تفسیر للعہ ر

افضل الفوائد ملفوظ حضرت محبوب الٰہی جمع کردہ امیر خسرو رح

سیر العارفین معہ نقشجات مقامات متبرکہ حضرت جمالی رح
کی تصنیف صوفیوں میں نہایت معتبر و مشہور کتاب ہے اسمیں
بزرگان چشت و سہروردیہ کے حالات من ابتدائے حضرت
خواجہ معین الدین چشتی رح تا بہ حضرت چراغ دہلی و دیگر
بزرگان مثل حضرت سید جلال بخاری و حضرت بہاؤالدین
زکریا ملتانی وغیرہ کی سوانح عمری مفصل طور پر درج ہے
اور مصنف نے اپنی سیر و سیاحت و ملاقات ہمعصر بزرگان کا ذکر
بھی ضمن میں کیا ہے اصل کتاب باضافہ ۳۲ نقشوں متعلقات
متبرکہ کے طبع ہوئی ہے قیمت ۱۰ ار

بحر الحیات مصنفہ حضرت محمد غوث رح مشتمل بر دہ باب فارسی
باب اول در معرفت عالم صغیر- باب دوم در معرفت تاثیرات عالم
باب سوم در معرفت و حقیقت وغیرہ ذلک باب چہارم در معرفت
ریاضت و چگونگی حالات آں باب پنجم در معرفت ایجاد النسانی
و انواع دم و ماہیات آں باب ششم در معرفت چگونگی جسد
و محافظت آں باب ہفتم در معرفت و نہم باب ہشتم در معرفت فنائے
جسد و ظاہر شدن علامات مرگ باب نہم در بیان تسخیرات
روحانیاں باب دہم در حکایات ایجاد عالم قیمت ۸ ر مجلد ۱ ار کاغذ دبیز

جواہر خمسہ	معہ احسن الاعمال متضمن اعمال و ادعیہ مجربات

حضرت محمد غوث گوالیاری رح و فوائد حسینہ تکملہ جواہر خمسہ
جسمیں فوائد رباعیات حضرت سلطان ابو سعید ابو الخیر رح و طرق
سلب امراض و استخراج کواکب متعلقہ اعمال وغیرہ درج ہیں قیمت ۱۲ ر

مرقعہ شریف حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رح معہ جامع
رحمانی اعمال و ادعیہ مجربہ و فوائد و نقوش معہ دعوت اسمائے حسنیٰ وغیرہ قیمت ۸ ر

مجموعہ رسایل متبرکہ یہ اردو کے بارہ رسالے ہیں جسمیں نظام العقائد
محب النبی مولانا فخر الدین صاحب و صراط الصالحین ترجمہ آداب الطالبین
حضرت شیخ محمد چشتی و سلسلہ بزرگان چشت معہ تذکرہ و شمائل الاتقیا
معہ نصائح حضرت خواجہ عبد الخالق عجدوانی رح و گلدستہ فضائل
غوثیہ فیوض القادری مشتمل بر چہل و یک فیض- معین الارواح
حالات حضرت خواجہ بزرگ معہ خلفا و اولاد آنحضرت مشاہرات
خواجہ مقامات فقر و گلدستہ معرفت قصائد بہار چشت وغیرہ شامل ہیں
قیمت کل مجموعہ ۱۲ ار

روح الارواح ترجمہ ملفوظ حضرت خواجہ عثمان ہارونی
مفتاح العاشقین ملفوظ حضرت روشن چراغ دہلی اور ملفوظ حضرت نصیر الدین محمود
کلمات طیبات جسمیں حضرت غوث پاک و مظہر جان جاناں
و شاہ ولی اللہ رح و شاہ غلام علی رح و قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے
مکتوبات و ملفوظات وغیرہ درج ہیں قیمت ۶ ر

اسرار برہانی ترجمہ نفس رحمانی قیمت ۳ ر

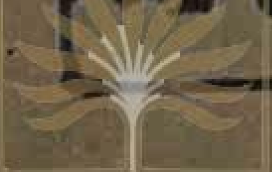
ملہمات حضرت قطب جمال ہانسوی قیمت ۴ ر

صد کلمہ چہار یار ہر چہار صحابہ رض کی سو سو کلمات ...

غلط نامہ تکملہ شریف سیر الاولیا مرتبہ فقیر نجم الدین احمد پوری کلان متولی خانقاہ شریف
و نبیرہ حضور حضرت مصنف صاحب کتاب ہذا بمقام ملتان شریف محلہ قاضیاں ۱۲ ذیقعد سنہ ۱۳۱۲ھ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵	۱۵	پس	بس	۱۴۷	۸	مراد	مرد
۲۹	۱۸	دھن ربے	دہب ربے	۱۵۶	۲	درفصل چہارم	در وصل چہاردہم
۲۹	۱۹	شب خمین	شب خمیس یعنی پنجشنبہ	۱۵۶ حاشیہ	۲۴	.بودہ	توجہ
۳۷	۱۲	ہشتاد و ہشت	ہشتاد و ہفت	۱۵۸	نغایتہ		
۴۰	۷	میر	پیر	پیشانی صفحہ	۱۶۳	وصل سیزدہم	وصل چہاردہم
۴۴	۱۲	بانکے	باندکے	برحاشیہ فہم ۱۶۶	نغایتہ ۲۰۶	وصل سیزدہم	باب دوم
۵۱	۱۴	نستہ	بستہ	۱۷۰	۶	حکمل	مکمل
۵۷	۱۱	سناباو	بلاد	۱۷۷	۱۰	نتھی	نبھی
۵۹	۶	بیت ہفتم	بیست ہفتم ۲۷	۲۰۵	۱	تقوع	تطوع
۶۳	۴	خال	حال	۲۰۵	۱۵	اب من	رب من
۷۰	۱۰	فیوض الحکم	فصوص الحکم	۲۰۶	۸	چیزے نیست	چیزے ہست
۷۲	۶	کماین یعنی	کماینبغی	۲۱۰	۱۸	پیداویہ	پیداوار
۹۶	۱۷	میدارد	میداد	۲۱۲	۱۰	پس	واپس
۱۰۰	۷	.بود	بنود	۲۱۶	۱۲	بردار	بروار
۱۱۴	۱	کنیت	کنت	۲۱۶	۱۳	رنگذار	زنگلذار
۱۲۶	۲۱	کہ فلای	کہ فلان	۲۲۱	۲	بنی غامر	بنی عامر
۱۳۴	۲۰	وملانی	وملاذی	۲۳۲	.		
۱۴۰	۱	متنعبر	متبحر				
۱۴۲	۳	پنجبارہ	پنجپارہ				

عرس حضرت ابوالنجیب شیخ عبدالقاہر
بتاریخ ۱۲ جمادی الثانی غلط درج است صحیح ۱۲ جمادی الاول
۲۳۵-۴-۲۳- رمضان شریف سنہ ۳۶۹ھ تاریخ عرس
حضرت شیخ ابی عبداللہ خفیف سہروردی درج کردہ شد



سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ نظامیہ

فخریہ گل محمدیہ

اللہ محمد

حق موجود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الہم صل علی محمدن الذی کان علیاً فی ذاتہ حسناً فی صفاتہ واحداً فی تجلیاتہ باالفضل
فی افادتہ ابراہیم فی تسلیمہ سدید الدین فی محبتہ امین الدین فی شریعتہ علو الدین
فی مقاربہ ابا اسحاق فی حقیقتہ قدوۃ الدین فی رسالتہ ناصر الدین فی ولایتہ ابا یوسف
فی وجاہتہ مودوداً فی خلقہ شریفاً فی نسبتہ مقتدی اہل عرفان فی معرفتہ
معین الدین فی حد ذاتہ قطب الدین فی احکامہ فرید الدین فی رضائہ۔
نظام الدین فی اسرارہ نصیر الدین فی ابرارہ کمال الدین فی تعظیمہ سراج الدین
فی رضائہ علم الدین فی امتہ محموداً فی سیرتہ جمالاً فی صورتہ حسناً فی افعالہ محمداً فی
احوالہ یحیٰی فی احیاء القلوب کلیم اللہ فی القلوب والطور نظام الاسلام والمسلمین
فی ارشادہ محمد فخر الدین فی خلقہ وحبہ نور محمد فی اکوانہ محمد عاقل فی احکام
شریعتہ سلطان محمود فی معرفتہ گل محمد فی حد ذاتہ محمد شریف فی ابرارہ
تاج محمود فی اسرارہ محمود بخش فی رضائہ۔ الہی بحرمت دغربت خاکراہ
دردمندان گل محمد و محمود بخش عاقبت و عافیت ابن الدین الیشان محمد
نجم الدین سجادہ نشین احمد پوری و محمد سیف الدین و جمیع پیرادران
و جمیع اہل اسلام گردان آمین ثم آمین۔ ۳۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۷۱ ہجری



سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ نظامیہ

خزینہ گل محمدیہ منظوم

لله محمد

حق موجود

بسم الله الرحمن الرحیم

الہی نور ایمانم عطا کن — بآن نورے کہ بخشیدی وفا کن

طفیل خواجہ سردار عالم — محمد مصطفی بخشیے گناہم

طفیل چار یاران پیغمبر — ابوبکر عمر عثمان حیدر

طفیل شاہ عالم شاہ مرداں — علی المرتضے وشیر یزدان

رحیما لطف فرما رحم فرما — عطا کن دولت پایندہ بر ما

بآن خواجہ حسن بصری شہ من — دل وجاں دیدہ ام راساز روشن

طفیل خواجہ عبد الواحد شاہ — دوئی کن دور بر توحیدہ را

بآن خواجہ طفیل ابن عیاضم — کرم فرما رساں سوئے ریاضم

طفیل خواجہ ابراہیم ادہم — امانم بخشی از درد و بلا ہم

بآن خواجہ سدید الدین صاحب — بفرمائی عطا گنج رغائب

بآن خواجہ امین الدین بصری — بفرمائی فزونم نور بصری

طفیل خواجہ ما شیخ ممشاد — تو سازی خاطرم را شاد و آباد

طفیل خواجہ بو اسحاق شامی — مرا مشہور کن بانیک نامی

طفیل خواجہ ما قدوۃ الدین — ابی احمد دلم را ساز رنگیں

طفیل ناصر الدین ابی محمد — تو سازی ہر بلا و رنج من رد

طفیل خواجہ ناصر حق و الدین — ابی یوسف مرا بخشی خوش آئین

طفیل خواجه قطب الدین مودود
طفیل خواجه حاجی شریفم
طفیل شیخ عالم خواجه عثمان
طفیل خواجه شیخ المشایخ
معین من تو باشی یا الهی
طفیل خواجه قطب الدین پیرم
بآن خواجه فرید الدین شکر گنج
طفیل خواجه محبوب الله
الهی سربلندی بخش ما را
طفیل خواجه روشن دماغی
چراغ خاطرم را ساز روشن
بآن شیخ کمال الحق والدین
بآن شیخ سراج دین دنیا
طفیل شیخ علم الحق والدین
طفیل شیخ راجن شیخ محمود
بآن شیخ جمال الدین جمالم
طفیل شیخ من حسن محمد
طفیل حضرت محبوب درگاه
طفیل حضرت سید یحیی مدنی
طفیل آنکه او فانی است فی الله
طفیل آن محب بارگاهی

بزودی مطلب ما ساز موجود
بدنیا آنحضرت باشی حریفم
منور کن دلم با نور عرفان
معین الدین بشرعم دار راسخ
نگاهم دار ز افلاس و تباهی
تو باشی در دو عالم دستگیرم
مرا در راه خود گردان گهر سنج
نظام الدین ز روز رفت را شاد
ز عشق حق بهره مندی بخش ما را
نصیر الدین دهلی را چراغ
دماغم کن معطر مثل گلشن
نگه دار الهی مرا بر نیک آئین
ضیا بخشی دل تاریک ما را
نمائی خاطرم را نور آگین
بلا بود گر دلی بی تو نابود
تو بنمائی و می بخشی کمالم
مرا ده قدرت و توفیق بیحد
محمد صاحبم باشی تو همراه
تو احیا دلم بخشی فزونی
کلیم الله گردان واصل راه
غریبان بیکسان را جان پناهی

نظام الدین پیر اورنگ آبادی
طفیل آنکہ فخر عاشقاں بود
محمد شیخ فخر الدین غنا رہی
طفیل آنکہ شمس العارفیں بود
ہمایوں خواجہ نور محمد
طفیل آنکہ محبوب الہ است
چو یوسف معدن گنج معانی
حبیب بارگاہ لایزالی
ہمایوں خواجہ عاقل محمد
طفیل خواجہ مقبول معبود
رفیقم باشی اندر ہر دو کونین
طفیل خواجہ سلطان عشاق
شہ مائل محمد قطب عالم
نمائی از خودی خود فنایم
بمصباح شریعت ہم طریقت
الہی عاقبت با خیر گرداں

الہی بخش مارا عیش و شادی
دگر فخر زمن و فخر جہاں بود
بدہ در دو جہانم سرفرازی
دگر محبوب رب العلمین بود
مرا کن نیز منظور محمد
بملک مصر عرفاں بادشاہا
ہمانا مخزن راز نہانی
عزیز شاہ و مصر لاابالی
منور کن دلم از نور احمد
شہ ملک بقا سلطان محمود
نگہ داری مرا از شر ثقلین
ضیا بخش قلوب و نور آفاق
کہ اسرار حقیقت راست اعلم
بذات خویش گردانی بقایم
رسانی سوئے اسرار حقیقت
طفیل انبیا و نیک مرداں

الہی بکربت و غربت خاک راہ دردمنداں گل محمد و محمود بخش عاقبت و عافیت ابن الدین الیشان فقیر محمد نجم الدین سجادہ نشین و جمیع اہل اسلام و پیر برادران ہر چہار سلسلہ منورہ با خیر گرداں آمین ثم آمین اللہم ارزق حبک و حب حبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم واغفر الکاتبہ خادم الفقراء محمد نجم الدین وللولد الصالحین غلام معین الدین و غلام نظام الدین مزاد اللہ عمرہما آمین ثم آمین بحرمت سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ وسلم و مشائخین اجمعین

والد ماجد الیشان حضرت مولانا خواجہ گل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ است۔

حسب اجازت و فہمایش حضرت خواجہ محمد نجم الدین صاحب سجادہ نشین

مطبع رضوی دہلی

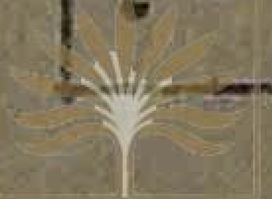


بسم الله الرحمن الرحیم

لا اله الا الله المحمود فی کل لسان، لا اله الا الله المعبود فی کل زمان، لا اله الا الله الموجود فی کل مکان، لا اله الا الله الذی لایشغله شان عن شان، لا اله الا الله الذی یصلے علے نوره الساری فی کل شان بکل ان محمد ن الذی ریاض الملکوت بزهر جماله مونقة وحیاض الجبروت بفیض انواره متدفقة ولا شی الا وهو به منوط اذ لولا الواسطة کما قیل لذهب موسوط ؎

اوسط ایجادِ جهان را واسطه
در میانِ خلق و خالق رابطه
شاهباز لامکانے جانِ او
رحمت للعٰلمین در شانِ او
عارف اطوار وجود جسم و کل
خلق اول روح اعظم عقل کل
علت غائی امر کن فکان
نیست غیر از ذات آن صاحب قرآن

صلوٰة یلیق به منه الیه و علے اله واصحابه المتادبین بادابه من لدیه **امابعد**
می گوید بے هیچ هیچمدان بے حد خاک راه دردمندان **گل محمد** که چون کتاب



سیر الاولیاء کالشمس فی الضیا تصنیف خلاصهٔ اولاد مصطفی نقاوهٔ احفاد مرتضی سید محمد المعروف بامیر خورد بن سید کمال الدین احمد بن حضرت سید محمد کرمانی قدس الله ارواحهم در بیان اسرار و احوال پیران چشت اهل بهشت خصوصاً در مناقب حضرت سلطان المشایخ والاولیاء و خلفاء آن حضرت وافی و کافی بود و زنگار وحشت و کلفت از سینهٔ صافی دلان می زدود و ابواب فتوح بر روی محبان می کشود و سرد مزاجان را آتش شوق می افروخت و غش و کسل و کاهلی را پاک میسوخت و سالکان گرم رونده را بضاعت بوارق مقصود می اندوخت ؛

شعر۔ وصفش ز حد بیان من نیست ؛ حسنش همه بس دلیل و برهان ؛

و بعد از آن در هر قرن شعبهای شجرهٔ معظمه که اصلها ثابت و فرعها فی السماء است سر رفعت و ارتفاع آنها از اوج ثریا بلکه از عرش اعلیٰ در گذشته۔ و دُرِ دریاء حقیقه گشته یعنی مشایخ خلف نامدار که از سلف کبار یادگار اند و هر یکی در محبت حق جل و علا آفتابی بوده است و در اتباع جناب حضرت رسالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم از مقام محبت ترقی کرده بمقام محبوبیت رسیده اند خصوصاً شیخنا صدر نشین صفحهٔ صدق و صفا قطب المشایخ والاولیاء سلطان المشایخ ثانی کامل مکمل حضرت شیخ قاضی محمد عاقل قدس الله سره که این خاک راه دردمندان از زمان رهوق در سلک غلامان آن شاهنشاه منسلک گشته و تا وصال آن شیخ کامل که نهایت سن شباب غلام بود بنسیم صحبت صوری و معنوی اوشان غنچهٔ دل پژمرده را آب حیات میداد و تا دور قیامت الهی جاری باد بالنون والصاد۔ خواست که از فوایح و روایح نسیم ملفوظات آنحضرت دماغ مستفیدان را معطر گرداند و از شعلهٔ شوق آن قبلة الواصلین دودی با فلک رساند و احوال مشایخ سابقه از زین حضرت را تا حضرت شیخ کمال الدین علامه برخی مذکور گرداند و تذکرهٔ خلفاء

شیخ خود خصوصاً سراج الواصلین وقبلة العاشقین سید المحبوبین حضرت سلطان الملة والدین محمود رضی الله تعالی عنه که این خاک راه دردمندان نواخته و از خاک برداشته اوست نیز برطرز دلپسند بحسب این داعیه عزمے چند در گوشه نشستم و آخ صالح **محمد یوسف** بن محمد یعقوب بن محمد اسحاق بن ابراهیم عفی عنهم را برائے ترقیم همراه گرفتم وبعجالة هرچه عبارت از یاد خود یا از کتب معتبره می گفتم حرف بحرف بے کم وکاست می نگاشت و در تهذیب ترکیب و تزئین سین وشین نیز پرداختم و این رساله را بتذکرة الاصفیاء فی **تکمله سیر الاولیاء** در منقبت شمس الهدی موسوم ساختم و این کتاب مشتمل است بر یک مقدمه و دو باب و یک خاتمه **مقدمه** متضمن است بر دو تبصره - **تبصره اول** در حلیه مبارک جناب رسالت مآب صلی الله علیه وسلم **تبصره دوم** در ذکر اسامی خواجگان چشتیه مع تاریخهای وصال آنها تا حضرت **چراغ دهلوی** رضی الله تعالی عنهم -

باب اول - در ذکر چهارده مشایخ محفوظ الهی که قدم بر قدم چهارده معصوم اند در چهارده وصل چون هر یک شیخ را با دیگر اتصال است بلکه بمنزلة التفصیل والاجمال است لهذا بجائے فصل لفظ وصل مرقوم شده -

باب دوم - در ملفوظات حضرت قبله وشیخی رضی الله عنه -

خاتمه - در فوائد اعراس مع ذکر آنها در یکجا و بالله التوفیق وهو نعم الرفیق

مقدمه - مشتمل بر دو تبصره **تبصره اول** در حلیه مبارک آن سرور کائنات مفخر موجودات سید المرسلین محبوب رب العالمین احمد مصطفی محمد مجتبی صلی الله علیه وآله وسلم

شعر

بلغ العلی بکماله ∴ کشف الدجی بجماله ∴
حسنت جمیع خصاله ∴ صلوا علیه وآله ∴



کاسۂ سر مبارک آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم بزرگ بود و موی سر مبارک دراز
مستوی و نہ بسخت ملتوی یا رہ پیچیدگی و دوتائی داشت تا بناگوش و مابین بناگوش
و دوش تا دوش ہر سہ مروی است و آن بر حسب اختلاف در مقادیر قصر و اختلاف
احوال و زمان عدم دہن و امتشاط و عدم امتشاط است و حلق موی سر از ان سرور بجز
وحج و عمرہ نیامدہ و آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم موئے سر را یک مدت سدل
کردہ بود یعنی فرو می ہشت از جوانب راس و من بعد فرق کرد و آن عبارت از
بر شگافتن موئیہاست از پیشانی تا تارک چنانچہ خطے پیدا آید و آن خط را مفرق
نامند و نزد علماء ہر دو جائز است با مزید استحباب در جانب فرق و نزد
اکثر محدثین خضاب موی از ان سرور ثابت نشدہ و محدثان روایت ابن
عمر را کہ در صحیحین واقع شدہ است کہ دید موئیہای آن سرور را ملون بلون زرد تا
تاویل کنند و گویند مراد ازان شش مو است بزعفران کہ در تنظیف مو دخل
دارد و بروایت انس آن چند موی سفید منقسم بود در راس و صدغین و عنفقہ و در
روایت ابو جحیفہ عبیدہ منحصر و در عنفقہ و بروایت دیگر از انس آن ہمہ موئے
سفید زیادہ از ہفدہ و ہژدہ موی نبودہ است و بروایت امیر المومنین عمر رض
قریب بیست و بروایت جابر رض بزیادتی از بیست کان اذا دہن لم
یتبین و وجہ منور آن سرور صلعم گرد بود یا بنحوے از استطالۃ کہ ناشی از سیلان
خدین و نافی تکلثم و اطہام است تکلثم عبارت از قصر ذقن است کہ مستوجب کمال
تدویر و اطہام پر بر آمدن رخسارہا را گویند و این ہر دو از قاعدہ حسن بیرون
اند و روئی مبارک آنحضرت صلعم را سطوت و لمعان و لطافت و ملاحت بر کمال بود

شعر

قرن الملاحۃ حسنہ — والحسن صار قرینہ

صلے علیہ الہا صاحب مواہب اللدنیہ می گوید کہ چون سرور مبینہ آنحضرت
نمودہ میشد وجہ منور او مانند آئینہ ونمودہ میشد تمثال در و دیوار در روی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ؎ برون آور سر از بردیمانی + کہ روی تست صبح
زندگانی وبر جبین مبین آن سرور کائنات ہرگاہ شکن مے افتاد ہر شکن چون ماہ نو
مینمود ؎ مہوشان چون نہ بدیدار تو حیران باشند + ہست روشن بجہان آئینہ
سیمائے تو- اما لون شریف وے باتفاق جمہور سپید بود مشرب بحمرۃ وانچہ
وسمرت کہ در بعض روایات آمدہ مراد از ان ہمان حمرت است واطلاق اسمر بر
ابیض مشرب در عرب شائع است اذا کانت الحمرۃ مشبعاً وجبین مبارک
روشن ووسیع بود وحواجب دراز وکشیدہ وخمیدہ وموہائے حواجب ابنوہ
ومجتمع وبین الحاجبین برہنہ مطلق نبود موئے چند داشت بنظر بدان اگر
مقرون الحاجبین گویند گنجایش دارد ودر مفصل حاجبین رگے بود باریک
کہ ہنگام خشمناکی متحرک میگشت چشمان منورہ مبارک آنحضرت منور نمودہ تر
وکشیدہ تر بود وبرآمدگی وفرو رفتگی وتدویر از چشمان منور آنحضرت منفی
است وسپیدی چشم مایل بحمرت بود مراد از ان حمرت رگہای سرخ است کہ در
سپیدی چشم نمودار باشد وآن را بزبان عرب اشکل العین خوانند وسیاہی
چشم مبارک بر کمال بود مژگان دراز ولبہا وپلک سرمہ ناک مینمود با عدم
استعمال سرمہ ویکسان میدید آنحضرت در شب تاریک ودر روز روشن
نیز از قدام وخلف ومیدید آنحضرت در ر ور کواکب ثریا را ؎
دران نرگسین حرف کان بایغ داشت + مگر چشم او کحل ما زاغ داشت
ونظر مبارک او بسوئے تحت بیشتر می بود کہ آن بحیا وتواضع اقرب
است ونظر بسوے آسمان مخصوص زمان ورود وحی می بود وسامعہ شریف

او نیز احکام لبصرداشت والف شریف آنحضرت از مجمع الحاجبین هموار و سائل بود
با نوعے ارتفاع در وسط و دهن شریف آنحضرت وسیع و منیع بود و دندان مبارک
درست و تمام تابان و درخشان بودند در میان دندانهای پیش فرجهای دقیق
بود که لون و ضیاء دندانهای شریف دران لامع می بود و لبهای مبارک باریک و نرم
بودند بشاشت و انبساط و تبسم بر چهره مبارک آنحضرت همیشه ملازم بود لحیه مبارک
آنحضرت انبوه دار و بزرگ بود و چنانکه فرو میگرفت سینه را و آن از طول و عرض موی
که خارج ضبط میبود میگرفت و در جانب طول مائل بار سال بود این چنین محفوظ و
مشهور آمده است از شوارب انچه بر لب میدوید میگرفت و لب باله ها معترض
نمیشد و در حلق و ترک عنفقه که مراد ازین موئے لب زیرین است چیزے بصریح معلوم
نشد و لیکن ظاهر ترک آن سنت و هم در چین موی گلو از نین شریفین آنحضرت تام بودند
گلو و گردن مبارک افراخته و هموار و مصفا بود چنانکه گوئی گردن آهو بره مابین
منکبین آن سرور دراز بود سینه مبارک عریض مصرعه زسد سینه امش
جامی الم نشرح لک بر خوان و شکم مبارک با سینه برابر و یک لخت بود و چون
می نشست چین در شکم می افتاد و خطے بود از فوق سینه تا ناف از موی ریزه ها
و جز این خط مذکور در شکم و سینه موئی دیگر نداشت و ساعدین و کتفین و ساقین
شریف آنحضرت موی دراز بود اما نخیدانکه سواد موی بیاض بدن مبارک را بپوشند
بغلها و جمیع مفاصل آنحضرت لطیف و مطهر و مصفا بود و در بغل منوره موئے چند بود
که بعد از مدتے نطف میکردند یعنی بر میکندیدند پشت مبارک پاک و صاف و
روشن مانند نقره گداخته بود در میان کتفین نزدیک کتف چپ بر غضروف
کتف چپ خاتم نبوت بود برانداز مرداریدِ بزرگ و بعضے کبوتر تکمه غنچه
گفته اند لونه خاتم النبوت علی الصحیح سرخ و سفید بود گلوئی بدنه صلی الله علیه وسلم

مکتوب در وے الله وحده لاشریک له ودر روایتی از ترمذی آمده که بر ان عضو شریف موئیها هم بود استخوانها جمیع مفاصل آنحضرت بزرگ بود دست و بازو وساق وران شریف همه درست وتمام منجم وملحم بوده است ونرم وخوش بدن که مساس را راحت می بخشید وکفهای دست و پا نرم و پر گوشت و وسیع بود وانگشتان مبارک دراز ونرم بود وکفهائے پائے عرش سائے آنحضرت صلی الله علیه وسلم در بری وهمواری مثل کف دست بود یک لخت عاری از خلو در میان کف پای مبارک بود که چون بطور خود میگذاشت خلو مذکور ظاهر می شد وچون بر زمین قدم مبارک می نهاد و می استاد آن خلو نیز نمی ماند وتمام بر زمین می چسپید لهذا در وصف شریف مسیح القدمین نوشته اند وسبابه اصابع قدمین شریفین بر آمده تر دراز تر بود وتنه ساقین مبارک نسبت باعضاء کم گوشت و باریک وقامت زیبای آن سرور کمال اعتدال بود نه کوته ونه دراز و مع ذلک با هر دراز قد که برابر می استاد یا برابر می نشست بلند ورفیع می نمود وسایه آنحضرت را نبود چنانکه حکیم ترمذی در نوادر الاصول آورده در رفتار آنحضرت قدم بقوت بر می گرفت وتمام بر میداشت وهنگام وضع قدم میلان می فرمود مثل شمائل سرو در وزیدن نسیم و عرق آن سرور بحدے خوشبوئے بود که در عروسها می بردند وقطره از ان در عطرهای آمیخته بکار می بردند وآن عطر بوے خاص میداد که هیچ شامه بخوبی و دلپذیری آن نه بوئیده باشد وبهر خانه وکوچه که آنحضرت صلعم می گذشت تا دیر بوئے خوش دران موضع می آمد وبول وغائط آنحضرت صلعم را زمین فرو می برد از ان موضع بوئے خوش خارج میشد وتناول بول وخون آن سرور بطریق تبرک از بعضے صحابه ثبوت پیوسته است ونیز بثبوت پیوسته که شارب آن فضلات طیبه مبارک از امراض مامون گشته وفوائح طیبه ازو تا چند بطن محسوس [illegible]

بوده است اکثر علماء شافعیه قائل اند بطهارت فضلات آنحضرت و هکذا بعض الحنفیه و هکذا قال فی المواهب اللدنیه عُرس مبارک آنجناب رسالت مآب صلی الله علیه وسلم را حضرت شیخ غریب پرور بتاریخ دوازدهم ماه ربیع الاول میکردند باقی تحقیق در سلسلهٔ قادریه مذکور خواهد شد ❊

تبصرهٔ دوم در ذکر خواجگان - از جناب مرتضوی تا حضرت چراغ دهلوی بطریق اجمال مع تاریخ الوصال حضرت جناب **مرتضوی**

شعر

مرتضائی که کرد یزدانش	همره جان مصطفی جانش ❊
هر دو یک قبله و خردشان دو	هر دو یک روح کالبدشان دو
هر دو یک دُر یک صدف بودند	هر دو پیرایهٔ شرف بودند
دو رونده چو اختر گردون	دو برادر چو موسی و هارون

ذکر وصال ایشان نیز در سلسلهٔ قادریه مذکور خواهد شد ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

دیگر آن پرورده نبوت آن کان فتوت بحر علم گنج حلم متفق علیه اصحاب صدری حضرت خواجه حسن بصری رضی الله تعالی عنه وصال ایشان پنجم ماه رجب وقیل در غرهٔ ماه رجب و در آداب الطالبین تاریخ چهارم محرم نوشته اند والله اعلم بالصواب در سال یکصد و ده ۱۱۰ هجری و مرقد ایشان در بصره است دیگر آن رئیس افراد آن پیشوای اوتاد آن گنج هدایت کان ولایت قطب زمانه زاهد ماجد حضرت خواجه عبد الواحد رضی الله عنه وصال ایشان در بیست هفتم ماه صفر در سال یکصد و هفتاد و هفت هجری بود دیگر آفتاب کرم و احسان ابر نیسان جود و امتنان دُر دریای حقیقة و عرفان حضرت مرتاض و فیاض خواجه فضیل بن عیاض رضی الله عنه

ف / ابی الفیض و قیل وفات خواجه فضیل بن عیاض سوم ماه ربیع الاول و بروایتی ماه محرم سنه ۱۸۷ یکصد و هشتاد و هفت هجری مرقد منور او نزد بیت الحرام جنت المعلی ... در نفحات ... الکتب ... شجرة الانوار و غیره ... فقیر محمد نجم الدین احمد پوری عفی عنه ۱۳۱۲

کنیت او ابوعلی وصال ایشان در ماه محرم سال یکصد و هشتاد و هفت هجری بود ـ
مقری سوره قارعه میخواند خواجه نعره زد جان بحق تسلیم کرد و دیگر سلطان التارکین مقرب حضرة
رب العالمین خلیفة الله فی العالم خواجه خواجگان خواجه ابراهیم ادهم رضی الله عنه کنیت
ایشان ابواسحاق و نام پدر ایشان ادهم بن سلیمان بن منصور بلخی است و وصال ایشان در
شانزدهم جمادی الاول و بقولے در غره شوال و نزد بعضے بتاریخ بست و ششم ماه جمادی
الاول در سنه یکصد و شصت و دو یا یک بقولے یکصد و هشتاد و هفت و دیگر ملک الاولیا
امام الفقراء سلطان الاصفیاء خواجه خواجگان حضرت خواجه حذیفه مرعشی رضی الله عنه و
مرعش شهریست از توابع شام کذا فی الرشیدی وصال ایشان بتاریخ چهاردهم ماه شوال است
و در آداب الطالبین بتاریخ بست و پنجم ماه مذکور و دیگر سلطان اهل طریقه سر حلقه واصلان
حقیقة تاج العارفین مقتدای دین و ناهج مناهج رهبری حضرت خواجه هبیره بصرے
رضی الله عنه وصال ایشان در شهر و هم ماه شوال است و نزد بعضے هفتم ماه شوال و هذا و
هو الصحیح و دیگر شمس الفقراء بدر الاتقیاء سید الواصلین سند الکاملین معزز بخلعت سروری خواجه
ابو ممشاد علو دینوری رضی الله عنه دینوری بکسر دال و فتح نون منسوب است بدینور که نام
شهریست بکوهستان در میان همدان و بغداد و بعضی نوشته علو مختصر علاء الدین است بدانکه
بعضے نوشته اند که ممشاد دینوری و شیخ علو دینوری که در سلسله چشتیا است یکیاست کذا
فی تذکرة الاصفیاء لیکن از نفحات شریف و سفینة الاولیا و مراة الاسرار بتحقیق پیوسته
که حضرت شیخ علو دینوری غیر ممشاد دینوری است و صاحب سیر الاولیاء علو دینوری را
کنیت ابوممشاد نوشته است فائده ممشاد دینوری از اصحاب شیخ جنید است رضی الله عنه
وصال ایشان یعنی علو دینوری بتاریخ چهاردهم ماه محرم است و دیگر تاج الاولیا سراج الاصفیا
ملک المشایخ بالاتفاق قطب الآفاق خواجه ابواسحاق رضی الله عنه اصل ایشان از شام
است در لطایف اشرفی آورده که حضرت خواجه علو دینوری از ایشان پرسید نام داری



گفتند ابواسحاق شامی گویند خواجه فرمود ترا از امروز ابواسحاق چشتی خوانند که خلایق چشت
وآن دیار از تو هدایت یابند وهر که در سلسلهٔ تو خواهد آمد او را نیز چشتی خوانند کذا فی مراة الاسرار
وصال ایشان در چهاردهم ربیع الآخر کذا فی السفینة ومراة الاسرار وآداب الطالبین دیگر آن
سید الابرار قدوة الاخیار ملک الاولیاء سلطان الاتقیاء برهان الاصفیاء محبوب بارگاه صمد
خواجه ابو احمد ابدال چشتی رضی الله عنه سر حلقهٔ سلسلهٔ چشتیان اند و والد شریف ایشان
سلطان فرشتافه است مولوی صاحب مکرم امجد مولوی محمد حسین سلمه الله تعالی بحقیق این لفظ
ناقل از حضرت قبلهٔ عالم وعالمیان قطب دائرهٔ زمان حضرت خواجه نور محمد صاحب مهاروی
رضی الله عنه این چنین می آرد که خود بدولت فرمود که از حضرت مولوی صاحب وقبله رضی الله
عنه فرشتافه بفتح فاء وکسر راء مهمله وسکون شین معجمه وتاء فوقانیه مثناة وفاء در آخر سند
رسیده است ودر عبد الغفور نفحات بفتح فاء اولی وفتح راء وسکون سین مهمله ونون استاده وفاء
تحقیق مرقوم است منقول است که پدر ایشان را خم خانه بود روزی فرصت یافته خواجه ابو احمد
ویران در آمد ودر را بسته خمها را شکستن گرفتند پدر ایشان را خبر کردند بهام بر آمد واز غایت غضب
سنگ بزرگ بدست داشت که از روزنه بالای بام بر ایشان زند روزنه فراهم آمد وسنگ بگرفت
وسنگ در هوا معلق ایستاد چون پدر آن حالت را مشاهده نمود بر دست ایشان توبه
کرد وصال ایشان در دهم جمادی الآخر کذا فی السفینة سال سیصد وپنجاه وپنج هجری (۳۵۵) مقام
منور ایشان در چشت است دیگر قطب المشایخ والفقراء ملک الائمة والعلماء ملجاء اوتاد
اولیاء پیشوای خلق خدا محبوب ملک الاحد خواجه ابو محمد بن خواجه ابو احمد ابدال چشتی وصال
ایشان در غرهٔ رجب سال چهارصد ویازده هجری (۴۱۱) کذا فی السفینة دیگر اعلم العلماء سند
الاولیاء سید الاتقیاء پیشوای اهل التصوف حضرت خواجه ابو یوسف چشتی رضی الله عنه
بن محمد سمعان است خواهرزاده حضرت خواجه ابو محمد بن خواجه ابو احمد چشتی است لقب
ایشان ناصر الدین وصال ایشان چهارم ربیع الآخر کذا فی السفینة در سن چهارصد وپنجاه ونه (۴۵۹)

خواجه ابو احمد ابدال

ذکر خواجه ابو محمد

ذکر خواجه ابو یوسف

ذکر حضرت خواجه قطب الدین مودود چشتی

دیگر سرور مشایخ کبار بادشاه اولیاء نامدار ظل الله فی الخلق والعالمین خواجهٔ خواجگان خواجه قطب الدین مودود چشتی رضی الله عنه بن حضرت ابو یوسف چشتی رضی الله عنه فرزند ایشان حضرت خواجه احمد است که سجاده نشین ایشان شده ومیگویند تا حال سجادگی در خاندان ایشان مسلسل مے آید ودر هر طبقه یک مرد صاحب معنی از فرزندان ایشان ظاهر میشود الحمد لله علی ذلک وصال ایشان در غره رجب سال پانصد وبست وهفت ۵۲۷ هجری ومرقد جمیع صاحبان در چشت است

ذکر خواجه حاجی شریف زندنی

دیگر قطب الاولیاء قدوة الاصفیاء ملک المشایخ والعلماء خواجه حاجی شریف زندنی رضی الله عنه ایشان خلیفه حضرت خواجه مودود چشتی اند وسلسلهٔ چشتیه حضرت خواجه بزرگ بایک واسطه بحضرت خواجه مودود چشتی پیوسته وصال ایشان در ششم رجب است کذا فی سفینة ودر مراة الاسرار بتاریخ سوم ودر آداب الطالبین تاریخ سیزدهم ماه مذکور

ذکر خواجه عثمان هارونی

دیگر صاحب کشف وکرامات بادشاه عالم مشاهدات خلیفه کامل حاجی شریف زندنی حضرت خواجه عثمان هارونی هارون بفتح راء مهمله وواو مفتوحه نام مولد حضرت خواجه عثمان است کذا نقله مولوی صاحب اکرم امجد مولوی محمد حسن حضرت قبله مهاروی رضی الله عنهم ودر اخبار الاخیار نقل از حضرت چراغ دهلوی می آرد که مولد آنحضرت هروَن است بفتح ها افتاده وسکون راء وفتح واو وصال ایشان در شانزدهم شوال ومرقد مبارک در مکه معظمه است کذا فی السفینة ودر مراة الاسرار می آرد تاریخ ششم ماه شوال است در سن سبع وست ماة ۶۰۷ و در آداب الطالبین پنجم ماه شوال است

ذکر خواجه معین الدین حسن سنجری

دیگر شیخ الشیوخ طریقه راه نمای حقیقه غوث العالمین وارث الانبیاء والمرسلین خواجه بزرگ غریب نواز ظل الله فی الارضین حضرت خواجه معین الدین سنجری مولد واصل ایشان سجستان است ونشو ونمای ایشان در خراسان وپدر بزرگوار ایشان خواجه غیاث الدین حسن است که از سادات حسینی بود وظلمت دیار هندوستان از ماه طلعت ایشان بنور اسلام منور گشته نکته حضرت غریب پرور شیخی می فرمودند که هر سائلے که بدرگاه ایشان برود خالی نمی آید ضرور از آن حال پر ملال تبدیل می یابد این نکته از خواص مجربه است



وصال ایشان روز دوشنبه ششم ماه رجب المرجب سال ششصد و سی و سه یا دو هجری واقع
شده کذا فی مراة الاسرار و در سفینه می آرد که روز وصال ایشان شنبه بود لیکن بفکر این خاکراه
در و عندان همان روز دوشنبه درست مینماید که وصال حضرت غریب نواز شیخی نیز بروز دوشنبه تاریخ
هشتم ماه رجب است و چون ذات شریف غریب پرور اقدام بر قدم آنحضرت خواجه بزرگ است و در
اکثر امور ظاهری وصال تطابق واقع شده در روز نیز مطابقه خواهد بود والله اعلم بالصواب +
دیگر آن شیخ علی الاطلاق قطب آفاق بالاتفاق منبع اسرار مطلع انوار شمع عالم بادشاه بنی آدم شیخ
الاسلام نامدار قطب الحق والشرع والدین بختیار اوشی الکاکی وکیل الباب رضی الله عنه بن کمال الدین
احمد بن موسی اوشی آوش قصبه ایست در ماوراء النهر و بعضی گویند اوش در دیار فرغانه است مولوی فقیر
اکرم المجد مولوی محمد حسین میفرماید که حضرت قبله عالم مهاروی صاحب رضی الله عنه معنی لفظ وکیل الباب
چنین فرموده ای وکیل باب العلم والمعرفة و باب الرحمة و باب الجنة بل وکیل جمیع الفیوضات و وجه کاکی معروف
و مشهور است وصال آنحضرت روز دوشنبه چهاردهم ماه ربیع الاول سال ششصد و سی و سه هجری است
بر این بیت ؎ کشتگان خنجر تسلیم را * هر زمان از غیب جان دیگر است + دیگر سلطان العارفین
برهان المحققین پیشوای اصحاب دین مقتدای ارباب یقین قطب الاقطاب فرد الاحباب شیخ شیوخ العالم
فرید الحق والشرع والدین ملجا الفقراء والمساکین حضرت خواجه مسعود شکر گنج بن سلیمان رضی الله عنهما
وصال ایشان روز سه شنبه پنجم ماه محرم سال ششصد و شصت و چهارم بقولی ۶۶۸ هجری واقع شده
والقول ششصد و شصت و هشت یا ۶۶۹ هجری دیگر قطب العالم نظام ملت و دین * کافتاب
کمال شد رخ او * از جنید و ز شبلی و معروف * یادگار است ذات فرخ او * شیخ ایشان
اگر چنین بودند * ورنه بودند اینچنین شیخ او ... حضرت سلطان المشایخ محبوب الهی حضرت
خواجه محمد بن احمد بن علی البخاری رضی الله عنه و بقولی جد بزرگوار ایشان خواجه دانیال بخاری است
و جد مادری آنحضرت خواجه عرب بخاری هر دو باتفاق از بخارا بغزنین رسیدند و از غزنین
در لاهور اقامت کردند و بعد از آن هر دو صاحبان در بلده بداون من بلاد شرقیه الهند کوچ

جا گرفتند حضرت حق جل و علا حضرت خواجه احمد را در سن ششصد و سی و شش پسر عالی گوهر یعنی
سلطان المشایخ عطا فرموده حضرت خواجه عبید الله المعروف کلان بن خواجه محمد الباقی
در رساله انساب قریش نسب حضرت سلطان المشایخ رضی الله عنه را از حضرت خالد بن الولید
رضی الله عنه که از کبار قریش و خیار اصحابه است ثابت نموده است و اشتهار نزد بعضی مشایخ نسباً او
آنحضرت است بهر کیف ذات شریف حضرت سلطان المشایخ رضی الله عنه سید الاولین و الآخرین
است که اینجا نکته از ملفوظ حضرت شیخ برهان الدین برهانپوری که او استاد شیخ شیوخنا حضرت
کلیم الله جهان آبادی است مناسب مقام آورده میشود نکته مذکوره در ملفوظ اینست که
مرید را رسوخ و اعتقاد بر پیر خالی از واسطه حسب و نسب باید که نظر بر حسب و نسب شرکت در اعتقاد
بود که اعتقاد او بواسطه حسب و نسب با پیر نیست نمی بینی که چون حضرت علی کرم الله وجهه در عهدنامه
رسالت مآب صلی الله علیه و سلم با کفار قریش نوشت اسم مبارک آنحضرت محمد رسول الله نوشت
عمر بن سهیل گفت که محمد بن عبد الله بنویس جناب مرتضوی فرمود من محمد بن عبد الله نمیدانم
که او را محمد رسول الله میخوانم آنحضرت محمد بن عبد الله نوشت وصال آنحضرت سلطان المشایخ
هیژدهم ماه ربیع الآخر روز چهار شنبه بعد طلوع آفتاب در سن خمس و عشرین و سبعمایه عمر شریف ایشان
هشتاد و نه دیگر آن شیخ المشایخ طریقه آن بادشاه عالم حقیقه آن ظاهر و باطن با صفا آن
کان محبت و وفا که در علم و عقل و عشق و ورع و مکارم اخلاق و ایثار و تحمل جفای بندگان خدا
و مکافات آن برای دریافت دلها بدرم و دینار در عصر خویش مثل نداشت نهی ذات پسندیده
او صفات گزیده که در عالم از فحول علماء و مشایخ روزگار و اوسط خلق از ضعفا و کبا همه منقاد و معتقد او بودند
اعنی شیخ خواجه نصیر الملة و الدین محمود دهلوی رضی الله عنه در وصف ایشان حضرت سید محمد میفرماید
ع میان جمله اصحاب همچو ماهی بود + چه نسبت ملکه پادشاهی بود + اسم والد بزرگوار ایشان
شیخ یحیی اودهی است رضی الله عنه و لقب ایشان چراغ دهلوی است نکته حضرت مظهر جلال
الهی میفرمودند که وجه لقب چراغ دهلوی آنست که روزی برای زیارت پیر خود حضرت :



سلطان المشایخ آمدند واز ازدہام خلقت جاء نشست در صف نیافت
پس حضرت سلطان المشایخ رضی اللہ عنہ فرمود کہ بیا پیش من بنشین حضرت چراغ دہلوی عرض کردند کہ بہ برادران مسلمانان پشت میشود سلطان المشایخ فرمود بنشین کہ پشت تو بکسے نخواہد شد بتصرف حضرت سلطان المشایخ ہیچکس را پشت ایشان نبود باوجود آنکہ درمیان محفل نشستہ اند ازان روز سے ایشان را لقب بچراغ دہلوی شد وبعضے بطور دیگر مینویسند واللہ اعلم بالصواب وصال ایشان ہشتم دہم ماہ مبارک رمضان مع قیمت چاشت در سن سبع وخمسین وسبعمائۃ واقع شد **باید دانست** کہ لفظ شمس العارفین کہ درین کتاب در کلام حضرت مولوی صاحب فخر الاولین والآخرین شیخ فخر الدین محمد رضی اللہ عنہ واقع است مراد ازان حضرت چراغ دہلوی است مراد از لفظ شکر بار حضرت خواجہ مسعود احمد دہنی وخواجہ بزرگ وغریب نواز مراد از خواجہ معین الدین حسن سنجری است وسلطان المشایخ کنایۃ از خواجہ نظام الدین محمد بداونی است ولفظ غریب یمع ولفظ منظہر قاضی الحاجات ولفظ سلطان المشایخ ثانی وسلطان الاولیاء درین رسالہ التعبیر از حضرت شیخی ومرشدی ومولائی قطب الاولیاء شیخ محمد عاقل رضی اللہ تعالی عنہ ولفظ منظہر جمال الہی مراد حافظ صاحب قبلۃ العاشقین سند الکاملین حافظ محمد جمال ملتانی است رضی اللہ تعالی عنہ ؛

باب اوّل مشتمل است بر چہاردہ وصل در ذکر چہاردہ مشایخ رضوان اللہ علیہم **وصل اوّل** در ذکر آن منبع فیوض سبحانی ومنبع علوم روحانی دُر دریای معرفۃ گوہر کان حقیقۃ حاجی الحرمین الشریفین حضرت خواجہ شیخ کمال الحق والدین علامہ رضی اللہ عنہ وہو المستفید ظاہرا وباطنا من خالہ الحقیقی قطب الاقطاب علم بے زوال محبوب حضرت لایزال وارث رسول رب العالمین حضرت شیخ نصیر الدین محمود اودہی چراغ دہلی رضی اللہ عنہ والانصیر ملت ودین ودول کہ راست ؛؛ نعم النصیر از پس یزدان بدو سزا است ؛؛ **نقل است** از مجالس حسنیہ تصنیف حضرت شیخ المشایخ منظہر اللہ التام الصمد حضرت شیخ محمد بن حضرت شیخ حسن محمد رضی اللہ تعالی عنہما کہ شیخ کمال الدین از حضرت سلطان المشایخ شیخ نظام الدین محمد بداونی

رضی اللہ عنہم خلافت داشت و از حضرت شیخ نصیر الحق والدین ہم خلافت داشت برکت
نظر ایشان تا حضرت شیخ یحیی مدنی سجادگی مشیخت در اولاد حضرت شیخ کمال الدین رضی اللہ
عنہ معنعن و مسلسل آمد والی یومنا در خلفا جاری ست و تا یوم القیام قایم خواہد بود
نقل است از مجالس حسنیہ کہ حضرت چراغ دہلوی بسیار تعظیم حضرت شیخ کمال الدین
میفرمودند از ہر مجلسے کہ دستار شیخ کمال الدین در نظر چراغ دہلوی می افتاد قائم میشدے
و سید السادات بندہ نواز سید محمد گیسو دراز بسیار مناقب شیخ کمال الدین در تالیف خود
آوردہ اند در عہد خود مقتدای عصر بود ابو المظفر سلطان فیروز شاہ انار اللہ برہانہ و
امراء و وزراء بسیار توجہ بر حضرت شیخ کمال الدین داشتند۔ **نقل است** از مجالس حسنیہ کہ
چون حضرت شیخ کمال الدین را اشتیاق زیارت خانہ کعبہ و روضۂ مطہرہ رسول علیہ الصلوٰۃ
والسلام غالب آمد بخدمت سلطان المشایخ شیخ نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ رفت
و التماس عزیمت زیارت خانہ کعبہ کرد حضرت شیخ نظام الحق و الدین وداع داد جامہ ملبوس خود
پوشانیدہ بجای خود گردانیدہ و خلافت نامہ داد شیخ کمال الدین سر بر قدم سلطان
المشایخ نہاد و روان شد ببرکت نظر مبارک شیخ نظام الدین بزیارت خانہ کعبہ شد و ہفت
حج گذارد و زیارت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام و زیارت بیت المقدس کرد و بطرف خراسان
مراجعت کرد و سلاطین آن دیارہا و والیہا بملاقات شیخ کمال الدین آمدند و تعظیم کردند و
فتوحات بسیار آوردند چون در دہلی رسیدند سیزدہ ہزار تنکہ زر و نقرہ و اسباب دیگر
آوردند شیخ نصیر الدین محمود چون سیزدہ شتر پر از مال و دیگر اسباب دید فرمود شیخ
کمال الدین چندین دنیا از چہ گرد آوردہ شیخ کمال الدین گفت در راہ شنیدم کہ
سلطان المشایخ نظام الدین رحلت کرد و شیخ نصیر الدین بر سجادہ نشست اگر مفلس خواہم
رفت ابناء مرا مردمان چیزے خواہند گفت اسباب ظاہر حال من بسبب آن معنی آوردم
اکنون در باب علماء و صلحاء خرچ خواہم کرد و در تجرید خواہم شد ہمچنان کرد بر تنکہ زر سیاہی

می مالید و علما را گره بسته میداد و میگفت سیاهی است قبول کنند بدین طریق بقیه
مال مرعلما و صلحا و مساکین را داد و تجرید شد بعده تاتارخان هشتاد تنکه وظیفه
روزینه پروانه از دیوان نوشته آورد شیخ کمال الدین پیش شیخ نصیرالدین برد
وگفت چه اشارت است شیخ فرمود چون بغیر طلب و قصد شما وظیفه شد بمنزله فتوح
است قبول کنید شیخ کمال الدین وظیفه قبول کرد و ببرکت نظر مبارک شیخ نظام الدین و
شیخ نصیرالدین شیخ کمال الدین از جمله زهاد و عباد مقتدای وقت شد ولله الحمد
نقل است از مجالس حسنیه که حضرت مخدوم جهانیان رضی الله عنه شرح مشارق
پیش حضرت کمال الدین علامه خواند و نیز در انجا آورده که حضرت مخدوم
جهانیان وقت چاشت در خلوت بود با چند یاران خود و با ایشان خوش و خرم
بود چنانچه یار با یار حکایت گوید کذلک گفتن گرفت و هر یکے را نواختن گرفت
و فرمود بشنوید بر شما بگویم که در بدایت چهار دیدم سلطان محمد تغلق این دعاگو
را و ابوسعید نبیسه شیخ جلال الدین اوچه را در شهر طلب کرد مخدوم من دامت برکاته
اجازت داد که برود در شهر اوچ امتثال فرمان واجب است الله تعالی الخ کند این
کنایت است که حق تعالی همچنین کند که بالخیر والعافیه بروند و باز آیند چون آمدم در
شهر در خانقاه شیخ الاسلام شیخ نصیرالدین محمود فرود آمدم شیخ حجره تعین کرد دعاگو را
برخواهرزاده خود شیخ کمال الدین علامه داد و او حاجی بود و گفت بخوان و از زبان شرح
مشارق را بشنوید مولانا شمس الدین و قاری مولانا جلال الدین بود **نقل است**
که حضرت سید مخدوم جهانیان فرمود منشور خلافت که شیخ نصیر الحق والدین بمن عطا
فرموده اند بدستخط شیخ کمال الدین نوشته شده بود **نقل است** از مجالس حسنیه
که حضرت شیخ کمال الدین در جمیع علوم مستثنی بودند مولانا احمد تهانیسری و
مولانا عالم پانی پتی و تاتارخان و مولانا سنگریزه ملتانی از شاگردان

آنحضرت بودند روزی حضرت شیخ کمال الدین علامه بمسجد جامع در پالکی نشسته میرفت درآن
اثنای جوانی ملاقات کرد حضرت علامه از وی پرسید که از کجا می آئی گفت از شهر ملتان باز حضرت
علامه فرمود از کدام خیلخانه هستی او گفت از فرزندان سنگریزه هستم باز حضرت علامه فرمود نام
پدر تو چیست گفت پسر فلان کس هستم از جهت طلب علم آمده ام شیخ فرمود بزرگ زاده هستی بعد
ادای نماز جمعه شیخ او را با خود برد و درون خانه رفت و مادر حضرت شیخ سراج الدین را گفت
یک بزرگ زاده را آورده ام او را بجای پسر قبول کن جامه و خوردن او تو بکن و ما او را تعلیم علم بکنیم
او قبول کرد چندان مهر و شفقت می کرد که مادر بر پسر میکند و حضرت شیخ او را تعلیم میکرد و ارشاد
میفرمود مولانا یکی از علمای فحول گشت و مقتدای عصر گشت **نکته** چون وقت نقل حضرت
قطب الاقطاب حضرت نصیر الدین چراغ دهلوی قریب رسید وصیت فرمودند که خرقه حضرت سلطان
المشایخ که از خواجگان رضوان الله علیهم رسیده در گور بر سینه من نهید و عصای حضرت همراه من به
گور نگاه دارید و تسبیح شیخ با انگشت شهادت من به پیچید و کاسه چوبین بجای خشت زیر سر من بدارید
و نعلین چوبین نیز در آغوش من نهید یعنی جمیع تبرکات خواجگان در لحد همراه من نهید پس حاضران
موافق وصیت عمل نمودند حضرت شیخ عبد الرحمان چشتی صابری بن عبد الرسول بن قاسم عباسی علوی
در مرآة الاسرار می فرماید که این فقیر چون مرتبه ثانی در سنه ۱۰۶۵ یکهزار و شصت و پنج بحضرت دهلوی
قدس الله سره رسید تمام روز پنجشنبه و شب جمعه در آستانه متبرکه حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دهلوی
قدس الله سره گذرانیده و انواع سعادت حاصل نمود چون حضور با روحانیه پاک آنحضرت پیدا شد
گستاخی نمود معروض داشت که اکثر خلفاء و مریدان حضرت سامی صاحب مقامات و صاحب کرامات
عالی بودند چرا خرقه حضرت سلطان المشایخ بیکی از آنها مرحمت نه کردید فرمودند الحق بعضی مریدان صاحب
کرامات بودند اما چون اثر تعصب قدری در باطن آنها در انوقت مانده بود از ان جهة مقتضای
دیانت نبود پس خرقه پیر دستگیر همراه خود گرفتم و خرقه خود بعضی مریدان را داده بودم که سلسله پیران چشت
جاری باشد و غالب است که اخر آنهای از حجاب تعصب بر آمده بمرتبه توحید مطلق رسیده باشند



انتہی کلامہ خاکپای درویشان کاتب الحروف میگوید لایح باد که اگر حضرت چراغ دہلوی رضی اللہ تعالی عنہ بیکی از مریدان خود خرقہ خواجگان خود عطا می کردند بعضے دیگران را تعصب میشد نہ آنکه ہمہ را تعصب می شد زیرا که ظاہر است ہر کس که خرقہ خلافت می گرفت او را تعصب چه کار بلکه برای او دیگران تعصب میکردند پس معنے کلام حضرت چراغ دہلوی رضی اللہ عنہ آنست که بعضی مریدان که در جہد و جہد بلیغ بودند و بمقام توحید مطلق نرسیده بودند برایشان شفقت و ترحم نمودیم مقتضای دیانت کردیم که یکسی از خلفاء خاص که کامل و مکمل بودند چنانچه مولینا حضرت شیخ کمال الدین علامہ رضی اللہ عنہ باشد خرقہ حضرت سلطان المشائخ ندادیم تا بعضے از دیگران که بکمال توحید نرسیده اند و جہد و جہد عمر صرف کرده اند تعصب نه کنند و در ہلاکت نیفتند که ظاہر است که تعصب در حق کامل نقصان و خذلان است نعوذ باللہ منہا و آخران بعض نیز مرتبه توحید مطلق رسیده باشند گفته اند ؎

ہر که ز دل دامن پیران گرفت ۞ گنج بقا زین ده ویران گرفت .

چنانچه حضرت شیخ سعدی میفرماید ؎ نماند بعصیان کسی در گرو ۞ که دارد چنین سید پیشرو ۞ و مولوی جامی میفرماید قدس سره ؎ ازان نورے که از تو بر دلم تافت ✚ یقین دانم که آخر خواہمت یافت ۞ والا نه جمیع خلفاء آنحضرت بمقام توحید مطلق رسیده علی الخصوص بعضی قطب و بعضے قطب الاقطاب بودند نکتہ موید ایمعنی ست که حضرت مولانا فخر الاولین والآخرین محب النبی حضرت شیخ فخر الدین محمد رضی اللہ تعالی عنہ در آخر عمر با وجود خلفاء راشدین مثل حضرت خواجہ نور الحق والدین نور محمد ہمہ یاران را اجازت بیعت کردن عام فرمودند تا کسے بر کسے تعصب نه برد نکتہ سابق مذکور شد که حضرت مولینا شیخ کمال الدین از حضرت سلطان المشائخ نیز خرقہ خلافت یافته بود پس در حضرت ایشان ہر دو خرقہ جمع شدند الحمد للہ علی ذلک تنبیہ بعضے کسان که نادان خرقہ مخصوص شنیده میگویند که خرقہ خلافت از چراغ دہلوی سلسلہ جاری نشده گویا بر عقل خود بربان میگذارند و خود را در ورطہ ادبار می اندازند نکتہ حضرت غریب پرور مظہر ذات قاضی الحاجات می فرمودند که تا حضرت چراغ دہلوی لقب پیران ما خواجہ است و مشہور است که خواجگان

ببیست و دو اند از جناب رسالت مآب صلی الله علیه وسلم تا حضرت چراغ دهلوی ببیست و یک خواجه میشوند و آن یکی که با آن ببیست و دو میشوند هر کس منسوب اند و آن حضرت جبرئیل است و بعد ازان لقب بشیخ المشایخ است که این خاکپای اوشان عرضداشت که آن خرقه گویا علامت خواجگی بود فرمودند آری گویا چنین شده است بعد ازان کسانے حاضران عرض کرد حضرت مولنا و شیخنا حضرت خواجه نور محمد مهاروی صاحب بلفظ خواجگی اشتهار یافته این چگونه باشد فرمودند که هر چه در اشتهار می آید آنرا معنے میباشد لیکن تخصیص این لقب بآن حضرت سابقه است لهذا بپاس ادب خواجگان اگر کسی در لقب اوشان نمی نویسد ما امر نمیکنیم که بنویسید و اگر کسے مینویسد ما منع نمیکنیم **نقل** است از مجالس حسنیه که حضرت شیخ حمن رض فرمودند که پسران شیخ کمال الدین سه بودند و یک دختر بود و پسر بزرگ اوشان شیخ نظام الدین است و او دانشمند شده بود روزے در مجلس انجا با دانشمندی بحث میکرد او گفت شیخ زاده جوان بمیری همدران وقت تپ اندر اندام او آمد در خانه رسید و بمرد دوم پسران اوشان شیخ نصیر الدین است او هم پیش حضرت کمال الدین دانشمند شده بود ازو یک پسر شده بود شیخ میران نام او و اول اراده بسید محمد گیسودراز آورد و خلافت یافت و اولاد او در شهر گلبرگه مانده است و دفن او بالای حوض کهوره است در گلبرگه سیوم پسر شیخ المشایخ سراج الدین است رضی الله عنهما و ذکر ایشان در وصل دوم خواهد آمد و دختر اوشان در خانه پسر شیخ برهان الدین بخشوری بود ازو فرزند نه شد **نقل** است از مجالس که رحلت حضرت شیخ کمال الدین در بیست هفتم ماه ذیقعده سنه ۷۵۶ است و خمسین و سبعمائة بدار القرار شد علیه الرحمة والرضوان کرامات و مقامات حضرت شیخ بسیار است اما درینجا مختصر کرده شد والله اعلم بالصواب و مزار شریف اوشان در جوار روضه حضرة شیخ چراغ دهلوی است و نیز مزار خواهرزاده حضرت چراغ دهلوی حضرت زین الدین خوافی درانجا است ❀

تتمه در ذکر مجمل بعضی برادران دین حضرت علامه صاحب رضی الله تعالی عنه یعنے خلفاء و بعضی مریدان پاک اعتقاد



حضرت خواجہ نصیر الدین محمود اودہی رضی اللہ عنہ

منہم - آن معدن عشق و جذبات الہی مخزن غلبات شوق اسرار نامتناہی مست الست
نغمات بے ساز شکستہ پرور بندہ نواز حضرت سید محمد گیسو دراز رضی اللہ عنہ بن سید یوسف
الحسینی الدہلوی رضی اللہ عنہ واز اعظم خلفاء حضرت خواجہ نصیر الدین محمود اودھی است ؛
نقل است از مجالس حسنیہ کہ چون حضرت چراغ دہلوی رحلت فرمودند حضرت سید محمد
گیسو دراز در خانقاہ حضرت چراغ دہلوی بر سجادہ ارشاد می نشستند و ارشاد خلق میکردند
از زانو بزانوئے دیگر مینشستند میفرمودند تا از زانو بزانو دیگر میشوم چہ کنم نمیتوانم ضرورت ولاچاریست ؛
نقل است از مراۃ الاسرار کہ حضرت سید محمد گیسو دراز جامع است میان سیادت و علم و
ولایت شانی رفیع و مشربی وسیع و رتبتے منیع و احوالے قوی و ہمتے بلند و کلامے عالی دارد و
او را در میان مشائخ چشت مشربے خاص - و در بیان اسرار حقیقت طریق مخصوص است
واز غلبات شوق و عشق سخن را اکثر بے پردہ میگوید چنانکہ در مصنفات وی ظاہر است و صاحب
اخبار الاخیار مینویسد کہ او را سید گیسو دراز ازان گویند کہ روزے پالکی خواجہ نصیر الدین محمود
اودہی با چندین دیگر از مریدان برداشتہ بود در وقت برداشتن گیسو سید محمد بسبب درازی
کہ داشت در پایہ پالکی بند شد و او بجہت رعایت ادب و استغراق عشق و محبت شیخ برآوردن
گیسو مقید نگشت و ہم بران وضع مسافت بعید قطع کرد و بعد ازان کہ شیخ را برین معنی اطلاع
افتاد خوش حال و بر صدق عقیدت و حسن ادب او آفرینہا نمود و این بیت فرمود ؎
ہر کو مرید سید گیسو دراز شد ✝ واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد
اما سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ در مکتوبے نوشتہ است کہ سادات گیسو دراز گیسو
بغایت عالی نسب و عالیشان اند و سلسلہ حضرت سید گیسو دراز بایشان می رسد و
لقب گیسو دراز در ہندوستان نیافتہ اند بلکہ در ولایت یافتہ اند **نکتہ**
باید دانست کہ وجہ موید اول است انچہ از زبان مبارک حضرت غریب پرور شنیدہ شد

که روزی امیر الامراء رکن الدوله حضرت جنگ بهادر مدظله العالی پایه خاصه حضرت غریب پرور سلطان المشایخ ثانی مع دیگر کهاران برداشت و تا چند مسافت رفت حضرت غریب پرور چون بر مکان تشریف بردند حکایت فرمودند که حضرت قبله عالم و عالمیان خواجه نور الحق نور محمد صاحب را عارضه شدیده در سفر لاحق شده بود و این درویش و دیگر یاران پالکی آنحضرت تا یک منزل بردیم آن روز حضرت قبله باین درویش فرمودند که حضرت بنده نواز سید محمد گیسو دراز پالکی شیخ برداشته بود و گیسوی اوشان معلق مانع ازان آنحضرت را گیسو دراز می گفتند و شیخ در حق اوشان دعا فرمود که سلاطین زمان پالکی شما خواهند برداشت حضرت غریب پرور فرمودند که کلام حضرت شیخ قبله عالم و عالمیان خواجه نور الحق والدین نور محمد صاحب نیز در حق این درویش مشعر این دعا بود که ثمره آن امروز بظهور پیوست و خدمت میر سید محمد گیسو دراز ملفوظات است مسمی بجوامع الکلم که یکی از مریدان او که نیز محمد نام داشت جمع کرده دران می نویسد که روزی شیخ منور خضل الله بنده حضرت شیخ الاسلام فرید الدین گنجشکر قدس سره از من پرسید که ترا درون گنبد شیخ اکثر مردم هفت پرکاله شده دیده اند سر این چیست بگو گفتم سبحان الله از ما که دیدو که می گوید و اگر بدین نمط پرسند که در کتب سلوک نوشته اند که صوفی را انحال پیدا شد علی الاطلاق بگوییم اما علی الیقین معلوم من نیست گفت علی الاطلاق بگو گفتم این اثر تجلی جلال است بعد متجلی علیه در انحالت کوه های می افتند که این کوه های عالم الحجاب آن سنگریزه باشند و آتش حمله میکند و این آتش سوزنده نیست و لیکن صد هزاره همچون این آتش بیک شراره او بجوش می آیند و این مرد را پرکاله پرکاله کردن چه باشد شاید صد هزار پرکاله شود و درمیان آن کوه هاے و آتشها صورتے است که مشاهده او جز آن مرد نتواند کرد هم درینحالت صورت جمیل اینچنین لطیف پیدا می آید و جمله این اجزا را بجانب خود میخواهد و هر یکے دوان سوی او می آید بعد ازان بید قدرت خویش ازان قوی تر و تمام تر و لطیف و صاف تر میگرداند مقوله دیگر سفر اگر تشتت باطن نیارد مبارک باشد و الا سرمایه صوفیان جز فراغ دل و جمیع هم نیست و اگر یک ساعت لطیف دل بحق تعالی حاضر شود آن بهشت است بلکه هزار

۲ یعنی [illegible] صاحب نواب صاحب [illegible] خان صاحب [illegible]



بهشت خدای آن ساعت باید کرد و هنوز رایگان آمده باشد

بفراغ دل زمانے نظرے بخوب روئی ؛ به از آنکه چتر شاهی همه عمر های و هوئی ؛

مقوله دیگر هر چیز آفتی دارد و عشق را دو آفت یکے آفت ابتدا دوم آفت انتهاء آفت ابتداء آنست که چندان درد عشق و غم طلب معشوق بروی طاری شود که او محیط گردد و مدتے براین بر آید تا او را دران لذت کامل دست دهد و هیچ راه وصول بمحبوب نبرد و وے بداند که جز درد غم نقدی دیگر نیست و همیران بماند بعد مرور ایام درد و غم در طبیعت او شود و عادت گیرد و ذوق سرد گردد نعوذ بالله من ذلک آفت انتهاء آنست که بوصول معشوق رسد و مشغول به لذت وصال گردد حرقت فراق و الم هجران از وی برود و بعد مرور ایام وصال عادت و طبیعت او گردد و ذوق وصال هم برود و مطلوب از حالتی جز ذوق و خوشی و راحت محبوب نیست وصالے بے ذوق محبت و فراق بے لذت و الم و چه کار آید مرد سرد شود و هیچ از وی باو نماند عشق برود و محروم از ذوق جمال محبوب گردد نعوذ بالله من ذلک اگر چه وصال باشد اما محبت ذوق کجا که بدان راحت گیرد و مجرد وصال چه کار آید اما عشق برخوردار آنست که در حالة ابتدا مشغول بلذت فراق و ذوق و الم و حرقت هجران باشد و در انتها هر چند وصال او زیاده گردد ذوق وصال او مزید تر گردد و طلب زیاده شود و درد بر درد افزاید و ذوق نماید این عاشق را گویند که عاقبت بالخیر شود در عشق برخوردار و حظ کامل گرفت اگر چه عارف این را نقصان داند اما ذوق اینجاست و از تصانیف آنحضرت کتاب الاسما است که بسیے از حقایق و معارف دران درج فرموده اند و دو سهم را حضرت شیخ محمد صاحب شرح فرموده و در کتاب چهل و دو نسخه مندرج است و آنحضرت را کمالات بسیار و خوارق بیشمار است و در اوائل حال بحضرت دهلی تشریف داشت بعد ازان بدیار دکن تشریف برد و در شهر گلبرگه سکونت اختیار فرمود و اینجا قبولیتی عظیم یافت که سلاطین آنجا دختران خود با اولاد ایشان نسبت کرده سید هند صاحب لطائف اشرفی گوید که ولادت آنحضرت در تاریخ چهارم ماه رجب سنه ۷۲۰ عشرین و سبعمائة در دهلی واقع شد و مدت یکصد و پنج سال در قید حیات بود و در



ذکر حضرت میر سید محمد جعفر مکی رحمه

سنه 725 خمس و عشرین و ثمانمائه بتاریخ شانزدهم ماه ذیقعده وفات یافت و در شهر گلبرگه مدفون گشت که مرقد یاب او قبلهٔ حاجات خلایق است منهم آن مست باده بے خمار و آن فارغ از گفتگوی اغیار موصوف باوصاف مزکی میر سید محمد بن سید محمد جعفر مکی رضی الله عنهم مرید و خلیفه حضرت خواجه نصیرالدین محمود اودهی است و آن را مصنفات بسیار است چنانچه بحر المعانی و دقائق المعانی- و حقایق و رسائه در بیان روح و رسالهٔ دیگر مسمی به پنج نکات و بحر الانساب و در بحر الانساب نسب اهل بیت و نسب آباء اجداد خود مفصل بیان فرمود فلیرجع الیه و مسافرت بسیار کرده و سه صد و هشتاد ولی را دریافته در بحر المعانی مفصل مذکور است و کمالات او را حدے نیست که بحر المعانی شاهد آنست هر کرا ذوق باشد مطالعهٔ او نماید و سن عمر شریفش از صد سال متجاوز بود و از زمان سلطنت سلطان محمد تغلق تا زمان سلطان محمد بهلول لودهی در قید حیات بود و مرقد مبارک میر سید محمد مکی در شهر سرهند زیارت گاه عالم است رحمة الله علیهم — منهم آن عالم بعمل آراسته و آن عارف بحقایق پیراسته ممتاز به عشق و آزادگی

حضرت خواجگی رحمه

مولنا حضرت خواجگی قدس سره مرید و خلیفه حضرت نصیرالدین محمود اودهی قدس سره است مرقد مبارک او در بیرون شهر کالپی زیارت گاه خلق است + منهم آن محقق بمقام حکمت رسیده و آن عارف جام وصال چشیده و آن موصوف بصفات حضرت کریم شیخ صدرالدین حکیم

حضرت شیخ صدرالدین حکیم رحمة الله علیه

قدس سره از مکمل خلفاء حضرت خواجه نصیرالدین محمود اودهی است و او را خلفاء بسیار است و اکثر شهبازان در دام تربیت او آمده بمرتبه ارشاد رسیده چنانچه شیخ فتح الله اودهی و حضرت مخدوم شیخ احمد چشتی از خلفاء اوست و آنحضرت را شیخ صدرالدین طبیب دلها میگفتند مرقد متبرکهٔ او درون قلعه دهلی علائی است — منهم آن مقتدای دین متین و پیشوای

حضرت قاضی عبدالمقتدر

اصحاب الیقین قاضی عبدالمقتدر بن قاضی رکن الدین قدس سرهما از کمال خلفاء حضرت چراغ دهلوی است آنحضرت را کمالات و کرامات بسیار است که در کتاب مناقب الصدیقین مذکور است مخدوم شیخ حسام الدین از خلفاء اوست و رحلت قاضی عبدالمقتدر بتاریخ بست و ششم

ماه محرم در سنه ۹۱ احد و تسعین و سبعمائة - منهم شیخ المشایخ کامل مکمل حضرت محمد متوکل کنهوری قدس سره مرید و خلیفه حضرت چراغ دهلوی منقول است از مراة الاسرار که آمد رفت خلائق بخدمت شیخ متوکل بسیار شد مردم برای سعی و سفارش کردن گرفتند درین باب بخدمت چراغ دهلوی اجازت درخواست کرد آنحضرت فرمود بابا محمد بر هر کسے که اعتماد داشته باشی که البته سخن ترا رد نخواهد کرد ازوی شفاعت مردم بکن و شخصی که سخن ترا گوش نه کند باوی مگو چرا که هرگاه کسے گفته درویشان قبول نمیکند بره کار میشود و ترا بجهته بره کار ساختن مردم نیافریده اند از منقولهٔ اوست که برای انوار و اسرار الهیه حوصلهٔ وسیع باید تا در وی اسرار دوست مسکن سازند و هر تجلی که بر وی وارد شود ظاهر نه کنند و اگر کنند آن حال باز ندهند منهم - آن مقرب حضرت رب المعبود شیخ دانیال عرف مولانا عود خلیفه حضرت چراغ دهلوی است منهم مولانا احمد تهانیسری قدس سره که از مریدان پاک اعتقاد حضرت چراغ دهلوی است - منهم حضرت مخدوم شیخ سلیمان خوب قدس سره که مرید و خلیفه حضرت چراغ دهلوی است - منهم حضرت خواجه مسعود بک که مست شراب لایزالی سر حلقهٔ عاشقان لاابالی بود اگرچه مرید حضرت شیخ المشایخ رکن الدین و شیخ المشایخ شیخ شهاب الدین امام که خلیفه حضرت سلطان المشایخ بود اما استفاده از حضرت چراغ دهلوی داشت و دیوان اشعار باجازت حضرت چراغ دهلوی نوشته است و از هر اقسام سخن لطیف دران مندرج ساخته تصنیفے دیگر دارد مسمی بمراة العارفین و این بیت مشعر کمالات او از اشعار آنست جام لایزالی است

ع رفت ز مسعود بک جمله صفات البشر + چونکه همان ذات بود باز همان ذات شد +

نکته منقول است از حضرت غریب پرور رضی الله عنه که روزے حضرت مسعود بک نعلین برای شیخ خود مے آورد دیکے عالمے در راه ملاقی شد پرسید که کفش کدام کس برداشته اید فرمودند که کفش حق تعالے برداشته ام علما ظاهر

متفق شده زیر قلعه فیروزه آباد برلب جون آنحضرت را شهید ساخته اعضای مبارک او را پارچه پارچه کرده در آب انداختند بعد از وقوع این قضیه هرچند معتقدان و احبا در آب جون انداختند اثری ازان نیافتند بعد از تردد بسیار جمیع اعضای او جمع شده و مجسم گردیده در حجرهٔ خاص حضرة سلطان المشایخ رضی الله عنهم در کهلوکهری یافتند ازانجا برداشته در مقبرهٔ پیران قریب مقام خواجه قطب الاسلام بختیار اوشی در لاڈوسرای مدفون ساختند چون این خبر بحضرت شیخ رسید قاضی را فرمودند که بکدام مسئله شهید کرده اند قاضی گفت که حق تعالی را پای ثابت کرده بود حضرت شیخ فرمود که اضافة برای ادنی ملابسة درست است۔ شما پرسیده بود که کفش خدا تعالی برای مالکیت حق تعالی میگفت که لله ما فی السموات والارض یا حق تعالی را لابس کفش میگفت قاضی از جواب عاری شد پس آنحضرت را جوش آمد فرمودند ای روسیاه فی الحال روی قاضی سیاه و حالش تباه گردید۔

وصل دوم در ذکر آن بحر علم و زهد و تقوی و آن گنج حلم و جود و سخا خاصل علی السرائر مطلع علی الضمائر دافع بلیات مشکل حل مشکلات مصباح العارفین نور رب العالمین حضرت شیخ سراج الملة والدین رضی الله عنه

نقل است از محاسن حسنیه که حضرت شیخ سراج الدین از قطب الاقطاب حضرت چراغ دهلوی رضی الله تعالی عنه خرقهٔ خلافة پوشیده و درانوقت آنحضرت پس چارسالگی بودند بعد ازان در کبر سن از والد بزرگوار خود یعنی حضرت شیخ کمال الدین رض خرقه خلافت پوشیده اند و احیای سنت مشایخ چشتیه فرموده اند **نقل است** از مجالس حسنیه که از برکت نفس مبارک حضرت چراغ دهلوی رض وجود مسعود ایشان بمنصهٔ شهود آمده و کمالات اولی و اخری دریافته و آنچنان بود که حضرت شیخ کمال الدین علامه چون از زیارت خانه کعبه باز در دهلی آمده شیخ نصیر الدین محمود فرمود اگر شما هم حضور خواهید ماند پس نسل نخواهد شد اگر متاهل شوید نسل بخیر شود شیخ علامه سخن شیخ نصیر الدین رضی الله تعالی عنه قبول کرده متاهل شده تا شش سال

خواجه سراج الملة والدین

حضرت شیخ ... چراغ دهلی



با منکوحہ الفت ننشد زیرا که او سیاه فام بود روزے شیخ نصیر الدین خواہر زاده خود شیخ زین الدین را فرمود که یک خانه راست بکند چون شیخ زین الدین خانه مرتب کرد شیخ نصیر الدین بعد از ادای نماز جمعه دران خانه شیخ کمال الدین و منکوحه او هر دو را طلبیدند و فرمودند این خانه شما را دادیم درینجا باشید و فرمودند مردمان بر رنگ نظر می کنند و نظر بر شکم این عورت نمیکنند یگان یگان اولیا از شکم این عورت پیدا شوند برکت نفس مبارک ایشان از اولاد شیخ کمال الدین علماء و صلحا خاستند و علی الخصوص این دُر دریای حقیقت پیدا شد ؞ ؞

نقل است از مجالس حسنیه که حضرت شیخ سراج الدین در طلب علم دین چهل سال مجاهده کشیده و از مولنا علامه احمد تهانیسری و مولنا عالم پانی پتی و مولنا عالم سنگریزه که هر سه ملتانی مستفید حضرت شیخ علامه اند استفاده گرفته و در تقوی بعدیل روزگار بوده چنانچه مذکور است که سلطان فیروز شاه حضرت سراج الملة والدین را بصوب دکن طلبداشته و هفت هزار تنکیچه دکهنی برای خرچ راه فرستاده ایشان قبول نفرمودند و گفتند که حق تبارک و تعالی مرا در گجرات هر چه ضرور است عطامی فرماید پس اگر بصوب دکن روانه شوم سفر ما برای تحصیل دنیا خواهد بود و این نزد مشایخ و صالحین مذموم است **نقل است** از مجالس حسنیه که حضرت مخدوم جهانیان سید جلال الحق والدین بخاری بعد از رحلت حضرت نصیر الدین چراغ دهلوی رض در دار الملک دهلی حرسه الله عن الآفات تشریف فرما شدند و در محفلے که مجمع علماء بود حضرت شیخ سراج الحق والدین نیز دران محفل بودند حضرت مخدوم جهانیان نیز دران محفل تشریف آوردند و حضرت مخدوم جهانیان را رضی الله عنه دران حال تعرف حضرت شیخ سراج الدین نبود و در اثنای مکالمه حضرت مخدوم جهانیان رضی الله عنه بر علماء از مشکلات علوم شانزده سوال فرمود هر یک سوال را حضرت شیخ سراج الدین جواب داد تا آنکه حضرت سید جلال الدین متعرف شدند چون ازان محفل هر کس بخانه رفت از کسے حضرت مخدوم جهانیان پرسید که این مرد عالم کدام کس بود گفتند فرزند حضرت شیخ کمال الدین علامه است پس حضرت مخدوم جهانیان



بخدمت حضرت شیخ سراج الدین رفتند و اعتذار از حال مباحثه نمودند و گفتند که ما شاگردان والد بزرگوار شما ایم و نیز منشور خلافت که حضرت چراغ دهلوی بما عطا فرموده بود بقلم شیخ والد بزرگوار شما بود و حضرت شیخ سراج الدین نیز اعتذار فرمودند که سبحان الله عجب صحبت و عجب معاشرت بود

نقل است از مجالس حسنیه که اکثر ظهور خوارق عادات که از حضرت شیخ سراج الدین اطلاع علی الضمائر و اخبار عن المغیبات و دفع بلیات و عوایق و قضا حاجت خلایق بود و ذات مبارک کثیر الوجد والحال بود **نقل است** از مجالس حسنیه که حضرت شیخ سراج الحق والدین را با دختر شیخ المشایخ شیخ یحیی بن شیخ لطیف الدین نسبت می گویند و پنج پسر و یک دختر از وی متولد شد پسر بزرگ اول شیخ معین الحق والدین محمد ۔ دوم شیخ علم الحق والدین سیوم شیخ محمد چهارم شیخ مجد الحق والدین پنجم شیخ سعد الدین عرف شیخ خواجه و دختر مفخر النساء بی بی مریم رحمهما الله و هر یکی اهل صلاح و علم بود و حضرت شیخ معین الدین محمد عالم و صاحب جذبه و تارک بود و گاه گاه سیاحی میکردند ناگاه حال بروی غالب شدی و از اختیار خود میگذشتی صاحب نفس بود هر چه از زبان مبارک او بیرون می آمدی آن میشدی و اوصاف حمیده او سلطان احمد شنید گفت از شیخ علم الدین هم بزرگ است وزیران گفتند آری فرمان شد ما ایشان را خواهیم دید عهده داران وظیفه ایشان را مقرر کردند اما ممکن نبود که شیخ معین الدین با سلطان ملاقات کند دران ایام شیخ عزیز الله در احمد آباد ساکن شده بودند شیخ علم الدین محمد پیش شیخ معین الحق والدین آمد و گفت ای حضرت شیخ با شیخ عزیز الله ملاقات خواهید کرد گفت آری بندگی شیخ علم الحق والدین ایشان فرمود روز جمعه است از جهت نماز جمعه می روید ایشان فرمود آری ازین پس ایشان را در مسجد جامع بردند سلطان احمد هم ملاقات در مسجد کرد نزدیک خود نشاند شیخ معین الدین نزدیک سلطان احمد نشست پس سلطان احمد برخواست در مقامی که شیخ معین الدین نشسته بود آنجا آمد و مصافحه نمود و گفت ما را دعا کنید سلطان از معتقدان ایشان شد شیخ معین الدین باز گشت و بر شیخ علم الدین گفت ایشان بلایای خدا اند از بلا احتراز کنید نه اختلاط دوم پسر شیخ علم الحق والدین محمد بعد از رحلت حضرت



شیخ الاسلام شیخ سراج الحق والدین محمد ایشان را بر سجاده مشیخت نشانند و سنن آبا و اجداد
و مشایخ خود را زنده گردانید چنانچه در وصل آینده ذکر مبارک ایشان خواهد شد سیوم پسر شیخ
محمد بسباقی مشغول شدی هر نسخه که شیخ سراج الدین سبق میگفت شیخ محمد هم چنان سباقی میکرد بعد از
نقل شیخ سراج الدین سبق می گفت شیخ محمد هم چنان سباقی میکرد بعد از نقل شیخ سراج الدین هر طالب
العلم که سبق خود را از هر محلے گذاشته بود شیخ محمد هم ازان محل بیشتر سبق می گفت مردے اهل صلاح
و تقوی بود در حق ایشان شیخ سراج الدین وقت رحلت فرمود علوم که در مدت چهل سال
تحصیل کردیم پیش علماء شیخ محمد باندک مدت حاصل کرد حضرت شیخ جمال الحق والدین محمد عرف شیخ
جمن فرموده است از زبان حضرت والد شیخ راجن یاد دارم روزے مولنا بدر الدین مالکی
مصنف منهل و تعلیق و شرح بخاری و غیر ذلک که بحر علوم بودند با حضرت شیخ محمد ملاقات کرد
درمیان ایشان مباحثه علم بسیار شد و مولانا بدر الدین خوشحال شدند و گفتند انت الاسد
ابن الاسد و نیز از بزرگان شنیده ام که شیخ محمد در مجلسی حکایت دنیا نمیکرد و بما لا یعنی مشغول
نشدے اهل عزلت بودے همین وقت سباقے بیرون آمدے مرید حضرت خواجه رکن الحق والدین
قدس سره بود خواجه رکن الدین بروی بسیار لطف و نظر میکرد و در وقت رحلت بر دست شیخ عزیز الله
پارانی ملبوس خود داد فرمود حضرت شیخ محمد بن حضرت شیخ الاسلام شیخ سراج الدین محمد را رسانی
شیخ عزیز الله بعد از رحلت خواجه رکن الدین پارانی داد بعضے میگویند آن جامه خلافت بود چهارم
پسر شیخ مجد الحق والدین محمد ایشان عالم و عامل و موقر بودند حضرت شیخ جمن فرموده است
از خدمت والد یاد دارم روزی میگفت که شیخ رحمت الله بن شیخ عزیز میگفت مار النعمت از شیخ المشایخ
مجد الحق والدین محمد هم رسیده است روزے پیش ایشان رسیدم مار انگدان داد و گفت تو صاحب
گنده وری خواهی شد نفس ایشان در کار شد و نیز شیخ جمن فرموده است که من از والد خود
شنیده ام وزیرے از وزرای سلطان احمد روزے حضرت شیخ مجد الحق والدین محمد را گفت
که ترا از تذکره علماء دور خواهم کرد شیخ مجد الدین گفت ترا از دیوان دور کردیم او عنقریب



عنقریب بیتة از عهده معزول شد در دیوان نیامد پنجم پسر شیخ سعد الدین عرف شیخ
خواجه او صاحب علم و عمل و اهل سخاوت و کرامت بود در حق او شیخ سراج الحق والدین محمد بوقت
رحلت فرموده‌اند هر که ده سال علم بخواند فرزندم شیخ خواجه در دو سال خواهد خواند در وقت
حیات شیخ سراج الحق والدین سبق برد وے و پندنامه میگفت بعد از رحلت شیخ الاسلام
شیخ سراج الدین عالمی از خراسان رسیده بود شیخ خواجه پیش ایشان علم خواند و یکے از علماء
فحول گشت و هفتصد سوالات بر مدارک کرد و خود جوابات گفت و سخاوت و مبالغت داشت
در هیچ روزے بغیر مهمان طعام نخوردے و علماء و صلحاء و صوفیان در جماعت خانه ایشان محلها
بگرفته مانده‌اند و علم میخوانده‌اند و ارشاد میگرفتند چنانچه شیخ کبیر و حمید مرید و خلیفه حضرت شیخ ماتیو
باشد شیخ عمر بن شیخ سعید قدس سره العزیز و سید سعید الله بنگالی و فقیه علی نبسه امام محمد
غزالی و قطب الدین خلوتی از جمله شاگردان ایشان بود بسیار از ایشان نظر داشت و از جمله
شاگردان ملک ابو المعانی و پیر سلطان احمد بوده و دختر حضرت شیخ سراج الدین که اسمها
بی بی مریم است قاری قرآن و طالب العلم و اهل سخاوت و حشمت بود و هر که پیش او
می آمد او را چیزے می داد منکوحه سید نبسه سلطان سید احمد کبیر قدس سره بود ؛
نقل است از مجالس حسنیه در بیان مرض و رحلت حضرت شیخ الاسلام شیخ سراج الملة
والدین محمد رضی الله عنه که روزے چند شیخ الاسلام ملول شد و شیخ علم الدین را طلبید و گفت
ملائکه آمده اند میخواهند که نظر بر اعمال ما کنند ما میگوئیم مسلمانیم و عصیان ما عارضی اند توبه
کرده ایم والعوارض لا تعتبر خدمت شیخ علم الدین گفت دیگر چه میگویند شیخ سراج الملة والدین
فرمود چیزے میگویند که پیش بگوئیم وقد امر باظهار انعامات التی وهن ربی وقع
یا لیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی وجعلنی من المکرمین شب خمیس وقت عشا بیست و ۲۱
یکم ماه جمادی الاول سن سبع عشر و ثمانمایه ۸۱۷ بدار القرار خرامید علیه الرحمة والغفران ؛ و مزار
شریف ایشان در قلعه نهرواله که مشهور به پتن گجرات است مولانا حمزه ناگوری مردے



متعلم خدمت شیخ سراج الدین بود او تاریخ نقل گفت +

قطعه

امروز رفت علم ازین شهر چون عیان　　امروز نیست آنکه کند بند و وے بیان
مفتاح و هم مطالع و توضیح و هم بدیع　　آن کیست کو بگوید در درس بیتوان
این ظلمت سراسر دهر از کجا است　　دانم سراج ملت و دین رفت از جهان
از عالمان شهر چنین بود آیتے　　افسوس صد هزار زما رفت رایگان
ماه جمادی الاول در بست و یک ز شهر　　لیل الخمیس و وقت عشا بود دفن شان
در سال بود هشتصد و هفده شماره او　　از هجرت رسول خداوند مستعان

وصل سوم در ذکر شمع شبستان مشیخت و کرامت و چراغ دودمان ولایت و هدایت سند الواصلین دلیل السالکین حضرت شیخ علم الحق والدین محمد رضی الله عنه +

خرقهٔ خلافت از والد بزرگوار خود داشت و بعد وصال حضرت سراج الحق والدین محمد بر سریر مشیخت سجادگی نشست و صاحب نسبت پیران چشت از جمیع برادران همین حضرت علم الحق والدین شد در کشف و کرامات حظے وافر داشت و در جمیع علوم صوری و معنوی بهره کامل و احیا سنت آبا و اجداد و مشائخ چشتیه کما حقه فرمود **نقل است** از مجالس حسنیه که والدهٔ ایشان مفخر النساء صاحب نفس بود هرچه میفرمود همان بوقوع می آمد روزے حضرت شیخ علم الحق والدین محمد را فرمود که چراغ پسر من شیخ علم الحق والدین از فرزند او شیخ حضرت شیخ راجن روشن خواهد شد قطب ربانی حضرت شیخ حسن محمد میفرماید هم چنانکه آن مفخر النساء فرموده بود همچنان شد و رحلت ایشان بتاریخ بست ششم ماه صفر المظفر و مزار ایشان در قلعهٔ نهر والا



	مشهور به پتن گجرات واقع است +	

وصل چهارم در ذکر آن سرور مشایخ کبار بادشاه اولیاء نامدار سلاله خاندان عظام قدوهٔ دودمان کرام شیخ الاولیاء والاصفیاء شیخ محمود معروف بشیخ راجن رضی الله عنه +

خرقهٔ خلافت از والد بزرگوار خود داشت و نیز یک نسبت شجرهٔ سهروردیه بحضرت ایشان از شیخ المشایخ قارن الملة والدین رضی الله عنه رسیده که تا الیوم آن نسبت در پیران بزرگوار ما جاری است والی یوم القیام جاری بادبس درین وصل برای بیان آن نسبت ذکر مشایخ سلسله سهروردیه منوده می آید و نیز در ضمن هر شیخ از مکان و تاریخ عرس هر چونکه معلوم شده برخے از فوائد که مناسب نمود اجمالاً مذکور می گردد بالله التوفیق ونعم الرفیق - بسم الله الرحمن الرحیم حضرت شیخ قارن الملة والدین نسبت و خرقه خلافت از حضرت شیخ المشایخ مقتدای اولیائی روزگار پیشوای صلحای عالی مقدار بادشاه اهل الیقین حضرت شیخ قاضی علم الحق والدین رض میداشت و **منقول است** که مزار مبارک حضرت قاضی علم الحق والدین رضی الله عنه در شهر اوچه متبرکه واقع است اما محقق نشده و حضرت قاضی علم الحق والدین خرقه خلافت از حضرت شیخ المشایخ قطب الاقطاب مستغرق حال لایزال شیخ صدر الدین راجو المعروف براجن قتال رض پوشیده **نقل است** از مراة الاسرار که حضرت مخدوم جهانیان رض می فرمود که حق تعالی مرا بخلق مشغول گردانید و شیخ راجو را بخود - و وی پیوسته در عالم استغراق بودی و با خلق اختلاط نه کردے و بغایت عظیم القدر بود و زبان قاطع داشت از قهر و لطف هر چه بر زبانش گذشتے در ساعتے بوجود آمدے - صاحب تاریخ محمدی

ذکر سلسله سهروردیه پیران
حضرت خواجه شیخ قارن الدین رح
خواجه علم الحق والدین رح
خواجه راجن صاحب



می نویسد که اکثر مردم را پیوند بسلسلهٔ ارادت حضرت مخدوم جهانیان بواسطهٔ اوست
و بعضی بوساطت والد آنحضرت ناصر الدین محمود نیز میرسند و در اخبار الاخیار می گویند که
حضرت شیخ صدر الدین راجو ارادت و خرقهٔ خلافت از پدر بزرگوار خود حضرت سیدی
احمد کبیر رضی الله عنه نیز میداشت لیکن در سلسلهٔ ما همین نسبت که از برادر خود میدارند ثابت است
و کرامات و خوارق عادات آنحضرت بسیار مشهور است و معروف و کما لا تتش اظهر من الشمس
حاجت بذکر نیست و تا الیوم اگر بر مرقد مبارکش کسی چند روز متواتر برای حاجت برود
بسرعة بمراد برسد و برای برآمدن حاجات کبرائی که عبارت از روغن زرد و دلیهٔ گندم
و قند به شرح مساوی حلوا پخته معروف و مشهور مجرب است و نیز قطعهٔ چوب کنار و بید از آن
بهم آمیخته اند و بر خانقاه مبارک ایشان موجود است بجهت دفع تپ غب متعارف است
و بعمل آمده و از خلفاء آنحضرت اکثر بتکمیل رسیده اند و خلفاء صاحب ارشاد شده مرقد
منور ایشان در اوچه متبرکه اظهر من الشمس است و وفاتش شب شنبه شانزدهم ماه جمادی الآخر
سنه ۷۲۷ سبع وعشرین وثمان مایة واقع شده و حضرت صدر الدین شیخ راجن قتال النسبة
خرقهٔ خلافت از شیخ المشایخ قطب الاقطاب استاد العصر فرید الدهر محدث مفسر قرة
عین البتول افتخار آل رسول حضرت جلال الحق والشرع والدین حسین المعروف بمخدوم
جهانیان جهان گشت رضی الله عنه بن حضرت سیدی احمد کبیر بن قطب الاقطاب فرد
الاحباب حضرت سید حسین جلال الدین بخاری رضی الله عنه میداشت و حضرت مخدوم
جهانیان از مقتدایان روزگار و عارفان صاحب اسرار بود و در علوم ظاهری و باطنی و
در فقر و استغنا نظیرے نداشت و در جمیع امور صوری و معنوی قدم بر قدم آنحضرت
رسالت پناه صلی الله علیه وسلم میرفت و او را قبولیتی تمام و احوالی بزرگ و نفسی قاطع
دست داده بود و او خلیفهٔ پیران چهارده خانواده است و از جامع العلوم منقولاست
که حضرت مخدوم جهانیان را اگرچه از جمیع مشایخ نسبت خلافت رسیده اما نسبت اعلیٰ

حضرت شیخ مخدوم جهانیان



رعایت بسیار میفرمودند یکی نسبت سلسله چشتیه علیه که از حضرت چراغ دهلوی بایشان رسیده
مکتوبه فرمود شیخ غریب پرور قاضی الحاجات رضـ وقتی که حضرت سید غلام جهانیان بشرف
بیعت غریب پرور ارادت نمود حضرت غریب پرور پرسید که در کدام سلسله ارادت دارند
سید موصوف گفت که از اولاد مخدوم جهانیان هستم و ایشان سلسله سهروردیه دارند حضرت غریب
پرور فرمود که حضرت مخدوم جهانیان رضـ بعد حصول نسبت سلسله چشتیه از چراغ دهلوی رضـ در
سلسله دیگر بیعت کم میفرمودند حضرت سید غلام جهانیان نیز در سلسله چشتیه منسلک شد الحمد لله علی
ذلک دوم نسبت سلسله چشتیه بخاریه که از جد بزرگوار بایشان رسیده سیوم نسبت سلسله
سهروردیه بکبرویه که مذکور خواهد شد **نقل است** از جامع العلوم که چون حضرت مخدوم جهانیان
بمدینه مطهره رسید و بپایان روضه متبرکه آنحضرت صلی الله علیه وسلم بایستاد و گفت السلام علیکم
یا جدی از روضه متبرکه آنحضرت جواب برآمد علیک السلام یا ولدی چون ذکر کرامات و خوارق
عادات ایشان حاجت نیست بعضی فوائد منقول از ایشان مذکور میشود **نقل است** از خزانه
جلالی که حضرت سید السادات حضرت مخدوم جهانیان رضی الله عنه کسی را که بیعت می کردند
میفرمودند من از آنها نیستم که کسی را مرید گیرم فاما عقد اخوت میکنم بحکم حدیث نبوی صلی الله
علیه وسلم اکثروا اخوان الخیر فان الله تعالی کریم یستحی ان یعذب الرجل بین یدی اخوانه
یعنی برادران دینی بسیار گیرید که خدا تعالی کریم است از کرم او نسزد که عذاب کند مردم
را پیش برادران او و مخدوم رضی الله عنه دست او میگرفت و باین عبارت میفرمود هر دو
برادر توبه کنیم و میگفت استغفر الله لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه سه بار هر دو
میخواندند و بعده میگفت اللهم اشرح صدره و دست مبارک بر سینه او می نهاد و بعده بمقراض
اول موی پیشانی او قصر میکرد و بعده راست و چپ سر موی او قصر میکرد و در بعضی اوقات
بموی پیشانی اکتفا کردے و وقت راندن مقراض مخدوم رضی الله عنه میخواندند اللهم قص عنه
واملؤه واحفظه عن المعاصی بعد از راندن مقراض میگفت اللهم صل علی محمد و علی آل محمد و

و بارك وسلم اللهم ثبتنا على التوبة واحفظنا بين المعصية والحفظ منك
بحق محمد صلى الله عليه وسلم واهل البيت محمد عليه الصلوة والسلام و
بحق شيخ الكبير بهاء الحق والشرع والدين والشيخ العارف صدر الحق والشرع
والدين وبحق الشيخ قطب العالم ركن الحق والشرع والدين قدس الله اسرارهم ان
تحفظك عن المعاصي۔ بعده اگر کسے التماس حلق میکرد فرمودے حاجت نیست
توبه بسنده است چون الحاح بسیار کردے اجازت حلق فرمودے بعده اگر کلاه موجود
میبودے فی الحال می پوشانید و بوقت پوشانیدن کلاه مخدوم قدس سره می خواند
الٰهی توجه بتاج الکرامات السعادات واحفظه عن المعاصی وثبته علی دین الاسلام
بعد از اجرای مقراض و دعا چیزے وصیت می فرمود بعضے را بتعلیم قرآن و فقه و بعضے را
بمشغولی ذکر لا اله الا الله و بعضے را بنگاه داشتن اوراد شیخ بهاء الحق والدین قدس سره
و بعضے را شیرینی بدست مبارک خود در دهن او میداد و دعا میخواند اللهم ارزقه حلاوة
الایمان **نقل است** از خزانه جلالی که مولانا شیخ قوام الدین بن ظهیر الدین سوال نبشت که
چون مریدے را شیخ نقل کند و رحلت فرماید از دیگر شیخ کامل که حیات باشد این مرید را
تربیت گرفتن باشد یا نے **جواب** بدستخط مبارک خود قلمی فرمود که در کتاب تحفة البررة
و در کتاب سلوک میگوید که بشیخے دیگر بپیوندد تا او را از و تکمیل حاصل آید و سعی او باطل و
ضائع نشود و هم در تحفه می نویسد که هر چند مشایخ بیشتر باشند در میان او و در میان حضرت
رسالت پناه صلی الله علیه وسلم طریقه روشن تر باشد چنانچه شمع و چراغ در موضع بیشتر روشنائی
بیشتر پیدا آید و از بعضے کتب اصحاب شیخ نجم الدین کبرا رضی الله عنه معلوم شده است که
خدمت شیخ نجم الدین قدس سره را سه شیخ بوده یکے شیخ اسمعیل قصری دوم عمار یاسر
سیوم ضیاء الدین ابی النجیب رضوان الله علیهم اجمعین و ازین سبب بود که او را شیخ تراش
می گفتند زیرا که مدد و قوت او از سه شیخ بود و چون از طبقات مشایخ صوفیه این نوع سخن و

مرضی است واجب باشد برو که خود را بیکار و ضائع نگذارد و در تحکم شیخ درآید تا حق تعا
او را کمالیت روزی کند و حضرت شیخ فضل الله ضیاء عباسی در جواهر جلالی آورده که شیخ
قوام الدین مذکور در اوج تبرکه همین سوال را استفتاءً از بزرگان عصر نموده و حضرت جمال
درویش اوجه رضی الله عنه همین جواب سابقه مرقوم اوشان را قلمی فرموده و حضرت
مخدوم جهانیان تصحیح آنجواب فرموده و بقلم مبارک خویش همین عبارت تحریر فرموده قد اجاب
الشیخ المرشد الاستاد المجتهد فیما اجاب یعنی حضرت جمال درویش رضی الله عنه جواب
مصیب فرموده است و حق گفته است و نیز حضرت مخدوم جهانیان رضی الله عنه این
کلام مرقوم فرموده و کان الشیخ القطب جلال الحق والشرع والدین ابی سعید التبریزی
قدس الله روحه فلما توفی شیخه قبل کماله فی السلوک وجاء الی الشیخ العارف قطب
المعارف شهاب الحق والشرع والدین الکبری السهروردی قدس سره فتاب عنده
وتمم سلوکه بتربیته واجازه بالدعوة والارشاد رضی الله عنهم والله اعلم بالصواب
و در زیر استفتاء او چنین رقم فرموده کتبه حسین ابن احمد حسینی البخاری بصره الله تعالی بعیوب
نفسه وجعل یومه خیرا من امسه آمین و نیز در جواهر جلالی مسطور است بعضی مردمان با پیرے
بیعت کرده باشند بران بسنده نمیکنند نزد یک دیگر پیر روند و بیعت می کنند و خرقه او هم می ستانند
اینمعنی چیزی نیست زیرا که مرید محبت حق براندازه محبت پیر خود حاصل آرد چون با دو پیر بیعت
کنند خرقه دو پیر شاید چگونه راست آید زیرا که در رفتن بر پیرے دیگر اختلاف مشائخ است
نکلیف بیعت و چون وے رفته شود باید که در آن حال زمان زمان پیر خود را یاد کند و دل را
حاضر گرداند **نکته** حضرت شیخ غریب پرور سفر موده اند که مرید را درست نیست که به پیر دیگر ارادت
آرد بلکه استفاده هم درست نیست که در پیر خود آن فائده که از دیگر میگیرد نمی بیند پس پیر خود را
ناقص دانست او خود همیشه در نقصان باشد و اگر در پیر خود می یابد پس پیش دیگر رفتن
چه سود مگر کسیکه در هر جا پیر خود می بیند آن را مضائقه نیست و اگر پیر رحلت فرموده باشد

بخلفای پیر خود رجوع کند **نقل است** از اخبار الاخیار مشهور است که وی بهر درویشی که مصافحه
کردی نعمت او را بگرفتی یعنی چندان بتوجه خدمت کردی و ادب ورزیدی که آن کس
بی اختیار شده نعمت خود را بوی ایثار میفرمود و ولادت حضرت سید مخدوم جهانیان قدس
سره در شب برات ماه شعبان سن سبع و سبعمایة واقع شده و مدت هفتاد و هشت سال مدت
حیات بود و بتاریخ دهم ماه ذی الحجه روز چهارشنبه عید قربان سن خمسة و ثمانین و سبعمایة در
آخر سلطنت سلطان فیروز شاه بادشاه دهلی برحمت حق پیوست و در خطهٔ اوچ متبرکه مزار شریف
ایشان اظهر من الشمس ست و زیارتگاه شرق و غرب و حضرت مخدوم جهانیان خرقهٔ خلافت
از حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب سلطان الاولیاء غوث العالم حضرت شیخ
رکن الحق و الدین رحمة الله علیه که کنیت ایشان ابو الفتح و لقب ایشان شیخ فیض الله است
پوشیده و حضرت ایشان پنجاه و دو سال بر سجاده پدر و جد بزرگوار خود نشسته بارشاد
طالبان قیام داشتند و صاحب علوم ظاهری و باطنی و کشف و کرامات و بس عظیم القدر و جلیل
الشان بودند که کتب از اوصاف ایشان مملو اند **نقل است** که وقتی والدهٔ ایشان بسلام
حضرت شیخ بهاؤ الدین زکریا رضی الله عنه آمده بودند و حضرت شیخ تعظیم نمودند و دران
ایام والدهٔ شیخ رکن الدین را تعجب آمد که سبب تعظیم چه باشد حضرت شیخ فرمودند که التعظیم برای
شخصی است که در شکم شماست و او چراغ خاندان ماست وفات ایشان نهم ماه جمادی الاول
سال هفتصد و سی و پنج ۷۳۵ در رکعت آخر صلوة تسبیح واقع شده **نقل است** از حضرت چراغ دهلوی
رضی الله عنه که چون حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح از ملتان بدهلی آمدی خلق را از عطای
ظاهر و باطن ایشان هر روز روز عید می بود و هر شب شب قدر **نقل است** که حضرت
رکن الدین پنج مرتبه در دهلی تشریف آورده و بخدمت حضرت سلطان المشایخ رضی الله
عنه بسیار صحبت و اتحاد بود **نکته** حضرت غریب پرور شیخ سلطان المشایخ ثانی میفرمودند
که روزی حضرت شیخ رکن الدین رضی الله عنه و حضرت سلطان المشایخ رضی الله عنه

در یک مجلس بودند شخصے سوال کرد که سبب ہجرة حضرت نبی علیه الصلوة والسلام از مکه
مبارک چه بود حضرت شیخ رکن الدین والعالم فرمود که در فکر من چنین می آید که بعضے کمالات
حضرت جناب رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم را موقوف برین ہجرت بود که وقت
نزول حضرت علیه الصلوة والسلام در مدینه آن باقی کمالات نبوة آنجا حاصل شده و
حضرت سلطان المشائخ رضی الله عنه فرمودند که در فکر من چنین می آید که چون بعضے کسان
بسبب ضعف و دیگر موانع در حضور آنحضرت در مکه معظمه مستفید نتوانستند شد برای فیض رسانی
اوشان ہجرت واقع شد حضرت شیخ غریب پرور فرمودند سبحان الله چه تواضع
بیکدیگر میداشتند که حضرت رکن العالم در وقت وفات حضرت سلطان المشائخ هم در دهلی
بودند و امامت نماز جنازه حضرت سلطان المشائخ رضی الله عنه ایشان نمود و آن مرتبه
حضرت شیخ رکن العالم را بسیار مدت اتفاق اقامت در دهلی شده بود حضرت شیخ
رکن العالم فرمودند حکمت اقامت ما همین بود که حق تعالی مرا بسعادت امامت جنازه
سلطان المشائخ مشرف گردانیده لله الحمد مدت عمر حضرت شیخ رکن العالم هشتاد و هشت
سال است و وفات ایشان در نهم جمادی الاول سال هفتصد و سی و پنج هجری و بقولی بتاریخ
نوزدهم ماه مذکور و نزد بعضے ماه رجب اول مزار مبارک ایشان از پائین مرقد مبارک جد
خود حضرت شیخ بهاؤالدین ذکریا نموده بودند بعد از مدتے باشارت غیبی روضه مبارک
ایشان علحده نمودند که تا حال حاجت روای خلق الله است و حضرت شیخ رکن العالم خرقه
خلافت از پدر بزرگوار خود شیخ المشائخ برهان العارفین سند الواصلین حضرت شیخ صدر الدین پسر خواجه صدرالدین عثمانی ع
محمد رضی الله عنه میداشت **نقل است** که حضرت شیخ بهاؤالدین ذکریا راهفت پسر بودند
بعد از آن حضرت اموال و اسباب که مانده بود هفت جا قسمت نمودند از انجمله مقدار
هفتاد لکهه تنکه از نقد و اجناس دیگر بشیخ صدر الدین عارف ارث رسید همه را در اول
روز نصیب درویشان و فقراء نمود در ملک خود چیزے نگذاشت بعضے کسان عرض نمودند

که حضرت شیخ الشیوخ را این قدر مال مهیا داشت که هفتاد گله تنکه یک سهم بشمار رسیده
و آن صاحب نزد خود هیچ نگذاشته فرمودند که اوشان را افسون این مار مے آمد و در
داشتن اوشان حکمة و نفع نظر خلق الله بود که جمال فقر اوشان تمام حسن داشت و این
درویش را افسون این مار نمی آید وفات حضرت ایشان روز شنبه بست و سویم [۲۳]
ذی الحجه سال ششصد و هشتاد و چهار [۶۸۴] هجری بود و شیخ حضرت صدر الدین محمد خرقه خلافت
از پدر بزرگوار خود غوث الملک غیاث العالمین ملقب بشیخ الشیوخ حضرت بهاء الحق
والدین ذکریا ملتانی قدس الله سره میداشت و ایشان را درین طریق شانے عظیم
و حالے قوی بود و در ریاضات و مجاهدات نظیر نداشت و در کشف و کرامات در میان
مشایخ کبار ممتاز بود و سلسله نسبے و با سند قریشی که جد پدری حضرت امیر المومنین علے
کرم الله وجهه است منتهی میشود و سلسله سهروردیه از ایشان اشتهار یافت و چندین خلفاء
صاحب کمال بخدمت وی صاحب ارشاد شدند از انجمله یکے حضرت قطب الاقطاب شیر سرخ
شاه سید جلال الدین رحمة الله علیه جد حضرت مخدوم جهانیان بخاری است رضی الله عنه -
چون این بے هیچ را بجناب ایشان ربط بندگی است بیت - واجب آمد چونکه آمد نام او +
شرح کردن رمزے از انعام او + لهذا برخے ذکر ایشان کرده می شود حضرت ..
قطب العالم سید جلال الدین بخاری بن حضرت سید جعفر بن حضرت سید محمد بن حضرت
سید محمود بن حضرت سید احمد بن حضرت سید عبد الله بن حضرت سید علے اصغر بن سید
حضرت امام جعفر ثانی بن سید حضرت امام علی النقی الهادی بن حضرت امام محمد تقی
الجواد بن حضرت امام علی موسی رضا بن حضرت امام موسی کاظم بن حضرت امام جعفر
صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت امام زین العابدین بن حضرت امیر المومنین
امام حسین بن حضرت امیر المومنین علی المرتضی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنهم
اجمعین است خوارق عادات و کرامات آنحضرت سید جلال الدین لا تعد و لا تحصی

ذکر خواجه صدر الدین عارف ملتانی رح

ذکر خواجه سید جلال الدین رح

واکثر مشائخ دیار را در روز بار ایشان جبهه سائیست فی الواقع این ذات مبارک هم مدام
تصرف شاهی میدارد **نقل است** که حضرت مولٰینا و شیخنا حضرت خواجه نور محمد
رضی الله عنه که بر مرقد منور ایشان تشریف می آوردند میفرمودند که چنانکه بر مکان
حضرت خواجه غریب نواز راحت می آید اینجا نیز بر ان طور راحت حاصل میشود و روزے
سرنائی بر مرقد مبارک ایشان سرنای مینواخت حضرت شیخنا فرمودند که تاثیر این مکان است
که مانند لذت این سرنای دیگر کسی جا ندیده شد مگر بر مکان حضرت خواجه صاحب
که یکبار آنجا آمده یا اینجا می آید و از فرموده مبارک ایشانست که عارف بهیچ چیز راضی
نمی شود بجز وصال و نیز فرمودند که علامة عارف سخاوت و ریاضت و شفقت و دوری
از غفلت و تلذذ بگرسنگی و گریستن و نیز فرموده اوست من ترک الشهوات علی
الدوام و احتمل الجفاء من الانام و رجع الی الله و اعرض عما سوی الله
فهو العارف بالله **نقل است** از شیخ غریب پرور که روزے لمعان نور از جبه
مبارک شاه سید جلال الدین لامع میشد که چشم بیننده خیره میشد مریدان ازین
حال بحضرت شاه صاحب عرض نمودند پس اوشان دست بخاکستر آلوده بر روے
مبارک خود مالیدند از ان روز در فقراء اوشان این سنت جاری شده و نیز
حضرت غریب پرور میفرمودند که روزے حضرت شاه سید جلال الدین در ظاهر
وقت نماز پیشین در خواب راحت گذرانید و وقت عصر برخاسته بنماز در جماعة
مشغول شدند یکے خادم گستاخی کرده عرضداشت که ذات مبارک نماز ظهر نخوانده و
بے وضو در نماز مشغول شده چه معنی دارد فرمودند این درویش در مسجد صفی الحق
نماز ظهر بجماعت ادا کرده و بهمان وضو اینجا رسیده بنماز مشغول شده خادم جهة تحقیق
آنجا رفت فی الواقع همچنان بود که خود میفرمودند اینجا شیخے حضرت غریب پرور فرمودند
که امر معروف عام بر خاصان درست نیست و از جمله خلفاء حضرت بهاء الدین ذکریا

ذکر شیخ فخر الدین عراقی که داماد آنحضرت است مقوله اوست - ما مهر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم + از جمله صفات از پے آن ذات گذشتیم + الی آخره - ؎ چو راز خویشتن گر فرزند خود فاش + عراقی را چرا بدنام کردند + و از انجمله میر سید حسین صاحب نزهة الارواح است و حسن افغان که در حق او حضرت شیخ می فرمودند که روز قیامت حق تعالی اگر از ذکریا پرسید که بدرگاه ما چه تحفه آوردی عرض نمائم که حسن افغان را آورده ام و از انجمله حضرت سید عثمان قطب جهان مشهور بلعل شهباز رضی الله عنه که کشف و کرامات و تصرف او شان ظاهر و باهر است و از انجمله میر سخی سرور رضی الله عنه و از انجمله شاه عالم مشهور به پیر ہتیه است رض **نقل است** بعضے مردم از حضرت شیخ الشیوخ سخنان بخدمت حضرت شکر گنج رسانیدند که موافق حضرت گنج شکر نبود پس بمعذرت آنحضرت شیخ الشیوخ رقعه بخدمت حضرت گنجشکر نوشت که درمیان ما و شما عشقبازی است سخن دیگر گنجایش ندارد و حضرت گنج شکر جواب نوشت که درمیان ما و شما عشق است و بازی نیست **وفات** حضرت شیخ بهاؤ الدین ذکریا بن شیخ وجیه الدین بتاریخ هفتم ماه صفر المظفر در ۶۶۵ه ششصد و شصت و پنج سال در زمان سلطنت سلطان غیاث الدین بلبن واقع شده و مرقد منور ایشان در ملتان شریف دار الامان گشت و حل مشکلات کافه انام گردید و عمر مبارک ایشان یکصد سال کامل بود نه بیش و نه کم و حضرت شیخ بهاؤ الدین **ذکریا** نسبت و خرقه خلافت از قبله ارباب بصیره محقق باسرار حقیقت ممتاز بعشق ربوبیت غوث عصر وحید دهر حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی رض پوشیده است و کنیت ایشان ابو حفص و لقب شیخ الشیوخ و نام ایشان عمر بن محمد بکری از اولاد حضرت ابا بکر صدیق اند رضی الله عنهم و آنحضرت را تصانیف بسیار است از انجمله عوارف المعارف است که دستور العمل جمیع مشایخ خصوصاً دستور مشایخ ماست **نقل است** از نفحات شریف

ذکر خواجه فخر الدین عراقی رح

ذکر خواجه میر سید حسین رح

ذکر خواجه حسن افغان رح

ذکر خواجه لعل شهباز رح

ذکر سید میر سخی سرور رح

ذکر حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی رح

که در وقت ابتدای حال بخدمت حضرت غوث صمدانی قطب ربانی محبوب سبحانی رسیده و
می آرد که شیخ سعد الدین حموی پرسیدند که شیخ محی الدین عربی را چون یافتی گفت بحر مواج
لانهایة ولیس گفتند شیخ شهاب الدین را چون دیدی گفت نور متابعت النبی صلی الله علیه وسلم
فی جبین السهروردی شئی آخر و **وفاتش** روز چهارشنبه غره ماه محرم الحرام سنة ۶۳۲ اثنان
وثلثین وست مایة ودر زمان خلافت ابو جعفر منصور است مرقد منور ایشان درون شهر
بغداد است وآنحضرت شیخ شهاب الدین نسبت وخرقه خلافت از عم بزرگوار خود شیخ المشایخ
مقتدای ارباب طریقت کاشف اسرار حقیقت حضرت شیخ ضیاء الحق والدین ابی النجیب عبد القاهر
سهروردی میداشت وسلسله نسب وی به حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه می رسد وحضرت
نجیب الدین خرقه خلافة از حضرت شیخ احمد غزالی هم میداشت و در سابع عشر خزانه جلالی مذکور
است که خرقه خلافة از قطب ربانی غوث صمدانی محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی هم داشت
چنانچه این نسبت در سلسله قادریه مذکور خواهد شد **وفاتش** بتاریخ هفدهم ماه جمادی الآخر
روز جمعه سنة ۵۶۳ ثلث وستین وخمسمایة در زمان خلافة ابو المظفر یوسف واقع شده ودر سفینه
آورده وفات ایشان در شب دوشنبه دوازدهم ماه جمادی الآخر است ودرین سلسله
سهروردیه نسبت وخرقه خلافة از عم بزرگوار خود شیخ المشایخ مظهر آیات الهی کاشف اسرار
نامتناهی قدوة الطریقة سر الحقیقة خادم الشریعة حضرت شیخ وجیه الدین ابی حفص عمر
سهروردی رضی الله عنه مقرر است حضرت شیخ وجیه الدین از اجل مشایخ اند وفات ایشان
(۲) ومزار شریف ایشان در بغداد است وحضرت شیخ وجیه الدین خرقه خلافة از حضرت
شیخ المشایخ والد بزرگوار خود حضرت شیخ محمد بن عبد الله سهروردی المعروف بعمویه پوشیده
نقل است از خزانه جلالی که حضرت شیخ ابی حفص سهروردی را والد خود محمد بن عبد الله
معروف بعمویه وحضرت شیخ اخی فرخ زنجانی بمشارکت یکدیگر خرقه پوشانیدند ونیز در خزانه
جلالی ودر وصایا از کلام حضرت مخدوم جهانیان منقول است لبس الخرقة وجیه الدین عمر من والده

پیر خواجه ضیاء الدین

پیر خواجه وجیه الدین رحمه

پیر خواجه شیخ محمد رحمه

پیر خواجه اخی فرخ زنجانی



محمد بن عبد الله المعروف بعمویه ومن الشیخ اخی فرج زنجانی احد هما مشارکا للید الآخر فی الخرقة

پس برین قول حضرت محمد بن عبد الله وحضرت فرخ زنجانی که درسلسله مرقوم میشوند بنا بر

مشارکت بخشیدن خرقه خلافة نه آنکه محمد بن عبد الله خرقه خلافه از حضرت اخی فرخ زنجانی داشت

بلکه او شان حضرت محمد بن عبد الله خرقه خلافه از حضرت احمد اسود دینوری داشت وحضرت

احمد از حضرت ممشاد دینوری وحضرت ممشاد دینوری از حضرت جنید بغدادی می داشت

رضی الله عنهم **فائده** این حضرت ممشاد دینوری غیر آن ابو ممشاد علو دینوری است که

درسلسله چشتیه مرقوم است بدانکه **وفات** حضرت اخی فرخ زنجانی روز چهارشنبه غره

رجب در سنه ۴۵۷ سبع وخمسین واربعمایة در زمان خلافة ابو جعفر عبد الله واقع شده و در قصبه

زنجان مزار منور ایشان است وحضرت اخی فرخ زنجانی نسبت وخرقه خلافت از حضرت

شیخ المشایخ قدوة الاولیاء سراج الاصفیاء حقایق شناس حضرت شیخ ابو عباس نهاوندی — ذکر خواجه ابو عباس نهاوندی

رضی الله عنه میداشت نام ایشان احمد بن محمد بن الفضل است **نقل است** از نفحات که

ایشان فرمود که آنانکه خداوند همت اند اگر دست چپ ایشان را از حق تعالی سبحانه مشغول دارد

بدست راست خود آن دست چپ خود را قطع میسازند وحضرت شیخ ابو العباس خرقه خلافت

از شمس العارفین بدر الکاملین حضرت شیخ المشایخ شیخ ابی عبد الله خفیف رضی الله عنه — ذکر خواجه ابی عبد الله خفیف

پوشیده ونام ایشان محمد بن خفیف است حضرت ایشان در وقت خود شیخ المشایخ بود

واو را شیخ الاسلام نیز میگفتندے ودر علوم ظاهر وباطن مقتدا بود اکثر جماعتے از اهل تصوف

تولی بدو میکردند وایشان را التصانیف بسیار است وآن نظر که او را در حقایق واسرار بود

در عهد او کسے را نبود وبعد از وے در پارس خلقی نماند که نسبت بدو نداشت وآنانکه باو نسبت داشتند

او شان را خفیفان خوانند **نقل است** از مرآة الاسرار چون وفاتش نزدیک رسید

خادم را گفت که من بنده عاصی وگریزپا بودم غلے برگردن من بنه وبندے بر پایے و

همچنان رفتے بقبله بنشان باشد که در پذیرد پس بعد وفات شیخ خادم این عمل بفضیحت شیخ



آغاز کرد هاتفے آواز داد که هان ای بیخبر مکن میخواهی که عزیز کردهٔ ما را خراب گردانی کمالات
و خوارق عادات بچندان است که در تحریر آید و فاتش در زمان خلافة ابوبکر عبد الکریم بن
مطیع بتاریخ بیست ۲۳ سیوم ماه رمضان المبارک ۳۶۹ سنه تسع و ستین و ثلثمایة و بقولے در ۳۳۰ سنه
ثلثین و ثلثمایة واقع شده و در سفینة آورده که وفات ایشان در سال ۳۷۱ سیصد و هفتاد و یک
هجری است مرقد ایشان در شیراز است مدة عمر بقولے ۹۵ نود و پنج سال است و بقولے ۱۰۴ یکصد و چار
سال و حضرت شیخ عبد الله خفیف خرقه خلافت از شیخ المشایخ مقتدای روزگار پیشوای اہل اسرار
حضرت ابی محمد جعفر خراز اصطخری رضی الله عنه پوشیده است ایشان از مشایخ کبار آن دیار
اند **نقل است** از نفحات الانس که حضرت شیخ عبد الله خفیف گفته است که ابو جعفر خراز
صاحب حسین بن حمویه از اصطخر نزدیک ما آمد ابن زیدان گفت آرزوی آن دارم که امشب وے را
نزدیک ما حاضر کنی وی را بمجلس و حاضر کردم در اثنای مجلس ابن زیدان خراز را گفت دوست میدارم که از
حکایات خود چیزے بگوئی گفت مرا خود حکایتے نیست اما اگر میخواهی آنچه از مشایخ دیده ام با تو
حکایت کنم ابن زیدان گفت من هم این میخواهم خراز گفت من و جمعی دیگر پیش حسن بن حمویه نشسته
بودیم و وے سر در پیش افگنده بود ناگاه صیحه زد و با آن صیحه از ما غائب شد ما در یکدیگر نگریستیم
و با یکدیگر گفتیم این قصه را با هیچکس مگوئید که خواهند گفت باز نادرهٔ دیگر آورده اند سه روز بودیم که
وی را ندیدیم و از وے خبر نشنیدیم و هر که از وے خبر می پرسید میگفتیم مشغول است بعد سه روز ناگاه
میدیدیم که از مسجد در آمد متغیر اللون و از هیبتے که داشت کس را با وے امکان سخن گفتن نبود من همیشه
با وی انبساط میکردم گفتم ایها الشیخ نزدیک مقدارے پنیر تازه است اجازت میدهی که بیارم و
همیشه وی را پنیر تازه خوش می آمد گفت بیار آوردم یک لقمه بخورد پس اشاره کرد که بخورید شیخ عبد الله
خفیف گفت که ابن زیدان روی بمن کرد که هیچ شک نیست که این مردیست صادق اما این حکایت
را باور نمیدارم حیله ساخته که مرا باور شود گفتم که از برای شیخ جامهٔ خواب بیندازید تا خواب کند و از
رنج راه برآساید جامهٔ خواب انداختند شیخ بخواب شد و من با ابن زیدان بنشستم و آن را

مزار حضرت ابی محمد جعفر



بیان میکردم تا آنوقت که گفت باور داشتم و شیخ عبد الله را پرسیدند که آنحال چگونه بود گفت وی از مکان خود دور نشده بود اما آن را لباسی پوشانیدند که بآن از ابصار غائب شد ؛

حضرت ابو جعفر خراز خرقهٔ خلافت از حضرت شیخ المشایخ سلطان الزاهدین برهان العاشقین حضرت شیخ ابی عمر اصطخری رضی الله عنه که اسم مبارکش عبد الرحیم است میداشت نقل است از نفحات الانس که جعفر خراز گفته است که باصطخر رفتم تا عبد الرحیم را زیارت کنم به در سرای وی رسیدم دیدم که خراب شده است بروی درآمدم دیدم که در زاویه خانه نشسته با کهنه خرقهٔ وبروی بلای که حیران شدم و ترحم کردم مرا گفت ترا چه شد که حیران شده گفتم و بچه حالی مرا از جا برخاست و بپایان سرا فرود آمد و سنگی عظیم برداشت و بربام برد و گفت برخیز ای قوی و این را فرود آر من عجب ماندم گفت امروز هفده روز است که هیچ نخورده ام بیرون رو و هرچه توانی بیار شاید که مرا اشتها آید و با تو بخورم من بیرون آمدم و از هرچه در بازار یافتم چیزی آوردم و پیش وی نهادم دران نگریست و گفت بنشین بخور شاید که مرا رغبت شود بنشستم و برغبت خوردن گرفتم درمیان آن چیزها که آورده بودم یکی خربوزه بود آن را به بردم گفت ازین پاره‌ٔ بمن ده اندکی باوی دادم دندان دران زد و خائیدن گرفت نتوانست که فرو برد بینداخت گفت بردار که وی بسته شده حضرت عبد الرحیم اصطخری خرقهٔ خلافت از اجل مشایخ کبار و مقتدای زهاد نامدار شهنشاه اولیاء دهر شیخ المشایخ حضرت شیخ محمد عسکر المعروف ابو تراب نخشبی بن محمد بن الحصین الحسین پوشیده نقل است از نفحات که با حضرت ابو حاتم عطار البصری و حاتم الاصم بلخی صحبت داشت و از مقولهٔ اوست که عارف آنست که همه چیز او را تیره نکند و همه چیز باو روشن شود و هم او شان گفته که نیست از عبادات چیزی با منفعت تر از اصلاح خواطر دلها و هم وی گفته من شغل مشغولا بالله عن الله ادرکه المقت فی الوقت و هم وی گفته اذا تواترت علی احدکم النعم فلیبک علی نفسه فقد سلک غیر طریق الصالحین وکان هو یقول بینی و بین الله عهد ان لا امد یدی الی حرام القصرت یدی عنه و هم وی گفته که

از حضرت شیخ محمد عسکری رضی



که چون اعراض حق سبحانه بنده را همراه شود زبان او در حق اولیاء بطعن و رد و انکار دراز شود
حضرت ابوتراب در بادیه در نماز بود باد سموم او را بسوخت پس از یک سال جماعتی در انجا
رسیدند و او را دیدند ایستاده روی بقبله و خشک شده و کوزه در پیش نهاده و در دست عصا
گرفته در سن خمس واربعین و مائتین ۲۴۵ و در سفینه آورده است که وفات ایشان هفدهم
جمادی الاول واقع شده و حضرت ابوتراب نخشبی خرقه خلافة از شیخ المشایخ بادشاه معظم و
قدوه اولیاء مکرم حقیقة مجسم حضرت شیخ حاتم اصم رضی الله عنه پوشیده کنیت وی
ابوعبدالرحمن است و نام والد بزرگوار ایشان عنوان **نقل است** از نفحات که وی اصم نبود
ضعیفه با وی سخن میگفت در اثنای سخن باد وی از وی صادر شد جهة دفع خجالت وی
گفت آوازی بلند ترکن یعنی با وی چنان ظاهر نمود که گوش حاتم گرانست و سخن باریک نمیشنود
آن ضعیفه شادان شد و آن لقب بروی بماند شخصی از وی طلب موعظة نمود فرمود اذا
اردت معصیة مولاک فاعصه فی موضع لایراک بزرگی چیزی فرستاد
قبول کرد گفتند چرا قبول کردی گفت در گرفتن آن ذل خود و عز وی و در نگرفتن عز خود و ذل وی
دیدم **نقل است** روزی از وی پرسیدند از کجا میخوری گفت ولله خزائن السموات و
الارض ولکن المنافقین لا یفقهون **وفاتش** در زمان خلافت عبدالله بن
هارون رشید در سنه ۲۱۴ اربع عشر و مائتین و بقولی در سن ۲۳۷ سبع و ثلاثین و مائتین واقع شده
و حضرت حاتم اصم خرقه خلافت از حضرت شیخ المشایخ متوکل ابرار متصرف اسرار پیشوای
اولیاء نامدار خواجه ابوعلی شقیق بن ابراهیم بلخی رضی الله عنه پوشیده و وی از طبقه اولی است
از قدماء مشایخ بلخ است **نقل است** از نفحات که حضرت شقیق بلخی فرمود که توکل آنست
که دل تو آرام گیرد بانچه حق تعالی وعده فرموده است و در بعضی تواریخ بلخ مذکور است که
حضرت شقیق را در سنه ۱۷۴ اربع و سبعین و مائة در ولایت ختلا شهید کردند و مزار شریف وی
نیز در انجا است و حضرت ابوعلی شقیق بلخی خرقه خلافة از حضرت سلطان السالکین مقرب

حضرت ابوتراب … حاتم اصم رضه

حضرت خواجه شقیق بلخی



حضرت رب العالمین تارک مملکت دنیا مالک سلطنت عقبی ظل اللہ فی عالم القدم رئیس افراد
حضرت خواجه ابراهیم ادهم رضی الله عنه پوشیده ازینجا تا جناب رسالت مآب صلی الله تعالی
علیه وسلم این سلسله سهروردیه و سلسله علیه چشتیه بهشتیه یکی است لهذا تا اینجا اقتصار شد در سلسله چشتیه
از حضرت خواجگان خواجه سدید الدین نسبت خلافه بمشایخ کرام ما میرسد و در سلسله سهروردیه
از حضرت شقیق بلخی هردو صاحب مرید و خلیفه حضرت سلطان ابراهیم ادهم اند بدان که
چون سلسله سهروردیه باختتام رسید باز تتمه ذکر حضرت شیخ محمود عرف راجن مرقوم میگردد
نقل است از مجالس حسنیه که حضرت شیخ راجن در احمدآباد رحلت فرمود و پنج ماه در بهان
احمدآباد مرقد مبارک ایشان گشت بعد ازان حضرت شیخ المشایخ حضرت شیخ جمن ازانجا
بیرون در پتن نهرواله گجرات بردند زیارت گاه خلق الله ساختند نقل است از مجالس
حسنیه که حضرت شیخ جمن از زبان ملک صدر جهان بن مولانا خواجه بن حضرت شیخ سراج الدین
محمد شنیده که در مجلس حضرت شیخ ابو الفتح چون بندگی شیخ راجن می آمدند از هر جا که روئے
مبارک شیخ راجن میدید برپا میشد و میگفت از هر محلے که قطب الاقطاب خواجه نصیر الدین محمود
دستار شیخ کمال الدین میدید استاده میشد بتاریخ بست و دویم ماه صفر المظفر رحلت ایشان
واقع شده

وصل پنجم در ذکر آن قبله اهل الیقین قدوهٔ واصلین حبل متین مطلع
انوار رب العالمین شیخ المشایخ حضرت جمال الملة والدین المعروف بشیخ
جمن رضی الله عنه۔

و خرقه خلافه از پدر بزرگوار حضرت محمود راجن رضی الله عنه پوشیده و بر مسند مشیخت و سجاده
ارشاد کامروائی طالبین گردیده نقل است از مجالس حسنیه که مظهر التام الصمد حضرت
شیخ محمد بن شیخ حسن محمد از والد بزرگوار خود پرسید که حضرت شیخ جمن را حضرت شیخ نصیر الدین

تتمه ذکر حضرت شیخ راجن

ذکر حضرت شیخ جمال الدین بن شیخ محمود راجن بن شیخ

بن شیخ مجد الحق والدین بن شیخ سراج الدین بن شیخ کمال الدین علامه رضی الله عنهم اجازت و
خرقهٔ خلافت هم دادند حضرت شیخ حسن محمد فرمود که شیخ بر شیخ جمن چنان لطف نمود که بر
هیچکس نفرموده اند شیخ جمن هم در خدمت شیخ راجن و در خدمت شیخ نصیر الدین هیچ تفاوت
نکردند امّا اجازت بالتحقیق معلوم نیست حضرت شیخ مظهر الله التام الصمد شیخ محمد بن شیخ
حسن محمد رضی الله عنه میفرماید که من از شیخ المشایخ شیخ محمد بن شیخ جمن پرسیدم که حضرت شیخ
جمن خلافت از شیخ نصیر الدین هم دارند یا ندارند فرمودند که دارند ما در ما چنین فرموده اند
شیخ محمد بن شیخ حسن محمد میفرماید که حضرت شیخ محمد بن شیخ جمن خلافت از والد بزرگوار من شیخ
حسن محمد گرفته بودند و نیز از پدر خود حضرت شیخ جمن هم داشتند + کاتب الحروف می گوید لیکن
نسبت سلسلهٔ چشتیه در مشایخ ما از حضرت شیخ محمد بن شیخ حسن محمد جاری شده **نقل است**
از مجالس حسنیه که در ملفوظ خود حضرت جمن آورده که از حضرت والد خود شیخ محمود عرف براجن یاد
دارم که یکی از مریدان خواجه یعقوب میگفت که چون سلطان المشایخ حضرت شیخ نظام الدین شیخ
برهان الدین را یک گوش بستند چندین حضور شد که میفرمود کاشکی گوش دوم هم بستی تا مریدی
و اینچنان بود که حضرت سلطان المشایخ وقتی شیخ برهان الدین را دستار بر سر بست یک گوش در زیر
دستار آمد هم از آن روز شیخ برهان الدین عمر بسیار همچنان میبست و مریدان ایشان نیز همچنان
دستار می بندند **حکایت** منقول از مجالس حسنیه که چون شیخ نصیر الدین بن شیخ مجد الدین
بن شیخ سراج الدین بن شیخ علامه رحلت نمودند حضرت شیخ المشایخ شیخ جمن هر دو فرزندان
شیخ نصیر الدین که شیخ احمد و شیخ ابو محمد باشد و والدهٔ اوشان زوجهٔ حضرت شیخ نصیر الدین را
برای ادرار وظیفهٔ ایشان بطرف سلطان محمود بجاپانیر بردند چون چند روز در جاپانیر
گذشتند آن مفخر النسا بحضرت شیخ جمن فرمودند که ما اینجا عاجز شدیم در احمدآباد برویم حضرت شیخ
جمن فرمود که کار بادشاهان مشکل است مردمان شش ماه می گذارند شما در چند روز عاجز
شدید بعد از آن مفخر النساء در خواب دید که بندگی حضرت شیخ نصیر الدین آمدند و می گویند که

بن حسن محمد ... چشتی احمدآبادی

برسر نهادن ... خواجگان



تفصیل کندوری

هر کسی مشغول شود کندوری بارواح بزرگان ما کنید تا کار زود شود **تفصیل** ده نیم
آثار آرد - ده نیم آثار گوشت - و دو آثار و ربع روغن ستور بارواح بزرگان به پزند تا کار
زود شود چون از خواب بیدار شدند بخدمت حضرت شیخ جمن بیان فرمودند که امروز
روز جمعه است سلطان بکسی ملاقات نمیکند اما موجب فرموده آن مفخر النساء هر دو خوردگان را
همراه کرده بجانب سلطان روانه شدند و آن مفخر النساء به چنین کندوری مشغول گردید چون
حضرت شیخ جمن بر مکان سلطان محمود رفتند دیدند که سلطان محمود بدو سه مردمان استاده
شیخ جمن بخوردگان گفتند شما باشید تا خبر کنم حضرت شیخ جمن رفتند خدمتگاران سلطان
محمود دیده گفتند چرا تشریف آورده اند یک کنیزک بود او گفت شیخ نصیر الدین رحلت فرمودند
ایشان بجهة فرزندان شیخ تشریف آورده برای خبر کردن میروند او شان گفتند بچه چیز
حاجت است بندگی حضرت شیخ جمن را گفتند شما خوردگان را همراه ببرید چون حضرت شیخ
جمن معه شیخ احمد و شیخ ابو محمد رفتند سلطان پرسید که یا شیخ این خوردگان کیستند حضرت شیخ
جمن فرمود بندگی حضرت شیخ نصیر الدین رحلت فرمودند ایشان فرزندان شیخ اند سلطان محمود
بسیار افسوس کرد و گفت مرا بسیار اشتیاق ملاقات بود اما چه کنم که ملاقات نشد بعده پرسید که
وظیفه حضرت شیخ چه بود شیخ جمن فرمود که یکهزار و دویست (۱۲۰۰) تنکه و دران وقت نادر کس باشد که
گوشه نشین بود و اینچنین وظیفه دارد و حضرت شیخ نصیر الدین برای ذات خود چیزے تصرف
نکردے و دران وقت عادت چنان بود نصف وظیفه بعد رحلت مقرر داشت می کردند سلطان محمود
فرمود ملک حمید الملک را تمام وظیفه بدهید و دوازده سوار فاضل کنید حمید الملک عرض کرد که
ایشان بزرگ زاده اند ایشان را خواندن باید چون چاکرے باشد خواندن ایشان فوت
شود بعده سلطان گفت بدهید باز حمید الملک همین عرض کرد بعده سلطان گفت همین مقدار که
هست بدهید و مقرر دارید و قاعده حمید الملک بود که سلطان چیزے می فرمود او کار نمیکرد
تا دیگرے هم پروانگی بدهد دران مجلس ملک یوسف حاضر بود ملک یوسف فرمود ای ملک



حمید الملک فرمان بادشاه میشود که مقرر داشت ایشان تمام بدهید ملک حمید الملک فرمود
خوب باشد چون حضرت شیخ جمن بازآمدند طعام مهیا شده بود **فائده** قطب الاولیاء
حضرت شیخ حسن محمد میفرمایند که هر کرا مشکل پیش آید می باید که این طعام بخته کنند کار آسان
شود و این کاتب الحروف نیز به تجربه آورده که سریع الاجابت است **و رحلت** حضرت
شیخ جمن بن شیخ راجن رضی الله عنهما بتاریخ بیستم ماه ذی الحجه واقع شده و قریب والد بزرگوار
خود مدفون گشت ؛

وصل ششم در ذکر قطب الاولیاء شیخ الاتقیاء قدوة الاصفیاء حضرت شیخ المشائخ الموسوم بمحمد المعروف بشیخ حسن محمد رضی الله عنه ؛

باید دانست که شیخ حسن محمد بن شیخ احمد است که عرف میانجو دارد و شیخ میانجو بن شیخ نصیر الدین
و شیخ نصیر الدین فرزند شیخ مجد الدین و حضرت مجد الدین فرزند شیخ سراج الدین بن شیخ کمال الدین علامه
است و شیخ مجد الدین برادر شیخ علم الدین است چنانچه بالا مذکور است پس شیخ حسن محمد برادرزاده
حضرت شیخ جمن است و نسبت و خرقه خلافت از عم خود حضرت شیخ جمن یافت و سر حلقه مشائخ
گردید و سنت پیران چشت احیاء نمود و دودمان خود را منور ساخت و مجالس حسنیه که حضرت شیخ
محمد صاحب جمع فرمود ملفوظ این حضرت است بلکه تمام کتاب چهل و دو نسخه شمه فیض اوست علی
الخصوص معانی حکایت چهار برادر خود را خود شرح فرموده چهل دو نسخه مرقوم است فیرجع الیه خوارق
و کرامات آنحضرت را حدی نیست و از آن حضرت خلفاء بسیار اند علی الخصوص این چنین شیخ
مظهر الله التام الصمد شیخ محمد صاحب فرزند و خلیفه اوست خلاصه آنکه اوصاف آنحضرت قطب الاولیاء
مستغنی البیان هست و مقوله شیخ سعدی را مصداق **بیت** فزون است اوصاف شاه از حساب
+ نگنجد درین تنگ میدان کتاب + گر آن جمله را سعدی انشاء کند ؛ مگر دفتر دیگر املا کند + اما
بعضی فوائد از مجالس حسنیه منقول میشود که حضرت قطب الاولیاء شیخ حسن محمد حکایت در سبب موسی



ستردن وقت ارادت فرمودند نقل است که حضرت آدم علیه السلام را هر فرزندی که متولد
میشد او را بکسبی و کارے مشغول میکردے تا چند فرزندان شدند هر یکے که لایق کارے دانست
مشغول گردانید چون شیث پیغمبر علیه السلام بزاد حضرت شیث در ابتداء محبوب بود مهتر آدم
علیه السلام متامل بود تا این لائق کدام کار کسب است همدرین جبرئیل علیه السلام بیامد و گفت که شیث
صوفی است بعد ازان شیث علیه السلام بخلوة مشغول شد تا چنان که خلق بدیشان تعلق گرفت و
آمد و شد خلق بشیث شد باز مهتر جبرئیل علیه السلام آمد و مقراض بر شیث آورد و گفت هر که
خواهد با تو تعلق کند بدین مقراض موئی او از سر بستان تا میان تو و میان آنکس تعلق حاصل آید
اصل مقراض ازانجا است اما در اصل خرقه خلافت اختلاف است بعضے از مهتر ابراهیم علیه السلام
میگیرند و آن این است که چون نمرود لعین ابراهیم خلیل صلوة الله علیه را در منجنیق نهاد و در
آتش افگند دران حال مجرد کرده بود و جبرئیل علیه السلام پیراهن از بهشت بیاورد ایشان را
پوشانیده تا آتش بر ایشان بوستان گشت و بعضے از پیغمبر ما صلی الله علیه و سلم میگیرند و آنچنان بود که
در شب معراج چون پیغمبر ما صلی الله علیه وسلم از حضرت رب العزة خرقه یافت حق تعالی رسول علیه
الصلوة والسلام را فرمود که میان یاران خود سوالے بکن و جواب این سوال هم رسول علیه الصلوة
والسلام را معلوم کنانید که هر که این جواب گوید این خرقه مر او را بدهی بعد ازان رسول الله صلی
الله علیه وسلم اول از حضرت ابوبکر رضی الله عنه سوال کرد که اگر این خرقه بتو دهم چه کنی جواب گفت
که من صدق ورزم بعده از حضرت عمر رضی الله عنه سوال پرسید او جواب گفت من عدل کنم
و انصاف ورزم بعده از حضرت عثمان رضی الله عنه سوال فرمود او جواب گفت که من سخاوت
عطا ورزم بعده از امیر المومنین علی کرم الله وجهه سوال فرمود او گفت من بدین خرقه پرده
پوشش خلق باشم و عیب خلق را بپوشم بعده حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم خرقه مبارک بخشید
و گفت بستان مرا فرمان بود که هر که این جواب گوید خرقه او را بدهی ÷ **نقل است** - از
قطب الاولیاء شیخ حسن محمد رضا که حضرت سید محمد گیسو دراز فرموده هر که خواهد که صوفی شود بباید که

اصل خرقه و مقراض

بیعت حضرت شیخ حسن محمد رح

هر روز هزار بار سورت اخلاص و هزار بار درود مبارک بخواند **نقل است** در خدمت
حضرت شیخ حسن محمد رضی الله عنه مردی لاهوری آمد و گفت درین زمان کسی اهل سماع نیست
فرمودند که اگر اهل سماع نباشند دنیا هلاک شود پس آن مرد گفت چنانچه در زمان ماضی همچون شیخ
نصیر الدین و سلطان المشایخ و حضرت گنج شکر و غیر ایشان بودند حال مثل ایشان کسی
نیست در جواب فرمودند در زمان او شان همچنین مردمان می گفتند **نکته** قطب الاولیا
حضرت شیخ حسن محمد میفرمود اگر درویش حالات مخفی کرده عادت وی اخفا باشد پیش مردمان
بگوید و اظهار کند معلوم شود که مرگ وی نزدیک آمده است **نکته** مناسب اینمعنی حضرت غریب پرور
شیخی رض فرمود که قدوة العارفین والدی میان محمد شریف جیو رضی الله عنه در آخر عمر از و شان
بسیار امور مخفیه سر میزد و پیش حضرت قبلهٔ عالم شیخ خود خواجه نور محمد صاحب این امر بیان
کرده شد حضرت قبلهٔ عالم فرمود که معلوم میشود که میان محمد شریف جیو بمیدان آمده نشسته
اند بعد اندک مدت رحلت فرمودند انا لله وانا الیه راجعون **نکته** چون قطب الاولیاء
شیخ حسن محمد را نسبة قادریه علیه از حضرت محمد غیاث نور بخش رسیده و خرقه خلافت از و شان
هم پوشیده و تا الیوم این نسبة شجره قادریه عالیه در مشایخ ما جاری است و تا یوم الدین
جاری باد و تا ابد این سلسله پیوسته باد گردن ایام بدان نسبته باد لهذا درین وصل ذکر
مشایخ سلسلهٔ قادریه عالیه کرده میشود **فائده** که از زبان حق ترجمان حضرت غریب پرور
شیخی شنیده و مطابق آن در خلاصة الفوائد نیز دیده که حضرت قطب جهان آبادی شیخ کلیم الله
رضی الله همه فرزندان خود را درین سلسلهٔ قادریه بیعت فرموده بودند و میفرمودند که سلسلهٔ
چشتیه بهشتیه پر از اباحات شاقه است و دامن حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه
فراخ است و باعث پوشیدگی و هر کس دران گنجایش میدارد بسم الله الرحمن الرحیم
قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب
جمیعا انه هو الغفور الرحیم اما بعد فهذه شجرة طیبة اصلها ثابت و فرعها فی السماء



ذکر در نعت سید المرسلین خاتم النبیین حبیب رب العالمین فخر الاولین والآخرین که اسم مبارکش ازین بیت معما برمی آید ؎ علے بتجدیده حمد وال ÷ علیه تاج مجد لا یزال ÷ صلی الله علیه وآله وسلم بن حضرت عبد الله بن حضرت عبد المطلب بن حضرت هاشم بن حضرت عبد المناف بن قصی بن کلاب بن مره بن کعب بن لوی بن نزار بن معد بن عدنان ولادت باسعادت آنحضرت صلی الله علیه وسلم باتفاق علماء واهل سیر بعد از طلوع صبح صادق پیش از طلوع شمس روز دوشنبه است وبقولے از امام محمد باقر رضی الله عنه ولادت آنحضرت بتاریخ دهم ماه ربیع الاول بود وچون آنحضرت چهل ساله شد آثار وحی بران ظاهر گشت **نقل است** از مراة الاسرار که چون سال چهل ویکم برآمد آنحضرت بطریق معهود در عبادت بغار حرا مشغول بود که جبرئیل برآنحضرت ظاهر گشت وسوره کریمه اقراء باسم ربک الذی اه تعلیم نمود بعد ازان حضرت جبرئیل ع حضرت صلعم را درمیان صفا ومروه برد وهردو پای خود را بر زمین زد چشمه آب پیدا شد پس اول خود حضرت جبرئیل وضو ساخت بعد ازان ترتیب وضو بآنحضرت آموخت بعد ازان حضرت جبرئیل امامت کرده دو رکعت نماز گذارد وآنحضرت بوی اقتدا نمود آنگاه جبرئیل گفت طریق وضو ونماز گذاردن این است وتا الآن همان سنت درمیان مشایخ معمول است که در وقت تلقین مرید دو رکعت نماز باوے میگذارند و در **وفات** آنحضرت صلی الله علیه وسلم اختلاف است نزد جمهور ارباب ...... دوازدهم ماه ربیع الاول سال یازدهم از هجرت ؎ در دوازده ربیع الاول باعز وشان ÷ سرور پیغمبران باذات حق شد همقران ÷ این مقوله مولای مخدوم استاذی سندی معاذی وخالی مولوی صاحب مولوی غوث بخش[1] جیو مدظله است که اوشان نیز همچنین تحقیق کرده واکثر اعراس را لحق کرده وبیت نظم فرموده که هر یک در موضع خود ذکر خواهد یافت وبقول بعضے دوم ماه مذکور هست ÷÷÷

نقل است از مراة الاسرار که سلطان المشایخ در کتاب راحت القلوب از صحاح

[1] مزار پرانوار حضرت غوث بخش در اوچ متبرک قریب خانقاه مخدوم جهانیان جهان گشت رض در چار دیواری تکیه و تحفه غوثیه و دفتر التصنیف ایشان است در حکمت ۱۲ منجم ۱۲



احادیث حدیث بروایۃ علی کرم اللہ وجہہ مینویسد کہ وفات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بتاریخ دویم ماہ ربیع الاول واقع شد روز دیگر برای معجزہ نگہداشتند وآنحضرت را نہ حجرہ بود از ہر حجرہ یک روز طعام میدادند پس روز دوازدہم ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ طعام وخرج کرد چنانچہ جملہ اہل مدینہ را رسیدہ وشہرت تمام یافت وازان جہتہ اہل اسلام میگویند کہ دوازدہم ماہ عرس آنحضرت است اما بروایت صحیح نقل آنحضرت دویم ماہ ربیع الاول بود وبنا بران اکثر پیران چشت بتاریخ دویم ماہ مذکور عرس میکردند وخرقہ وخلافت معہودہ از جناب رسالت ماب صلے اللہ علیہ وسلم حضرت امام المشارق والمغارب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ را عطا شد نام ابیطالب عبدمناف وبقولے عمران چنانچہ القادر اول این وصل مذکور شد +

دویم خرقہ خلافت حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ

قصیدہ

آفتاب وجود اہل صفا	وان امام متین ولی خدا
آن امام کہ قائم است بحق	در زمین وزمان ارض وسما
اوست جان حقیقۃ انسان	جملہ خالی شوند او برجا
او بعلم است بر سر عالم	او بفقر است بر سر فقرا
تاشود روشنت کہ والی اوست	یا من ایخواجہ کم کن این غوغا
مومنان جملہ رو باو دارند	کہ امیر است ہادی ومولا
گفت احمد خود از سر تحقیق	کہ علی است ولی ہر دو سرا
سر او دید سید کونین	در شب قرب ومقام دنیٰ
او علی است ابن عم رسول	اوست والی وشوہر زہرا
از علی می شنید نطق علی	بعلی خبر علی نبود آنجا
ذرہ نیست جز مشیت او	از ثری تا بہ فوق فرق ثری



عارفان را جمال و قدرت قدر — شادی جان مردم عرفا
ماهمه ذره ایم او خورشید — ماهمه قطره ایم او دریا
ماهمه مرده ایم او زنده — ماهمه نیستی ایم او اعلی
شمس دین چونکه صادقی در عشق — جان فدا کن برای آن مولا
تا شود جانت وصل جانان — تا شود قطره ات سوی دریا
بندهٔ خاندان بجان میباش — گر بخواهی رسی به تحت لوا +

بتاریخ نوزدهم شهر رمضان سن اربعین هجری آنحضرت امام المشارق والمغارب از دست ابن ملجم زخمی شد و بتاریخ بست و یکم ماه مذکور بوصال حق پیوست بیت بست و یک بود از مه رمضان که شاه دین علی + با سر و برگ شهادت شد گل باغ جنان + رضی الله عنه - خرقهٔ خلافت حضرت امیر المومنین کرم الله وجهه بحسنین شریفین و شیخ المشایخ خواجه حسن بصری و خواجه کمیل بن زیاد نخعی رضی الله تعالی عنهم عنایت کرد +

ذکر خلافت حضرت علی رضی الله عنه

و چهار پیر عبارت ازایشان است و ازایشان چهارده خانواده شدند - اول زیدیان دویم عیاضیان سویم ادهمیان چهارم هبیریان پنجم چشتیان ششم عجمیان هفتم طیفوریان هشتم کرخیان نهم سقطیان دهم جنیدیان یازدهم گازرونیان دوازدهم طوسیان سیزدهم سهروردیان - چهاردهم فردوسیان -

ذکر چهار پیر و چهارده خانواده

دوازده خانواده دیگر فروع این خانواده هاست اول قادریه غوثیه دویم سیویه - سیوم نقشبندیه چهارم نوریه پنجم خضرویه ششم شطاریه هفتم حسنیه بخاریه هشتم زاهدیه نهم الفاریه دهم صفویه یازدهم عیدروسیه دوازدهم قلندریه +

ذکر فروع خانواده ها

و این سلسلهٔ قادریه عالیه که اصلها ثابت و فرعها فی السماء است بواسطهٔ امام الهمام سید شباب اهل الجنة حضرت امام حسین شهید که کنیت اوشان ابو عبدالله رضی الله عنه با ائمه اطهار و مشایخ کبار میرسد ولادت حضرت امام حسین در مدینه روز شنبه

آغاز سلسلهٔ قادریه عالیه

ذکر حضرت امام حسین



ذکر حضرت امام زین العابدین

چهارم ماه شعبان سال چهارم از هجرت گویند مدت حمل ایشان شش ماه بود و هیچ فرزندے
شش ماهه نمانده است مگر ایشان و حضرت یحییٰ بن زکریا پیغمبر علیه السلام و شهادت ایشان
در کربلا روز شنبه عاشوره وقت نماز و بقولے روز جمعه وقت نماز جمعه سال شصت
و یک هجری واقع شد **بیت** جرعهٔ شهد شهادت خورد و تشنه لب حسین ٭ روز عاشوره
چنانچه هست در عالم عیان ٭ ایمه اطهار و مشایخ کبار که خرقهٔ خلافت ید بید و عن وعن
متواصل شده منهم حضرت امام همام سید الخاص والعام سلطان الساجدین حضرت
امام زین العابدین رضی الله عنه کنیت او ابو محمد و ابو الحسن و ابو بکر نیز گفته اند و لقب ایشان
و نام علی و ایشان فرزند حضرت امام حسین اند و امام چهارم اند و ولادت ایشان بمدینه
منوره بوده است در سال سی و سه ۳۳ از هجرت و بقولے سی و هشت ۳۸ و بقولے سی و شش ۳۶ و نام
مادر ایشان سیدة النساء شهربانو است دختر یزدجرد که از اولاد نوشیروان عادل بوده است
و مدت عمر شریف ایشان شصت ۶۱ و یک سال و بقولے شصت ۶۲ و دو سال و بقولے پنجاه و هشت ۵۸
سال و بقولے پنجاه و شش ۵۶ سال و گویند هرگاه که ایشان وضو میساختند چهره مبارک ایشان زرد
میشد و لرزه بر اندام ایشان مے افتاد چون ایشان را پرسیدند فرمودند که بیش که خواهم
استاد وصال ایشان در شب هژدهم محرم سال نود و چار ۹۴ هجری یا پنج ۹۵ و نود هجری واقع شده
بیت هژدهم ماه محرم ساجد درگاه قدس ٭ شاه زین العابدین رخت سفر بست از جهان
قبر ایشان نزدیک بقبر امام حسن رضی الله عنهم منهم آن عالم العلم مصطفوی وارث ولایت المرتضوی
پیشوای اهل یقین امام پنجم محمد باقر بن زین العابدین رض کنیت ایشان ابو جعفر است و
لقب باقر و نام محمد و ولادت ایشان در مدینه طیبه پیش از قتل امیر المومنین امام حسین
رضی الله تعالے عنهم لسته سال بود روز جمعه سوم ماه صفر سال پنجاه و هفت ۵۷ هجری نام
مادر ایشان سیدة النسا فاطمه رضی الله تعالے عنها بود بنت امیر المومنین حسن رضی الله
عنهما جابر رضه میفرماید که روزے یا رسول صلعم بودم مرا فرمودند ای جابر شاید تو ملاقی

ذکر حضرت امام محمد باقر رضه

آنوقت ملاقات کنی با یکی از فرزندان من که ویرا محمد بن علی بن حسین گویند خدا تعالی ورا
نور و حکمت خواهد داد ویرا از من سلام رسانی مدت عمر شریفش پنجاه ۵۷ و هفت سال و بقولی
شصت ۶۳ و سه سال و بقولی پنجاه و هشت ۵۸ سال و بقولی هفتاد و سه ۷۳ سال وصال ایشان در
یکصد و چهارده ۱۱۴ هجری و بقولی یکصد و هژده ۱۱۸ هجری و بقولی یکصد و هفده ۱۱۷ هجری روز دوشنبه
هفتم ذی الحجه واقع و مرقد مبارک ایشان در بقیع نزدیک مرقد امام زین العابدین واقع است
منهم - آن سر حلقه اکمل عارفین و آن محبوب رب العالمین اما بالحق والثواب ناطق حضرت
امام جعفر صادق کنیت ایشان ابو عبد الله یا ابو اسمٰعیل و لقب صادق و نام جعفر بن
محمد بن علی بن حسین رضی الله تعالی اجمعین امام ششتم است که در شش جهات عالم از روی
حقیقت متصرف و مادر شریفش نام قروه بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق است رضی الله تعالی
عنهم اجمعین و نسبت خرقه خلافت حضرت امام جعفر صادق از دو جانب است یکی از جانب
امام محمد باقر دیگر از پدر والده خود قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه و
حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر را از حضرت سلیمان فارسی و ایشان را از حضرت صدیق
اکبر رسیده چنانچه این نسبت در سلسله نقشبندیه مذکور خواهد شد و ولادت حضرت امام جعفر
صادق هفدهم ربیع الاول و وصالش روز دوشنبه پانزدهم ۱۵ رجب در سن ثمان ۱۴۸ و اربعین و
مائة ؎ پانزده چون از رجب پیوست شد رحلت گزین * جعفر صادق امام پیشوا
صدق و یقین * منهم آن پیشوای اهل عرفان معشوق رب المنان قبله هر دو جهان و
امام بر حق اطاعتش لازم امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق رضی الله عنهما کنیت ایشان
ابو الحسن و ابو ابراهیم و لقب ایشان کاظم و نام موسی رضی الله عنه امام هفتم است *
ولادت ایشان روز یکشنبه دهم صفر در سال یکصد و بیست ۱۲۸ و هشت هجری و مدت
حیاتش پنجاه ۵۵ و پنج سال و بقولی پنجاه و چهار سال و ایام امامت سی ۳۵ و پنج سال وصالش ۵
از رجب بگذشت چون شش شد بحکم حق بحق * شد امام موسی کاظم بصید رمکان

ذکر حضرت امام جعفر صادق رض

ذکر خلافت حضرت امام جعفر صادق رضه

ذکر حضرت امام موسی کاظم رضه

ذکر حضرت امام علی موسی رضا

ومقبره منوره ایشان در بغداد شریف است ومنهم آن قبله جملهٔ اولیاء وآن کعبهٔ اہل صدق وصفا محبوب خالق ارض وسما حضرت علی موسی رضا بن امام موسی کاظم رضا امام ہشتم است کنیت ایشان ابو الحسن گویند که حضرت امام موسی کاظم فرمود که ویرا عطا کردم کنیت خود ولقب رضا است ونام علی ولادت ایشان در مدینه بود در روز پنجشنبه یازدہم ربیع الآخر در سال یکصد وپنجاه وسه ہجری از مفخر النساء ام الرضا روایت کنند گفت چون برضا حامله شدم ہرگز در خود ثقل حمل نیافتم ودر خواب از شکم خود آواز تسبیح وتہلیل بشنیدمی ودر زمانی که بوجود آمد دست ہا بر زمین نہاد وروی بآسمان کرد ولبہای مبارک می جنبانید چنانکه کسی سخن گوید ومناجات کند مدت عمر شریفش چہل ونه سال وبقولی چہل وچار وبقولی چہل وپنج وبقولی پنجاه سال وصالش ببیت بیست ویک از ماه رمضان آن علی موسی رضا شد جهان اندر چمن بر تافت زین عالم عنان ؛ وصاحب منتخب التاریخ مینویسد که وفات امام ہمام در آخر ماه صفر سن ثلاثه ومائتین در سنا باد طوس که بمشہد مقدس مشہور است واقع شده نقل است از مرآة الاسرار که حضرت شیخ علاء الدوله سمنانی در کتاب چہل مجلس میفرماید که چون امام رضا رضی الله تعالی عنه بطلب مامون خلیفه در باغ رفت وقدری انگور زہر آلوده از دست خلیفه بخورد ودانست که زہر خورده است وہمان روز فوت خواہد شد پس پسر خود محمد تقی را گفت که ہفت ساله ودر بغداد بود بیک ساعت او را از بغداد بطوس آورد ووصیت کرد که مرا فلان جای را خاک بازکن پس سنگی پدید آید بر آن خطی نوشته باشد ودر زیر آن سنگ دفن کن بعد از آن فرمود که چون ببلوغ برسی امانتی نہاده ام در فلان درخت برو وبردار آن امانت که کتاب جفر وجامع است وآن جامعی بود که امیر المومنین حضرت علی کرم الله وجهه نوشته است واسرار غیب بیان کرده وہیچکس آنرا نه بیند الا آنکه امام باشد وامام لازم نیست که ہر وقت ظاہر باشد اما آن کتاب موقوف باشد تا یکی از فرزندان امیر المومنین بدرجه برسد که امام باشد وامام



جز حسینی نباشد و این ساعت آن کتاب و چند چیز دیگر که از آنها ودیعت است پنهان است تا آنگاه امام محمد مهدی ظاهر شود و بدو برسد انتهی کلام الشیخ منهم آن مقتدای اهل عرفان رهنمای عاشقان محبوب ایزد سبحان وسیلهٔ دو جهانیان للّٰه باللّٰه فی اللّٰه معروف شیخ المشایخ شیخ معروف کرخی قدس سره از طبقهٔ اولی مشایخ است کنیت ابو محفوظ نام پدر وی فیروز و بعضے گفته اند فیروزان و بعضی گفته اند فیروز بن علی کرخی پدر وے مولی بود یعنی آزاد کرده امام علی موسی رضا و دربان آنحضرت بود و گویند بر دست وی مسلمان شده بود روی بار داده بود اثر دهام کردند دریا آمد و هلاک شد سئل معروف عن المحبة فقال المحبة لیست من تعلم الخلق انما هی من مواهب الحق. قبر شریفش در بغداد است و مجرب است هر که دعا خواهد مستجاب گردد سنه ثانی ماه محرم با خدا شد هم وصال + خواجهٔ معروف کرخی عارف راز نهان + فی سن ماتین ۲۰۰ از دنیا سفر فرمود منهم آن معدن اسرار معرفت مخزن کنوز هدایت مطلع انوار صمدیت شیخ المشایخ حضرت شیخ سری سقطی بن المغلس السقطی از طبقهٔ اولی است کنیت او ابو الحسین است سری فرمود که معرفت از بالا فرود آید چون مرغ پرواز کنان تا دلی بیند که در و شرم بود و حیا آنجا فرود آید و هم وی فرمود بدایت المعرفة تجرید النفس للتفرد بالحق و هم وی فرمود من تزین للناس بما لیس فیه سقط عن عین اللّٰه عز و جل وصالش در سیوم از ماه رمضان یافت قرب کردگار + بو الحسن سری سقطی احسن اهل زمان وقت بامداد در سن ثلث و خمس و مائتین ۲۵۳ واقع شد و مرقد مبارک ایشان در شونیزیه بغداد است منهم آن سید طائفه اولیا محبوب سرور انبیاء شیخ المشایخ حضرت شیخ جنید بغدادی رضی اللّٰه تعالی عنه از طبقهٔ ثانیه است کنیت او ابو القاسم و لقب وی قواری و زجاج و خراز و قواریری و زجاج ازان گویند که پدر وے آبگینه فروختی و خراز بالخاء المعجمة و الزاء المعجمة المشددة المکررة انما قیل له لانه کان یعمل الخز و اصل وی از نهاوند است و مولد و منشاء او بغداد و وے فرموده است که تصوف آنست که ساعتی بنشینی به تیمار شیخ الاسلام گفت که



با تیمار چه باشد گفت یافت بی جستن و دیدار بی نگریستن و هم وی فرمود ا ستغراق الواجد فی العلم خیر من استغراقه فی الوجد و هم وی گفته اشرف المجالس و اعلیٰ ها الجلوس مع الفکرة فی میدان التوحید و هم وی گفته حرف یمهلک الی الله عز و جل و ایاک ان تنظر بالعین التی بها تشاهد الله عز و جل الی غیر الله عز و جل فتسقط عن عین الله عز و جل و هم وے گفته که موافقت با یاران بهتر از شفقت شیخ الاسلام گفت طاعت داری به از حرف داری سئل الجنید یکون عطاء من غیر عمل فقال کل العمل من عطاء یکون و وصالش بلبت هفتم از رجب آن خواجه اعظم جنید با خداوند حقیقی حسب راه اقتران + روز شنبه در دو صد و نود و هفت ۲۹۷ هجری بود و در تاریخ یافعی سال دو صد و نود و هشت ۲۹۸ نوشته و بقولے دو صد و نود و نه ۲۹۹ بود ه منهم ان مستغرق حالے لا یزال آن ست باده وصال شیخ المشایخ شیخ ابوبکر شبلی رضی الله تعالیٰ عنه از طبقه رابعه است نام وے جعفر بن یونس و گفته اند دولف بن جعفر و گفته اند جحدر بن دلف بر قبر وی به بغداد جعفر بن یونس نوشته اند و در حق او حضرت شیخ جنید فرمود لکل قوم تاج و تاج هذا القوم الشبلی و حضرت شیخ شبلی در تفسیر قول باری تعالیٰ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم نوشته ای ابصار الرؤس عن المحارم و ابصار القلوب عما سوی الله گفته اند که وی شنید کسی میگفت ده خیاره بدانگی فریاد برآورد و گفت اذا کان الخیار عشرة بدانق فکیف الشرار ه وصالش ۳۳۴ پیشوای سالکان بوبکر شبلی ولی + بست و هفتم از ماه ذی الحجه بجنت شد روان + در سن اربعین و ثلثین و ثلث مایه هشتاد و هشت عمر وے بود + منهم آن مقتدای روزگار و پیشوای مشایخ کبار سرور اولیای نامدار حضرت شیخ عبد الواحد تمیمی کنیت ایشان ابو الفضل و لقب مبارک است و نام پدر ایشان عبد العزیز بن حرث از بزرگان این طائفه بودند وصالش در جمادی الآخر چهار صد و بیست و پنج ۴۲۵ هجری مرقد ایشان در مقبره حضرت امام احمد حنبل است رحمة الله علیه و تعیین روز عرس معلوم نیست منهم آن قدوة الاولیاء جهان برگزیده مشایخ دوران صاحب مقامات بلند مظهر کرامات ارجمند شیخ المشایخ حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی طرطوس بضم طاء نام موضعی است که اصل و مولد حضرت

ذکر حضرت شیخ ابوبکر شبلی رض

زانجاست صاحب مقامات و کرامات و خوارق عادات بود و زیاده ازین چه کرامت
بیان کرده شود که سلطان الاقطاب قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی رضی الله تعالی عنه
در سلسلهٔ نسبت ارادت او ست ازانجمله آن شاه اقلیم ولایت سلطان ممالک کرامت بحر محیط فیض بسیط
حضرت شیخ ابوالحسن رضی الله تعالی عنه نام ایشان علی بن محمد یوسف بن جعفر القریشی الهکاری
هکار بفتح ها و تشدید کاف و رای مهمله از توابع موصل است از مشایخ کبار روزگار و مقتدای عرفا
ادبار و صاحب خوارق عادت و کرامات عالی بود وصال ایشان در سال چهار صد و هشتاد
و شش هجری واقع شده ازانجمله آن سلطان الاولیاء و برهان الاتقیاء و قدوه عارفان قبله سالکان
طریقت واقف اسرار حقیقت جامع علوم ظاهر و باطن قاضی شیخ فضل الله ابوسعید المبارک علی
المخزومی رضی الله تعالی عنه کنیت ایشان ابوسعید و لقب شیخ فضل الله و نام مبارک
و نام پدر ایشان علی المخزومی بسکون خاء معجمه و ضمه زاء معجمه کذا فی قصه یه شیخ عبد الغفور لاری و در
سفینة الاولیاء می آرد که نام جد ایشان حسین مخزومی است و صحبت والد مهتر خضر و حنبلی مذهب
منقبت ایشان بهتر ازین چه باشد که قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی در پله میزان فقر
او ست رضی الله تعالی عنهم و این نسبت را مولانا عبد الرحمن جامی و شیخ عبد الغفور لاری چنین نوشته
که پوشید خرقه ابومحمد عبد القادر فرزند ابی صالح پسر عبد الله حنبلی از دست ابوسعید مبارک پسر
علی مخزومی و او پوشید خرقه را از دست شیخ ابوالحسن علی پسر محمد پسر یوسف قریشی و او پوشید از
دست شیخ ابوالفرح طرطوسی و او از دست شیخ عبد ابوالفضل عبد الواحد پسر عبد العزیز تمیمی و او
از دست ابوبکر شبلی قدس الله ارواحهم انتهی و نیز در باب سابع عشر خزانهٔ جلالی همین نسبت از
حضرت ابوسعید تا حضرت ابوبکر شبلی برین نمط مرقوم است و حضرت شیخ ابوالمعالی این نسبت
را در نظم آورده.

نظم

شاه با خرقه ز بوسعد مبارک وارد	او خود از ابوالحسن بوالحسن از طرطوسی
بوالفرح آن شه طرطوس ز عبد الواحد	او ز شبلی است همین خلف و این ملبوسی



در حضرت شیخ ابوالحسن قدس

آغاز ذکر حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی

و وصال حضرت شیخ ابوسعید در سفینة الاولیاء آورده که در ماه محرم سال پانصد و سیزده ۵۱۳ھ هجری بود تاریخ یوم نه نوشت منهم آن سلطان سلاطین ولایت قطب اقطاب بالیت قطبیت باقی حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی فرد - نائب ختم رسل همواره شاه اولیا + غوث اعظم شیخ محی الدین شه ارض و سما + حضرت شیخ المشایخ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالی عنه وارضاه عنا کنیت ایشان ابومحمد است ولقب محی الدین یکی از اصحاب از ایشان پرسید که وجه لقب ایشان بمحی الدین چگونه است فرمودند که یکبار از سیاحت بازگشته بودم در بغداد روز جمعه در سن احدعشر ۵۱۱ھ خمسمایة مرد بیمار دیدم بیمار افتاده و نزار و نزار گشته مرا گفت السلام علیک یا عبدالقادر گفتم علیکم السلام وگفت نزدیک من آئی و مرا نشان بنشاندم دیدم که او فربه شد و تر و تازه گردید پرسیدم که تو کیستی گفت که مرا نمی شناسی گفتم نے گفت من دین جد توام سخت پژمرده شده بودم حق سبحانه وتعالی مرا بتو زنده گردانیده است انت محی الدین پس از ان بمسجد جامع شهر درآمدم خلق بر من هجوم کرد و دست من می بوسیدند و می گفتند یا محی الدین و پیش ازین مرا بدین لقب نخوانده بودند تاریخ ولادت باسعادت آنحضرت رضی الله تعالی عنه حضرت شیخ ابوالمعالی با حسن تعمیه همان فرمود - بیت باغ نبوی که بود واقع نادر + زان باغ چو گل دمید عبدالقادر + چیزیکه بزیر گل دران هست بدان + تاریخ ولادتش یقیناً ظاهر + و بقول دیگر این نظم است

پادشاهی که اولیاء الله + زیر پایش نهاده جمله رکاب + زان ولی مالک رقاب آمد + سال تاریخ مولدش بجناب + و نسب آنحضرت از جانب پدر حسینی الحسینی است و از طرف مادر نیز حسینی حضرت ابومحمد عبدالقادر بن ابوصالح موسی جنگی بن عبدالله بن یحیی زاهد بن محمد داود بن موسی بن عبدالله بن موسی جون بن عبدالله محض بن حسن مثنی بن امام حسن بن حضرت علی کرم الله وجهه و کنیت والده ماجده مکرمه معظمه آنحضرت ام الخیر ولقب امة الجبار و نام فاطمه بنت شیخ عبدالله صومعی است که از اکابر مشایخ گیلان و مقتدای اولیاء زمان و مستجاب الدعوات بودند هرچه خواستی حق تعالی همچنان کردے نقل است از حضرت شیخ عبدالرزاق ولد حضرت غوث اعظم که وقتی که غوث

صمدانی از صلب شریف پدر بر جم لطیف مادر حلول فرمودند و والده مکرمه ایشان در سن شصت
سالگی که زنان یائس است بودند و این از کرامات آنحضرت است و والده آنحضرت می فرمودند
که چون فرزندم متولد شد هرگز در ماه رمضان در روز پستان نگرفتی و شیر نخوردی یکبار هلال
رمضان بجهت ابر پوشیده مانده بود مردم بر من پرسیدند گفتم فرزندم که امروز شیر نخورده است
آخر معلوم شد که آن روز ماه رمضان بوده است حلیه مبارک آنحضرت نحیف البدن ربع
القامت عریض الصدر عریض اللحیه و طویلها اسمر مقرون الحاجبین ذات ذوصوت جهوره وسمت
بهی و قدر علی و علم وفی له صیت و صوت و سمت و جمت و در کلام آنحضرت نوعی از سرعت و جهر بود
که سامع را عشق و هیبت در دل می افزود و لباس آنحضرت بطریق علما پوشیده اند گاهی طیلسان و گاهی
جامه در بر میکردند که قیمت یک گز آن بیک دینار بودی و جیلی آنحضرت را بجهت آن گویند که اصل
آن غوث آفاق از ولایت جیل است و ولادت باسعادت نیز در انجا واقع شده و آن
ملکیت ورای طبرستان که آنرا جیلان و گیلان و گیل و جیل نیز گویند حسنی حسینی آن حضرت
را از آن گویند که پدر عبدالله محض حسن مثنی بن امام حسن بن علی کرم الله وجه است و مادر
حضرت عبدالله محض فاطمه بنت امام حسین بن حضرت علی رضی الله تعالی و در سفینة الاولیا
آورده است که والده شریفه آنحضرت نیز حسینی بود و در نفحات آورده است که آنحضرت در رباط
خود مجلس میگفت و عامه مشایخ قریب بپنجاه تن حاضر بودند از انجمله شیخ علی هیتی بود و شیخ
بقا ابن بطو و شیخ ابوسعید قیلوی و شیخ ابو النجیب سهروردی و شیخ جاگیر و قضیب البان موصلی
و شیخ ابومسعود و غیر ایشان از مشایخ کبار و شیخ سخن میگفت و در اثنای سخن فرمود قدمی
هذه علی رقبة کل ولی الله شیخ علی هیتی بمنبر برآمد و قدم مبارک شیخ بگرفت و بر گردن خود
نهاد و بزیر دامن شیخ در آمد و سائر مشایخ کبار گردنهای خود پیش داشتند شیخ ابوسعید
قیلوی گفته که چون حضرت شیخ عبدالقادر جیلی رضی الله تعالی عنه گفت که قدمی هذه علی
رقبة کل ولی الله حضرت حق سبحانه و تعالی بر دل وی تجلی کرد و رسول الله صلی الله علیه و سلم



دست راست بود و طائفه از ملائک مقربین و محضر اولیاء متقدمین و متاخرین که آنجا حاضر بودند احیا با جامه خود و اموات با رواح خود خلعتی دران حضرت پوشانید و ملائکه و رجال الغیب مجلس وی را درمیان گرفته بودند و صفها در هوا استاده و بر روی زمین هیچ ولی نماند مگر که گردن خود را پست کرد بعضی گفته اند که یک کس از عجم تواضع نه کرد حال وی از وی متواری شد

نقل است از تحفه قادریه که منقول است از شیخ ابو البرکات که خبر کرد مرا والد که پرسیدم از عم خود شیخ عدی بن مسافر رضی الله تعالی عنه که میدانی که هیچ یکی از مشائخ متقدمین گفته است ؛ قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله غیر شیخ عبد القادر گفت نی گفتم پس این چه معنی دارد که فرموده است گفت از مقام فردیت خود اظهار کرده است گفتم در هر وقت فردی بوده است گفت مامور نشده است از هیچ یکی فردی از افراد غیر آنحضرت گفتم آیا مامور بود به این قول گفت بلی بتحقیق مامور بوده است وضع رقاب اولیا و رؤس و رؤساء مراد از جهت امر بوده است یعنی بسوی ملائکه که سجده نه کردند بهر آدم علیه السلام را مگر از جهت ورود امر حق تعالی بر ایشان و چون قصیده شیخ ابو المعالی بمقبولیت جناب غوثیه معروف و برای انجاح حوائج معمول و مشهور که بین العشائین رو بجانب عراق استاده مشائخ می خوانند لهذا اینجا تبرکاً اجازتاً آورده شد ؛ ؛ ؛

[illegible]

قصیده

از ره فقر و فنا کوئے شه بحر و برم	تا ز جان و دل گدای شیخ عبد القادرم
هست دائم در طواف کعبه کویش دلم	در ره صدق و صفا این است حج اکبرم
چشم من تا از هوای خلد کویش کوثر است	آب حسرت میخورد در خواب ز حوض کوثرم
می نهم گریان رخ خود بر درش هر صبح و شام	رحمتی بر روی گرد آلودهٔ چشم ... ترم
چند روزی شد که محرومم ازان رو مرده ام	جلوهٔ جان پرورم فرما که تا جان پرورم
ای صبا از من به آن سلطان گیلانی بگو	سوختم اکنون بیا بر باد ده خاکسترم

مردم از غم الغیاث ای غوث اعظم الغیاث
چون نمی بینی کنون سویم ز عین مرحمت
بے جمال جان فزایت زندگانی مشکل است
غرهٔ لطف تو بودم کس نیاوردم بچشم
هرچه بر من کرده اند آخر ز غیرت کرده اند
نیست یا غوث ما به من جرم و گناه از هیچ پیچ
کردمے پرواز بر گلزار کویت صد هزار
شد ز تاب آتش غم تن مرا لخت سان
در تپ و تابم شب و روز از عنایت رحمتی
مانده ام در کنج غم از بے التفاتی هاے تو
دارم امید آنکه از برج سعادت با صفا
یکدم ای پیر مبارک نه قدم از روی لطف
می کنم ختم سخن تا چند گویم سوز دل
گر گناهے رفته باشد توبه کردم ز سر
چیست در پیش کرمهائے تو جرم غوثی

وقت آن آمد که بنمای جمال انورم
جای آن دارد که در دنیا نه بینی دیگرم
رحمتی ور نه حق و این خرقه برهم میدرم
زان بچشم غیرت آوردند محنت بر سرم
وائی بر من گر کرمهایت نه گردد یاورم
رو بکش از من که بس بیدل خراب ابترم
چون پرم سنگ جفا بشکست اکنون پرم
هست گوئی خرقه ماتم ز حسرت در برم
میخورد خونم غم و من هم بغم خون میخورم
همچو صدیقه بمحنت روزگارے مے برم
گر بود طالع همایون و فروزان اخترم
نه بروی من چه شد آخر همان خاک درم
گر نوشتن با قلم ورنه آمد دفترم
عذر من بپذیر نه از لطف افسر بر سرم
الکرم یا غوث اعظم یا ترحم والکرم

نقل است از بحر المعانی تصنیف حضرت سید محمد بن جعفر مکی که مینویسد که این فقیر در کشتی با خضر علیه السلام مصاحب بود سخن در بیان شاهان لایزالی میرفت فرمود که حضرت محبوب سبحانی قدس سره حضرت معشوق الهی سلطان المشایخ رضی الله تعالی عنهما در مقام معشوقی بودند و از امثال ایشان دیگرے باین مقام نرسیده که در سلوک بیشتر عمر صرف نکرده ؛

نقل است که حضرت شیخ عبد الوهاب وله حضرت محبوب سبحانی طلب وصیت نمودند حضرت فرمود علیک بتقوی الله والطاعة ولا تخف احدا ولا ترج و وکل الحوائج الی الله تعالی

کلها واطلب منه ولاتشکی باحدٍ سوی الله وهذا التوحید العلیه اجتماع الکل ۞ ۞
عرس مبارک آنحضرت ۹ از ربیع الآخرین آمد نهم قول اصح ۞ غوث اعظم محی الدین پیر ما ۞ و
نعم ما قال ۞ سنینش عاشق و کامل تولد ۞ وصالش دان تو معشوق الهی ۞ و وقت وصال
آنحضرت بعد از نماز عشاء شب شنبه بود و بقولے تاریخ از ربیع الآخر بستم است و بقولے سیزدهم و
بقولے هفدهم و بقولے یازدهم و از ثقات شنیده شد که آنحضرت در هر ماه تاریخ یازدهم عرس جناب
رسالت مآب میکردند از ان یازدهم بنام ایشان مشهور و معروف دیار شده منهم آن شیخ المشایخ
قطب الاولیاء عالی مقدار غوث و غیاث روزگار حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاهر سهروردی
رضی الله تعالی عنه - ذکر مبارکش در سلسلہ سهروردیه مذکور شد و اینجا قول اوشان تبرکاً آورده
میشود اجمعوا علی ان الفقر افضل من الغناء واذا کان مقرونا بالرضاء فان الید العلیا
خیر من الید السفلی پس اگر کسے استدلال کند برین که غنا افضل ست از فقر بحدیث نبوی صلی الله
علیه وسلم که دست دهنده فتح باب فقر میکند باخراج مال و دست ستاننده فتح باب غنا می کند
به اخذ مال یعنی چون دهنده از مال خود چیزے اخراج کرد نقصان در مال خود آورد گویا باب
فقر را کشاده و ستاننده که پیش او مال آید فتح باب غنا می کند پس خیریت دهنده نه از جهة غنا
بود و مفضولیة گیرنده نه از جهة فقر بلکه از جهة آنکه فتح باب غنا ست پس تفضیل سخا و عطا دلیل شود
بر فضیلت فقر و آنکسی که تفضیل نهاد غنا را از جهة انفاق و عطا بر فقر آنکس ماند که تفضیل نهاد معصیت را
بر طاعت از جهة آنچه مترتب گردد بر معصیت که توبه یعنی مقصود نیست جز اینکه غنا باعتبار لازم او افضل
از فقر باعتبار لازم که گرفتن است نه باعتبار نفس فقر بیت از جمادی الاولین اثنا عشر ان
بو النجیب ۞ شیخ عبد القاهر از جان شد بسوی جان جان + منهم آن مقتدائی طریقت کاشف
حقیقت دستگیر بیکسان پیشوای شیوخ اکابر حضرت شیخ عمار یاسر در نفحات آورده که در
فوائح الجمال است که شیخ نجم الدین کبری آورده که چون باذن شیخ عمار در خلوت نشستم تکمیل
ناقصان در دل داشتم اتمام خلوت میسر نشد بیرون آمدم شیخ فرمود اول تصحیح نیت باید کرد



بعد ازان پرتو نور باطن او بر دل من تافت کتابها را وقف کردم و امتعه را بخشیدم بجز یک جبه نگذاشتم که آنرا کفن خود داشتم و حجره را قبر پنداشتم و عزم کردم که دیگر بار بیرون نیایم و اگر داعیه بیرون آمدن غالب آید آن جبه را پاره پاره سازم تا ساتر عورت نماند و استحیا مانع خروج شود شیخ در من نظر کرد و گفت و رای که نیت درست ساختی چون بخلوت درآمدم بهمین همت شیخ ابواب فتوحات بر من بگشاد

ذکر حضرت شیخ نجم الدین کبری رضی الله عنه

منهم آن سلطان الاولیاء برهان افراد کبرا شیخ المشایخ حضرت شیخ نجم الدین کبری رضی الله عنه کنیت وی ابو الجناب بفتح جیم و تشدید نون و بای موحده و نام آنحضرت احمد بن عمر الخیوقی بکسر خاء معجمه و سکون یاء مثنی تحتانیه و فتح واو و کسر قاف و لقب وی کبری ازان لقب کردند که در اوان جوانی که بتحصیل علم مشغول بود و در مناظره بر خصم غالب آمدی بدین سبب طامة الکبری میخواندند و بعد ازان لفظ طامه انداختند و بکبری معروف گردید و بقولی کبرا جمع کبیر است یعنی نجم بزرگان کبرا است و اگر در غلبات وجد نظر مبارکش بر هر که افتادی بمرتبه ولایت رسیدی چنانچه بر بازرگانی یکروز نظر افتاد او در حال بمرتبه ولایت برسید و ازان ولایت که رسیده بود والی آن مملکت گردانید روزی نظر شیخ بر صعوه افتاد که دنبال او باز میدوید فی الحال آن مرغ صعوه برگشت و باز را گرفت و پیش شیخ آورد روزی بتحقیق و تقریر اصحاب کهف میرفت شیخ سعد الدین حموی که مرید خاص است بخاطر کرد که آیا درین امت کسی باشد که صحبت وی در سگ اثر بکند شیخ بنور معرفت دانست برخاست و بدر خانقاه رفت و بایستاد ناگاه سگی آنجا رسید شیخ را نظر بروی افتاد و در حال متغیر شد که روی از شهر بگردانید و به گورستان رفت و سر بر زمین میمالید تا آورده اند که هر کجا که می آمد و میرفت قریب پنجاه سگ و شصت گرد اگرد او حلقه کردندی و با دب و حرمت استاده بودی عاقبت دران نزدیکی بمرد و بفرمود شیخ بران عمارت ساختند کرامات شیخ از حد و عد بیرون است و در کتب مفصل مرقوم است و صالش سنه نوحجت شد بعاشر از جمادی الاولی بیشیخ نجم الدین کبری ماه اوج آسمان

ذکر شیخ مجد الدین بغدادی

منهم آن شیخ المشایخ شمس چرخ ولایت قطب دائره هدایت حضرت شیخ مجد الدین بغدادی قدس الله سره العزیز



کنیت وی ابوسعید است و نام وی مجد الدین شرف ابن المؤید بن ابی الفتح بغدادی صورت
لطیف و سیرت شریف داشت و مقامات عالی و بلند و کرامات قوی و ارجمند داشت روزی
شیخ مجد الدین با جمعی از درویشان نشسته بود سکری بروی غالب شد گفت ما بیضهٔ بط
بودیم در کنارهٔ دریا و شیخ ما شیخ نجم الدین مرغی بود بال تربیت بسر ما فرود آورده تا از بیضه
بیرون آمدیم و در دریا رفتیم و شیخ بر کناره ماند شیخ بنور کرامت آنرا دانست برزبان گذشت که در
دریا میری و شیخ مجد الدین آنرا شنید و بترسید روزی شیخ در سماع حالی خوش بود شیخ
مجد الدین پا برهنه بیامد و طشتی پر آتش بر سر نهاده بجای کفش بایستاد شیخ نظر شفقت فرمود
که ایمان و دین سلامت بردی اما در دریا میری و ما نیز در سر تو شویم و سرهای سرداران
ملک خوارزم در سر تو شود و عالم خراب گردد و شیخ مجد الدین در قدم افتاد و باندک مدت
سخن شیخ بظهور پیوست چنانچه در نفحات مفصل است و وصال ایشان در سن عشر و ستة ۶۱۰
مائیة یا در سن سبع و ستة مائیة بشهادت مقرون گردید و در سن ثلث و ثلاثین و ثمانمائیة و
ویرا با رازی نقل کردند منهم آن خورشید اوج طریقت و هدایت نور مصباح مشکوة حقیقت رهنمای
عارفین حضرت شیخ رضی الدین علی لالا الغزنوی قدس سره نام ایشان علی ابن سعید بن عبد الجلیل
اللالا الغزنوی و ابن شیخ سعید که پدر علی لالا است پسر عم حکیم سنائی است حضرت شیخ علی لالا از
حضرت شیخ مجد الدین بسه چهار سال خورد بود حضرت شیخ علی لالا اول بخدمت شیخ نجم الدین کبرا
بسلوک مشغول شده اند و در مرآة مینویسد که بعد از سلوک بخدمت نجم الدین در خدمت شیخ
مجد الدین بغدادی آمد و مرید شد و در سفینه مینویسد که ارادت ایشان بشیخ نجم الدین کبرا
است بهر حال خلافت ایشان از شیخ مجد الدین است و در نفحات آورده که شیخ علی لالا صحبت
بسیاری از مشایخ رسیده و گویند که از صد و بیست و چهار شیخ کامل مکمل خرقه داشته و سفر هند و ترکستان
کرده بود و صحبت عبد الرضا رتن رضی الله تعالی عنه دریافته و امانت رسول صلی الله علیه وسلم
از وی گرفته چنانچه شیخ رکن الدین علاء الدوله سمنانی آنرا تصحیح فرموده و هم شیخ رکن الدین

ذکر حضرت شیخ رضی الدین
علی لالا الغزنوی



بخط مبارک خود نوشته است چنین گویند که آن امانت برای شیخ رضی الدین علی لالا بوده است شیخ ابو الرضا رتن یک مشاطه از امشاط رسول خدا صلی الله علیه وسلم و خرقهٔ مبارک آنجناب عطا فرمود و هکذا و عبد الغفور لفحات هذه الرباعیة من انفاسه القدسیة رباعی -

۷

یعنی سنه ۱۲[illegible]

هم جان بهزار دل گرفتار تو است اندر طلب نه خواب باید نه قرار		هم دل بهزار جان خریدار تو است هر کس که در آرزوی دیدار تو است

وصالش در سیوم ربیع الاول سنه اثنین و اربعین و ست مایة واقع شد و در مرآة الاسرار دهم ربیع الاول مینویسد والله اعلم بالصواب ـ منهم آن قبلهٔ ارباب طریقت قدوهٔ اصحاب حقیقت اسرار آگاه باقی بالله از خود فانی حضرت شیخ جمال الدین احمد جورفانی رضی الله تعالی عنه ـ جورفان معرب جوربان بضم جیم و سکون واو و راء مهمله و باء مثلثه فارسی و نون آنحضرت بسیار مرتبه عالی داشته اند شیخ رضی الدین علی فرمود که هر که با خاموشی احمد بازخورد آنچه از جنید و شبلی قدس سرهما یافته اند از وے بیابد وقتے شیخ احمد مریدے را دید مراقبه کرده بود چند کفش محکم در پس گردن او بزد مرید گفت مراقبه کرده ام شیخ چراغبخش می نماید فرمود که مراقبه کسی را روا بود که یک هفته طعام نخورده باشد چون آواز پای بشنود در خاطرش نیاید که اینکس برای من طعام آورده باشد وصالش ۵ کرو در سلخ ربیع الآخر از خود منفرد و بهر ظاهر شیخ احمد شهریار جورفان ـ منهم آن مظهر اسرار الٰهی عارف حقایق اشیا کماهی حامی دین متین حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمان اسفراینی رضی الله تعالی عنه المشهور بالکسرقی بضم کاف و کسر سین مهمله و سکون راء مهمله و کسر قاف موضع است از توابع سفراین آنحضرت در تسلیک سالکان و ترتیب مریدان و کشف وقایع شانی عظیم داشته است شیخ علاء الدوله فرمود که در آخر زمان اگر نه وجود شیخ نور الدین عبد الرحمن قدس سره بودے سلوک بکلی محو گشتے اما چون حق تعالی این طریق را تا قیامت باقی خواهد داشت بوی مجدد کرد شیخ نور الدین می فرمود که وقتی مرا در معرفت سخن گفتن حرص تمام بود در غیب مرا گفتند که بمیدانی که از حسرتی که است

ذکر حضرت شیخ جمال الدین احمد جورفانی [illegible]

ذکر حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفراینی [illegible]



امام غزالی را هیچ حسرت بآن نرسد که سلوک ناتمام کرده بحضرت ما آمد بعد از انکه از غیبت باز آمدم ور زبان خود عقده یافتم وخاموشی پیشه کردم وبکار خود مشغول شدم وصالش چهارده زاول جمادی شیخ نورالدین کبیر + رخت بر داز کارگاه فتنه در دارالامان + در سال هفصد هجری شب یکشنبه روی نمود مرقد منور ایشان در بغداد است ما منهم آن مطلع انوار صمدیت منبع اسرار احدیت مقرب بساط فرویت حضرت شیخ رکن الدین علاؤالدوله سمنانی رحمة الله علیه کنیت ایشان ابوالمکارم ونام احمد بن بابا مکی واصل ایشان از ملوک سمنان بود بعد از پانزده سالگی بخدمت سلطان وقت شغلی تعلق کرد ودر یکی از حروب سلطان ارباعدا بود ویرا جذبه رسید بعد ازان در صحبت شیخ نورالدین رسید وارشاد یافت در وکیتی از از شیخ سوال کرد که چون این بدن را در خاک ادراک نیست وبدن مکتسب بارواح از وی مفارق شده ودر عالم ارواح حجاب نیست چه احتیاج بسر خاک رفتن وفائده چیست چه در هر مقام که توجه کند بروح بزرگی همان باشد که بسر خاک رفته توجه کند شیخ فرمود فائدها بسیار است یکی آنکه چون بزیارت هر کسی میرود وچندانکه میرود توجه او زیاده میشود چون بسر خاک میرود وبحس مشاهده کند خاک ورا حس او نیز مشغول او شود وبکلی متوجه گردد وفائده بیشتر باشد ودیگر آنکه هر چند روح را حجاب نیست وهمه جهان او را یکی است اما ابدنی که هفتاد سال با وی صحبت داشته وبدن محشور که بعد از حشر ابد الآباد آنجا خواهد بود بآن موضع نظر وتعلق او بیشتر بوده این معنی اهل مشاهده را بتحقیق باشد وهم وی فرمود که این مردمان عجب اعتقادها دارند البته میگویند که درویش را می باید که محتاج وگدا باشد ونمیدانند که حق تعالی هیچ مرتبه را احتیاج نداشته بخلق دهم وی فرمود که می باید که درویشان جهد نمایند تا وقت لقمه خوردن نیک خاطر باشند که تخم اعمال در زمین قالب انسانی لقمه است وهم وی فرمود انبیا علیه السلام از انکه از گناه عائد معصوم اند واولیا از خواه داشت گناه محفوظ وصالش از نظر ها شده نهان در بیست ودویم از رجب + آن علاؤالدوله

وفات حضرت شیخ رکن الدین علاؤالدوله سمنانی رضی الله عنه



سمنانی نور عیان + در شب جمعه سال هفتصد و سی و شش هجری واقع شد مرقد ایشان در
مقبره عماد الدین عبد الوهاب قطب زمان است منهم آن اختر برج هدایت بدر فلک ولایت
مظهر انوار معبود حضرت شیخ شرف الدین محمود رضی الله تعالی عنه لقب ایشان شرف الدین
و نام محمود بن عبد الله ایشان میان خلفاء حضرت شیخ علاء الدوله ممتاز بودند و کمالات و
خوارق و کرامات بحد و عد داشت و میر سید اشرف جهانگیر سمنانی نیز بخدمت ایشان نسبت
استفاده دارد چنانچه در لطائف اشرفی و مکتوبات خود چند جای اظهار این معنی کرده است
منهم آن گوهر گنج معانی مظهر تجلیات یزدانی سید السادات علی ثانی حضرت سید علی
همدانی رضی الله تعالی عنه بن شهاب الدین بن محمد همدانی آنحضرت جامع بوده است میان
علوم ظاهری و باطنی و وی را در علوم اهل باطن مصنفات مشهور است چون کتاب اسرار النقطه
و شرح اسماء الله و شرح فصوص الحکم و شرح قصیده خمریه فارضیه و غیر آن و بفرمان شیخ خود شیخ
شرف الدین محمود سه نوبت ربع مسکون را سیر کرده و صحبت هزار و چهار ولی را دریافت و
چهارصد را در یک مجلس دریافت و بلده کشمیر را باشعاع اسلام منور گردانید و امر و نهی شرع
محمدی شائع کرد و سلطان قطب الدین موجب فرمود حضرت میر سید علی تغییر لباس سابق
که موجب کافران داشت نموده بلباس اهل اسلام درآمد و از آن روز در کشمیر رونق اسلام پدید
آمد و وصالش میر همدان شیخ دین سید علی فیض جلی + روز ششم ذی حجه شد شاه ملک
جاودان + بسم الله الرحمن الرحیم تاریخ اوست و سیدنا علی ثانی نیز تاریخ اوست
مرقد پاک او در ختلان حاجت روای خلق است میر سید محمد بن سید علی همدانی در عمر
بست و دو سالگی با مریدان صادق در زمان سکندر بن سلطان قطب الدین مذکور بکشمیر رسید
و سلطان سکندر دست انابت باو داده کمال اطاعت و انقیاد بتقدیم رسانید میر سید محمد
رساله در علم تصوف باسم سلطان تالیف فرمود و ملک سیه بت وزیر سلطان مذکور بخدمت
میر سید محمد مشرف باسلام گشت منهم آن سرور سالکان طریقت پیشوای عارفان حقیقت

ذکر حضرت شیخ شرف الدین محمود رضی الله عنه

ذکر حضرت شیخ سید علی همدانی رضی الله عنه

ذکر حضرت شیخ خود [illegible] عارف [illegible]



قدوهٔ اولیاء آفاق حضرت شیخ خواجه اسحاق الختلانی الحسینی رضی الله عنه از کمل خلفاء حضرت شیخ علی همدانی است در مدارج فقر و فنا و مراتب کشف و صفا قدر رفیع و بهره وسیع داشت منهم آن مصباح مشکوة ولایت و کرامت نور کوکب سیادت و هدایت قدوهٔ خاندان پاک نتیجهٔ دودمان لولاک سید السادات محمد نوربخش رضی الله عنه از سادات نوربخشی است که طائفه است رفیع الشان و زمره بس عالی مکان صاحب کشف و کرامات اهل توحید مقامات و در شان حضرت سید نوربخش رضی الله تعالی عنه حضرت شیخ محمد نوربخش در مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز خاتم الاولیاء گفته و کمالات این حضرت از مریدان او شان ظاهر است و باهر است و مذکور میشود منهم آن مست بادهٔ الست قدوة المکاشفین شمس الواصلین سید المکملین مظهر انوار الصمد حضرت شیخ محمد المعروف بشیخ محمد علی نوربخش بن یحیی بن علی گیلانی رضی الله تعالی عنهم از کامل خلفاء حضرت سید محمد نوربخش است و در شعر آن حضرت را تخلص اسیری است کمالات آن حضرت از احاطه بیرون و از کلام و اشعار او ظاهر چنانچه حالے از احوال او شان که خود در مفاتیح الاعجاز قلمی فرموده اند مرقوم می گردد از واقعات خاصهٔ خود نوشته میشود تا معلوم اهل انصاف گردد که حالات خداوندان کمالات بیرون از فهم و ادراک است دیدم که تمامیت عالم نور سیاه خود گرفته چنانچه همه اشیا برنگ آن نور اند و این فقیر مست و شیدا گشته غرق آن نور م و سمانے از نور بر سر بسته اند و بر سر عصے مارا بجانب بالا کشیدند که شرح آن بوصف نمی آید چنانچه بیک کشش از آسمان اول در گذشتم و بدیگر کشش از آسمان دویم بر دند همچنین بهر کششی مارا از آسمان بآسمانے دیگر مے بردند و در هر آسمانے عجائب و غرائب بے غایت دیده میشد تا بعرش رسیدم انگاه بیک کشش از عرش نیز گذرانیدند و تعین جسمانی من نماند و از علم مجرد شدم انگاه نور تجلی حق بے کیف و کم و جهته بر من تابان شد و حضرت حق را بے کیف بدیدم و دران تجلی فانی مطلق شدم و بے شعور گشتم و باز در همان عالم با خود آمدم و حق تعالی دیگر بار تجلی نمود و باز فانی مطلق شدم و بے نهایت چنین واقع که فانی میشدم و

ذکر حضرت سید محمد نوربخش

ذکر حضرت شیخ محمد نوربخش اسیری

.... باز دران عالم بخود می آمدم وحضرت حق تجلی مینمود وفانی میشدم بعد ازان خود را باقی بالله یافتم ودیدم که آن نور مطلق منم وساری در همه عالم منم وغیر از من هیچ نیست وقیوم ومدبر عالم منم وهمه بمن قائم اند ودران حال حکمتها عجیب وغریب در ایجاد عالم بر من منکشف می شد مانند حکمت اینکه عرش چرا از کوکب ساده است وچراست که تمامی کواکب ثابته در فلک هشتم اند وسبب چیست که در فلک هشتم اند هر یکی ازین هفت فلک یک کوکب است وچراست که در عناصر ارواح را ظهور نیست وامثال ذلک که تعبیر از آنها کما ینبغی نمیتوان نمود وغیر صاحب حال بذوق به ادراک آن نمیرسد

مثنوی

سایه بودم نور حق بر من بتافت	زان تجلی سایه خود را نور یافت
گر به پیش تو کنون من سایه ام	خود تداری آگهی از پایه ام
مهر با نا ذره می خوانی عجب	روز روشن را نمیدانی ز شب
قطره گوئی بحر بے اندازه را	آفتابے را همی خوانی سُها
شد مقید روح تو در حبس تن	کے توانی کرد فهم این سخن
گر تو می خواهی که یابی زین نشان	سر بنه بر خاک پای کاملان

ونیز علو رفعت ایشان از مکتوبات اجازت نامه که حضرت سید السادات سید محمد نوربخش بنام نامی ایشان مرقوم فرموده ظاهر وباهر است لهذا آن مکتوبات را اینجا آورده شد برای مناسبت محل بجهة یمن وتبرک بسم الله الرحمن الرحیم کمل اولیاء وفحول علماء ومشاهیر محققان عرفاء واعاظم سلاطین وامراء وطالبان وقابلان وخواص وعوام وجمهور امت حضرت سید الانام اوصلهم الله تعالی الی سعادت معرفت المرشدین ومحبت الکاملین را بعد از سلام اعلام میرود که حامل کتاب جناب تجلی مآب قدوة المکاشفین عمدة الواصلین زبدة المحققین خلاصة العلماء الراسخین نقاوة الاولیاء الکاملین مفخرة المکملین فرزند جانی شیخ

مکتوب بحضرت علی نوربخش



محمد گیلانی ادام الله برکاته تجلیات و کمالات در عنفوان شباب بعد از اکتساب علوم حویه
بسبب جاذبه الله بصحبت این فقیر رسید و بشرف توبه و انابت مشرف شد و تلقین ذکر
خفی گرفت و شرائط خدمت و عزلت و خلوت و صحبت چنانچه وظیفه ارباب طریقت است مرعی
داشته و نتایج شریفه این مقدمات مقبول از اطوار سبعه قلبیه و انواع خلوت متنوعه غیبیه و مکاشفات
و مشاهدات و معاینات و تجلیات آثاری و افعالی و صفاتی و ذاتی و سیران و طیران در
عوالم لطیفه ملکوتی و جبروتی بسنن ربوبیه و الهیه سرمدیه و سکر از شرب بحار شراب طهور و عوالم
نور و فنا فی الله و بقا بالله و مظهریه کلیه و معرفت حقایق توحید علمی و عیانی و اتصاف
بجمیع اسماء و صفات الهی بظهور پیوست از اعیان و اصلان کاملان و مرشدان مکمل شد
و در صحبت این فقیر بترتیب سالکان قیام نمود و بتعبیرات غریبه فرمود میامن ولایت ولی از
اطوار و انوار و مکاشفات و تجلیات سالکان تعدی نموده چون حضرت الله تعالی این دولت
عظمی و سعادت کبری ویرا کرامت فرمود باشارت الهی فرزند مشار الیه را اجازت فرمودیم
که بندگان خدا را بخدا دعوت کند و دلالت نماید و توبه طالبان و بیعت قابلان را قبول نماید
و تلقین ذکر خفی قوی مشروط بشرطیکه در صحبت دیده و دانسته و در اربعینات متعدد خود مواظبت
نموده بگوید و باربعین نشیند و سالکان را باربعین بنشاند و علوم شرعیه از فقه و حدیث و تفسیر
و تصوف و غیره که نسبت خود را ان باین فقیر درست گردانیده است نقل کند بسبیل همگنان
آنکه ویرا در کمالات مذکوره راسخ و متین دانسته صحبت شریفه او را مغتنم دارند و انفاس متبرکه ویرا
در جمیع ابواب دینی قبول نمایند و هر کس که از طالبان و قابلان که داعیه توبه و بیعت داشته
باشند دست ازین فقیر دانسته باو بیعت و انابت کنند و ملازمت صحبت و خدمت
و قبول نصیحت ویرا کبریت احمر و اکسیر اعظم تصور نمایند و فتح خلاص از مهالک معاصی
و ثمر حصول کمالات نامتناهی قرب سرادقات حضرت الهی دانند و وظیفه مشار الیه آنکه
دعوت و شفقت و نصیحت از بندگان حق دریغ ندارد و پیوسته وظائف و مراقبات



و مجاهدات و اوراد و اوقات را موظف دارد و در جمیع اوقات ابواب قواعد شرعیه و آداب طریقت چنانچه دیده است مرعی داشته و در شب و شباب دقیقه ازان فرو نگذارد و حضرت الله تعالی جمیع امت محمدی صلی الله علیه وسلم را بواسطه متابعت کمل اولیاء و محققان عرفاء که وارثان حقیقی حضرت مصطفی و مرتضی صلی الله علیهم والسلام اند از حواجس نفسانی و وساوس شیطانی رهانیده بکمالات معنوی رسانا د و مرشدان کامل و کاملان مکمل را و هادیان را بر جادهٔ شریعت و سجادهٔ طریقت راسخ و مستقیم دارد بحرمت کمل اولیاء من الاقطاب والافراد از اول الیوم تا اینجا بے زیاده و کم سوادان اجازت است و از حضرت ایشان خرقه خلافت و اجازت به حضرت شیخ المشائخ غیاث العاشقین سند الواصلین سراج الکاملین نور دین مبین حضرت شیخ محمد غیاث نوربخش رضی الله عنه عطا شده و بخشش گردیده و بواسطهٔ ایشان بحضرت شیخ المشائخ حضرت شیخ حسن محمد صاحب رسیده پس باین حضرت مائه نسبت و خلافت جمع شده اول چشتیه - دوم سهروردیه سوم قادریه - وصال حضرت شیخ حسن محمد رضی الله عنه در سن اثنین و ثمانین و تسع مایة ۹۸۲ و بلغ عمره الی التسعة و خمسین ۵۹ تاریخ آن

هشتم از ماه ذی قعده شد قاعد بخلد + آن حسن نامش محمد قدوهٔ ذو الامتنان

وصل هشتم در ذکر آن تاجدار ممالک ولایت تخت نشین اقلیم خلافت ثمرهٔ شجرهٔ طوبی هدایت مظهر الله التام الصمد حضرت شیخ محمد صاحب ابن حضرت شیخ حسن محمد رضی الله تعالی عنه

در اجلالش کرم رسم قدیم است + کریم ابن الکریم ابن الکریم است ؛ حضرت شیخ محمد صاحب نسبت و خرقه خلافت از والد بزرگوار خود داشتند و حق تعالی ایشان را جامع کمالات صوری و معنوی گردانیده کتاب چهل ۴۲ و دو نسخه تصنیف این حضرت است و تفسیر فرموده اند که نام او تفسیر محمدی است نقل است از حضرت شیخ حسن محمد مظهر الله التام الصمد شیخ محمد صاحب فرمود که شما تفسیر کرده اید که نام او تفسیر محمدی است مردمان می گویند

وخواہند گفت شما ہوشیار باشید مبادا که دران تفسیر نام کسی اہل دنیا یا دشاه درج کنید ہمین که شما برای حق سبحانه کرده ہمین برای حق سبحانه باشد زیرا که این فیض محمد مصطفی است صلی الله علیه وسلم بعده فرمودند که شما حاشیه مینویسید بر تفسیر قاضی قدس سره در دیباچه آن حاشیه اگر درج کنید رضا شماست و ہرچه شده است بس است و بزیادت نوشتن خیال نکنید و حضرت شیخ محمد صاحب را کرامات لاتعد و لاتحصی است و معروف و مشتہر اند حاجت ترقیم نیست تبرکاً چند نکات از مقولات ایشان مذکور میشود نکته در رساله الہامات نوشته اند طالب را باید که چون لذت در یاد حق یابد یعنی خود دران صرف کند و داند که این لذت بفضل حق و برکت یافته شده است نه بعمل یافته ام و داند که اگر عمر جاودانی در طلب آن لذت صرف کردمے یافتن آن ممکن نبودے مگر بفضل حق و ہمین شیخ نکته طالب را باید که توحید حاصل کند یعنی دل را تخلیص دہد از انچه غیر حق تعالی است یعنی نه دران کوشد که مرا طلب حق تعالی شود یا ارادت وے شود یا علم وے شود یا معرفت شود یعنی امور خود ہمه بوے تسلیم کند انچه خواہد ہمان کند طالب شعور دل از غیر حق دور کند نکته طالب را باید که چون در مجاہده چیزے ظاہر گردد بروے التفات نکند و اعلی از وی طلب کند و انچه ظاہر شود پیش کس نگوید و پیش پیر یا مرشد گوید نکته علامت عشق است که ہرچه بغیر حق تعالی است سوخته شود تا حدیکه ذات طالب ہم سوخته شود یعنی فراموش وی شود جز حق تعالی و این چند نکات از نکات الاخوان تصنیف آنحضرت آورده میشود نکته المعرفة ما یزید اضطرابک نکته الفیة ما یخطر فی البال ولا یطلع علیه غیر الکبیر المتعال نکته الادب ما یبعد عن ہوای النفس نکته الزہد ترک الایمان نکته الورع المحاسبة نکته الشہوة الہیجان نکته المحبة الافناء العشق افراط المحبة بحیث لا یکون الشعور بالافناء نکته الوجد الخشوع نکته الجوع النار الباطنی نکته الریاضة ترک الشہوات نکته المجاہدة الانقطاع عن غیر الله نکته الخوف الاحتراز عن التعذیب

نکتة العقل ما یحبسک عن الاخلاق المذمومة الی الاخلاق المحمودة نکتة العلم ما یذہب غفلتک -

نکتہ الرجاء روح القلب للرویۃ نکتہ التوبۃ الندامۃ نکتہ الانابۃ الاستغفار نکتہ الفقر التسلیم نکتہ الغناء الاطمینان بالذکر نکتہ الفقر کسر ضم النفس نکتہ الرضاء الاکتفاء بما یکون من القضاء نکتہ الاخلاص جعل ما عند العبد فی اللہ نکتہ الولی من ستر حالہ عن غیر اللہ نکتہ الکرامۃ التعظیم لامر اللہ نکتہ التوکل نواء الوجد والعدم والقلۃ والکثرۃ نکتہ التواضع تحمل الاثقال نکتہ القناعۃ بالقسمۃ الازلیۃ نکتہ الاستقامۃ اختیار الطاعات نکتہ الامر بالمعروف التحریض علی اتباع الحسنۃ نکتہ النہی عن المنکر الزجر عن السیئۃ نکتہ البلاء سراج الطالب نکتہ القربۃ الانقطاع عن غیر اللہ نکتہ العبودیۃ ترک الدعوی نکتہ الیقین المشاہدۃ نکتہ المشاہدۃ رویۃ العابد المعبود نکتہ المراقبۃ رویۃ المعبود العابد نکتہ التقوی نسبۃ الحسنۃ الی اللہ ونسبۃ السیئۃ الی النفس نکتہ الخلائل مالاحق فیہ للغیر نکتہ الذکر الانبساط مع اللہ نکتہ التفکر ان خلق الکل حق نکتہ الفراسۃ مطالعۃ العیوب نکتہ الدنیا شغل عن اللہ نکتہ الحرص ترک القناعۃ نکتہ الحسد طلب زوال نعمۃ الغیر نکتہ التصوف التقرب نکتہ حسن الخلق عفو عن الجانی نکتہ البکاء سیلان الدموع من عیون الجسم او من عیون القلب لاجل الفراق او الوصال نکتہ الارادۃ العزم نکتہ المزید الاقبال الی اللہ نکتہ الصبر ترک المحرمات والمکروہات واللایعنیات نکتہ الحمیۃ ترک الدارین نکتہ الرزق مالا یزید بالطلب ولا ینقص بالترک نکتہ الشریعۃ الاقوال نکتہ الطریقۃ الاعمال نکتہ الحقیقۃ الاحوال نکتہ حق الحقیقۃ الثبوت نکتہ حقیقۃ الحق العدم نکتہ فناء الفناء عدم الشعور بالفناء نکتہ بقاء البقاء عدم الشعور بالبقاء **وصالش** سنہ حضرت شیخ محمد ورزہ ربیع صمد + از ربیع الاولین در بیت نو شد جان فشان +

وصل ہشتم در ذکر آن مالک تخت سجادگی و خلافۃ صاحب مقام احیائی

بذکر خواجہ محمد یحیی ...

واقامت سراج الشریعة نور الطریقة فرد الحقیقة قطب المدینة الشریفة حضرت شیخ
المشایخ محی الدین حضرت یحیی مدنی رضی الله تعالی عنه + لقب ایشان محی الدین

وکنیت ابا یوسف و نام شریف یحیی ابن الدین حضرت مظهر الله التام الصمد حضرت محمد بن عطیه
الاولیا شیخ حسن محمد است خرقه خلافت و مالکیه نسبت از جد امجد خود شیخ محمد صاحب ازند
نقل است که آنحضرت را از جناب علیه الصلوٰة والسلام ارشاد شد که ای یحیی دل ما
میخواهد که تو نزدیک ما در مدینه باشی پس ایشان بمجرد امر جلیل القدر از خان مان بیرون آمدند
و روانه مدینه منوره گردیدند و میگویند که هر قدر ایام و راثنای راه گذشته آنحضرت را
خواب و خورش نبود و حضرت شیخ صاحب فانی فی الله باقی بالله حضرت شیخ کلیم الله
رضی الله عنه در مرقعه شریف حکایت آورده اند که این فقیر در مبادی حال روزے در
طلب گاری این نهج مستقیم و طریق قدیم پیش بزرگے رفتم و قبل ازین خالی از مشغولی
نبودم بلکه مشغولی من صورتے بهم رسانیده بود اما التعطش مرا باقی بود و مشغولی من نبود مگر از
عالم فکر فرمود که مناسب حال تو به آن ست که مشغولی صورت سرمدی که صورت لایزالی
نیز گویند و در جوگ آنرا انهد گویند بکنی گفتم عنایت فرمایند گفت هر دو سوراخ گوش
خود را از انامل سبابتین محکم بند کن و متوجه شو که در دماغ تو آوازی افتادن آب از بالا بهم
مسموع تو میگردد و خود را باهتمام متوجه شنیدن آن آوازه و یک لحظه ازو غائب و غافل نشین
و چون رسوخی پیدا کند اندکے آن هر دو انگشت راست بکن و باز متوجه شو که از شور عالم
آن صوت از تو غائب نشود و همچنان تا بجای رسانی که بعد کوک کردن انگشتان
آن صوت بشنوی و شور عالم و عالمیان ترا مزاحمت نرساند بلکه صوت سرمدی بر تو
غالب آید از اصوات دیگر باشد که ترا درین مقام شوقے فرو گیرد که در گفتن و نوشتن نیاید
و از بعضے شنیدم که فلفل گرد در پنبه پیچیده در صماخ گوش محکم نمایند که از حرارت فلفل
آن صوت قوت گیرد و از بعض شنیدم که فلفل را در حریر پارچه سرخ رنگ پیچیده صماخ

سیر صوت سرمدی

برای درد گوش و چشم

محکم نمایند تا حرارت بیش از بیش حاصل شود و صحت بسیار قوت گیرد و آن فلفل بعد جولان
خون برای بیماری چشم بغایت نافع است من رو بروی آن بزرگ سبابه خود را
چنانچه فرموده بود محکم کردم فی الواقع آوازی شنیدم چنانکه گفته بود و زمانی بودم
متوجه چیزی یافتم که بیش ازان نبود گفتم مولانا آخر مقصود کسی از چهره نقاب نکشاید
من در طلب آنم و مرتبهٔ شوق فروتر ازان است فرمود میان میر لاهوری و یاران
ایشان همین شغل داشتند و همین صوت سرمدی را حضرت حق می گفتند ازینجا که
طالب علم بودم و نظر بر کتب متداوله افتاده بود و بدایت حال داشتم ازین سخن
بغایت کوفته شدم و این شغل برغم انف قائله ترک کردم تا در مدینه منوره بنور
رسول الله صلی الله علیه وسلم بخدمت شیخ خود شیخ یحیی المدنی رضی الله عنه رسیدم این
سخن را نقل کردم حضرت ایشان فرمودند این شغل نیک مفید است و مشترک میان
صاحب کرامتان و صاحب استدراج و اثر مترتب برین اینست که خاطر مشتت را جمعیتی
می آید و از همه سو یکسو میگرداند و این صوت رابطی میگردد در میان این شخص و مقصود
او و مورث میشود مر ربودگی و بیخودگی و غیبت را که مقدمه فناء الفنا است و آنچه
میگویند حق همین است باعتبار مشابهت همین اطلاق که درین مضمر است والا
لیس کمثله شیء وهو السمیع العلیم نقل است از خلاصة الفوائد که ملفوظ
حضرت قبله عالم و عالمیان مرشد علماء دوران شیخ الاسلام غیاث المسلمین مظهر
انوار صمد حضرت خواجه نور محمد رضی الله عنه است که قاضی عمر مرحوم جمع کرده است
که آنحضرت قبله رضی الله عنه فرمودند که چون حضرت شیخ یحیی مدنی رضی الله عنه جانب
مکه معظمه رفته استقامت فرمودند بعضی کسان اینجا تعصب می کردند وقتی طغیانی آب بتمام
مکه شریفه را در گرفت و غالب آمد مگر آن مکان حجره شیخ صاحب بسلامت ماند که خود بدولت
پیرامون آن با انگشت مبارک یک خط کشیده بودند که مطلقا آب داخل آن

نه شد پس متعصبان بعد از معائنه این حال ترک تعصب کردند نقل است
از زبان حق ترجمان حضرت مظهر فیوضات ربانی مطلق انوار سبحانی مجلی جمال صمدانی
حضرت حافظ محمد جمال ملتانی رضی الله عنه که از کبار خلفاء حضرت مهاروی صاحب است
و نیز مطابق آن از کتاب خلاصة الفوائد معائنه شده که از دستخط حافظ صاحب موصوف
نقل آورده که حضرت قبله مهاروی صاحب رضی الله عنه فرمودند که حضرت شیخ کلیم الله
جهان آبادی رضی الله عنه در ایام جوانی بتحصیل علوم مشغول بودند و کمال علم کرده بودند
اتفاقاً نظر سامی ایشان بر کودک کهتری افتاد و گرویدگی پیدا شد و بار نمییافتند
چه بسیار کسان از اهل ثروت و مال را غرضی نبود و ایشان در عالم فقر و مسکنت داشتند
و بزرگی مجذوب در شهر بود که هر کس پیش آن بزرگ برای نجاح مرام آمد و شد میکرد
پس شیخ صاحب لاچار شده پیش آن بزرگ برای مطلب مذکور قدری شیرینی ریوڑی
گرفته رفتند و ضابطه آن بزرگ بود که از کسیکه چیزی میگرفت مطلب او میشد و از آن
کس که نمیگرفت مطلب آن نمیشد حضرت شیخ را بسوی خود خواند و شیرینی به گرفت
بروز دویم نزد آن کودک رفتند آن کودک نزد خود خوانده نشانید و بسیار ملاطفت
کرد بمجرد ملاطفت او خاطر حضرت شیخ ازو برخاست و بسوی آن بزرگ اشتیاق محبتی
پیدا شد و آمد و رفت بخدمت آن صاحب میفرمودند روزی آن بزرگ نزد خود خوانده
بنشاند و سر خود را بر زانوی شیخ نهاده بخفت چون برخاست صورت جذب بر چهره
شیخ واقع شد چون حضرت را با علم کمال و تشرع تمام بود تستر میکردند آخر چون
در مزاج شریف تغیر پیدا شد همین اندیشه در خاطر گذرانیده پیش آن بزرگ رفتند
و فی الفور آن بزرگ نزد خود خوانده فرمود که اگر آتش ازین قسم خواهند نزد من
بسیار است و آب نزد حضرت شیخ یحیی مدنی ست آنجا روید بمجرد شنیدن این سخن
روانه بمدینه مطهره شدند بغیر رخصت از احدی حتی که از والده مکرمه چون همراه

قافله بمدینه شریفه رسیدند زیر نخلستان نشسته بودند بمجرد ورود ایشان حضرت شیخ یحیی مدنی رحمة الله خادمی را فرستادند که بیرون شهر از قافله کلیم الله نام شخصی را طلبید بسیار هرچند ندای بنام کلیم الله کرد حضرت شیخ شاه کلیم الله در دل اندیشید که دیگران را ندا کنند خادم بخدمت حضرت شیخ یحیی مدنی رضی الله تعالی عنه باز رفت گفت که طلبیدم و نیافتم فرمودند که باز رو و ندا کن که کلیم الله جهان آبادی و چون باین تعیین ندا کرد حضرت شیخ رضی الله تعالی عنه یقین دانستند که مدعو منم و جواب دادند و بخدمت حضرت شیخ یحیی مدنی مشرف شدند روزی شخصی بخدمت حضرت یحیی مدنی کتاب شرح وقایه میخواند بطور سیاق بغیر تدقیق حضرت شیخ کلیم الله از وفور علم خود در دل گذرانیدند که حضرت تحصیل ساده دارند بمجرد خطور حضرت شیخ یحیی مدنی رضی الله عنه کتاب مذکور گرفته بدست حضرت شیخ کلیم الله دادند پس ایشان دیدند و علم رخت یکسو نهاده حتی که عبارت کتاب هم نمی آمد و در دل اندیشیدند که این معنی از شومی خطره مذکور است علی الفور در دل گفت که الهی توبه کردم و تقصیر عفو شد پس بطور سابق علم روی نمود وصالش ۵ در مدینه شیخ یحیی بست و هشتم از صفر کرد آهنگ سفر در وصل حق شد کامران + و مرقد مبارکش در مدینه منوره زیارتگاه خلق است

وصل نهم در ذکر آن قطب زمان مقتدای دوران فانی فی الله باقی بالله حضرت شیخ کلیم الله رضی الله عنه

ذکر حضرت شیخ کلیم الله

آنحضرت قریشی اند و صاحب تجرید و توحید بودند و در ستر حال بسیار میکوشیدند تا که میگویند که مریدان معدوده گرفته اند و همه را به تکمیل رسانیده اند و خلفای ایشان بسیار اشتهار یافت چنانچه در هندوستان حضرت مولنا و شیخنا نظام الدین اورنگ آبادی و دیگر مولنا عبد الصمد در بلاد ولمه مخدوم شیخ نهار و بسیار اشتهار دارد و ازین حضرت تصانیف رائقه است چنانچه سواء السبیل و تسنیم و عشره کامله و قرآن القرآن و مرقع شریف و

وکشکول که تا الآن جمله کتب دستور العمل مشایخ ماست وکشکول و مرقعه مقام خرقه خلافت پیران
سید هند سه هر آن کو لقمه زین کشکول ما خورد + قلندر گشت گو از دو جهان برد + هر آن کو
این مرقعه گرو بر دوش + بجانان بیگمان گردد هم آغوش + قلم شکسته را چه یارا که از احوال و
مقامات آنحضرت سر طراز د اما تبرکا سبق با لخیر از عشره کامله مصنفه آنحضرت برای استفاده طالبان
آورده میشود قال شیخنا فانی فی الله شیخ کلیم الله رضی الله عنه بعد تمهید مقدمه وهی ان
ادراک الحق سبحانه وتعالی مع الذهول عن هذا الادراک وعن ان المدرک هو وجود الحق سبحانه
والادراک مرکب وهو عبارت عن ادراک وجود الحق سبحانه مع الشعور بهذا الادراک وبان
هذا المدرک هو وجود الحق سبحانه مع الشعور بهذا الادراک وبان هذا المدرک هو وجود الحق سبحانه
والادراک الاول حاصل لکل احد فان کل من رای شیئا فیدرک منه اولا الوجود ولکنه
غافل عن ادراک هذا الادراک فانه لغایة ظهوره تعالی قد غفل عن ادراکه السابق بعدم
تغیر المدرک فی ان من الانات واما الادراک الثانی فهو محل الفکر والصواب والخطاء
والایمان والکفر والتفاوت فی مراتب العارفین بتفاوت مراتب هذا الادراک المرکب
اعلم ان التائب محب اولا ان یغتسل من ماء باردا وحار ثم ملتبس لباسا طاهرا ویصلی
التحیة ویجلس علی المصلی مستقبل القبلة ویستغفر الله کثیرا ویصلی علی النبی صلی الله
علیه کثیرا ثم یغمض عینه ویوجه الی الحقیقة الجامعة ای الوجود المطلق تعالی وتقدس من
غیر مزاحمة تغیر فی حقه تعالی من کونه متعینا بای تعین زائد ولاشک ان فی هذه
الحالة یحصل له الغیبة ویزیل عن جمیع الحجب النورانیة والظلمانیة ولو یتطرق شوائب تعین
فی ذاته تعالی کالجوهریة والعرضیة والجسمیة او غیر ذلک یدفع بالهرب الی الوجود المطلق
تقدس وتعالی اذ لا یتاتی اللاحق الا بالعقول عن السابق فلو یتطرق خاطر و سواس فیضیه
بالفرار الی حراقة وبهجة جلشانه وغیر برهانه ویتمهر فی امتداد الغیبة حتی یقوی هذا الربط
غایة القوة ثم یشرع فی ان یفتح عینه ویری فی کل موجود او وجود خاص وجوده المطلق

عن کل قید حتی الاطلاق و نبیاء له فی هذه المقام نوع الحرارت وحرقة فی المنظر فیکون کل
من المنظر والمسمع والمشام والمذاق والملبس وغیرها متوجها الیه بطریق التبع والوجود المطلق
الساری فی کل بطریق الاصالة و یتنوع امر الخاطر ههنا فالافعال التی لا تجب فیها کمال التوحید
الحقیقة الجامعة کالمشی فی السبیل ونظارة البساتین والاسواق وجواب المنتظر عند
تهذیب المذهب وامثال ذلک لا یتطرق فی صدورها عن فاعلها بث و قطع فی اغلب الاحوال
واما افعال التی تجب فیها کمال توجیها کدرس العلم الخامضة و فکر الاشعار و حل المعما
والنغز وامثال ذلک یتطرق فی صدورها بث وقطع فی اغلب الاحوال ولکن یجب ان
یجاهد حتی لا یعظم هذا الربط فالحم وهل هذه الا الدرجة القوی والمرتبة الاعلی فی
المعرفة والتوحید وهذه المربط ذکر سر السر عنده ذکر السر و ذکر الروح و ذکر القلب و ذکر
اللسان سوء الادب والی هذه اشار مولانا عارف خلیفه خواجه امیر کلال قدس
سره حیث قال ع کار نادان کوته اندیش است + یاد کردن کسے که در پیش است
ثم قال قدس سره اعلم ان هذه الاشغال لا یجوز عند سنوح الملال و ورود الکلال
علی البال فیجب عند هذه الامور بالنفی والاثبات خفیة رضی الله ان الذکر بالاسم الاعظم
اکثر مناسبت بالمراقبة من النفی والاثبات قال النفی والاثبات یستلزم الامرین المتلازمین
للسائر بینهما المستلزم لمثناة الحقیقة الجامعة و ثباتها بخلاف الاسم الاعظم فانه ببساطته
وجامعته لا یستلزم ذلک وبالجملة هو خیر الاذکار من هذه الحیثیة قال الله تعالی **قل**
الله ثم ذرهم فی خوضهم یلعبون الا ان للمبتدی ذکر النفی والاثبات
النفع من هذا الذکر فان جبلة الانسان علی الکثرة لا الوحدة الا ما شاء الله تعالی مرتبة
الکثرة یقتضی نفیا واثباتا والی ما افاده رحمهم الله تعالی ذهب مولانا الروم قدس
سره ع این قدر گفتیم باقی فکر کن + فکر گر جامد بود رو ذکر کن + ذکر آن باشد که
بکشاید رهے + فکر آن باشد که پیش آید شہے + ایضا قال شیخ شیوخی قدس سره ان

الصوفی یجب ان یہتم اہتماما و یعتنی اعتناء فی تحصیل ذلک الربط و تربیتہ و تقویتہ مع توحید العزیمۃ و الجمعیۃ و الاخلاص التام و المواظبۃ علی ہذہ الحالۃ علی الدوام دون فترۃ ولا توضع خاطر ولا تشتت عزیمۃ مع الجزم بان کمالہ تعالی ذاتی و یستوعب جمیع الاوصاف سواء یظہر حسنا اولا وان ادراک کل مدرک قاصر عن احاطۃ ذاتہ تعالی وہو کما ہو لو شاء یظہر فی ای صورت من صور العالم و لو شاء تنزہ من کلہا ولا حلول و لا اتحاد تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا و علیہ فی الاوائل ان یترک الجمیع المشاغل المخلۃ ولو کانت النوافل و الدعوات و الاوراد کلما یمیل الطبع عن المراقبۃ یذکر قیاما و قعودا و علی جنبہ الی ان یفوز فوزا عظیما۔ و این مکتوب از مکاتیب آنحضرت کہ بنام نامی حضرت شیخ المشائخ قبلۃ العارفین کعبۃ العاشقین حضرت شیخ نظام الدین رضی اللہ تعالی عنہ قلمی فرمودہ اند تبرکا اینجا آوردہ میشود تا دستور العمل طالبان باشد بسم اللہ الرحمن الرحیم احوال و آمال مولی الموالی مولانا شاہ نظام الدین و الامان و الایمان و الاحسان سلمہ اللہ تعالی از تغیراتی کہ موجب انصرام شریعۃ و طریقۃ و حقیقۃ باشد مصئون و محفوظ باد ای برادر این نامہ را دستور العمل خود شناسند و در حکم آن احتیاط نمایند کہ فروگذاشتہ را دران مدخل نباشد و موجب افراط و تفریط نہ گردد و حد از دست نرود و آن احکام را بدفعات نقل سکنیم رحمہ اللہ من لقی السمیع فہو شہید اما اولا آنکہ مقصود ایصال خیر است و خیر عبارت است از جمیع ماینسب الی السالک و بقاؤہ بالحق و قیام السالک ببقائہ فما ینسب الیہ این معنی را باید کہ ہمیشہ مد نظر باشد و شرح آن درین رقعہ نتوانم داد ثانیا آنکہ در ایصال خیر امری مرعی نہ گردد کہ للہ نباشد بلکہ لنفسہ باشد کہ غول خمار این شراب دمار از روزگار خواہد برآورد ثالثا آنکہ تغیر لباس خود را اعتبار ندارد سیما در اواخر کہ ہرچہ پوشد و خورد آنرا حظ و نصیب نباشد اما اینکہ صوفی را از لباس فقر عار می آید عجب است کہ شما را ننگ نمے آید و آنحضرت را کہ پیش او مے روید اگر شما را ننگ می آید عجب فقیر بدوا گر او را ننگ مے آید

شکوب حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ



چرا پیش او میروید و ترک صحبت این مردم چرا نمیکنید رابعاً آنکه از ازدحام خلق موجب شکر الهی است
هر چند ازدحام خلق زیاده شود شکر الهی بسیار می آید که هر کس قدر و قیمت خویش میداند
که بهیچ می ارزد رجوع خلائق محض فضل و کرم او تعالی است ازین تنگ نه شوید که این دولت همه را
میسر نیست خامساً آنکه چون کسے بیعت نماید بمجرد بیعت اذن ارشاد ندهند و بر خود قیاس نکنند
که آن انقطاع از عالم دیگر باشد سادساً آنکه چون قابلیت بکثرت ذکر و مراقبات و مشاهدات مر
مرید را باین خلافت رسانند اگر علم ظاهری داشته باشد مبارک است مثال آنرا بنویسند و الّا
بگویند که رو بکار خود مشغول باشد سابعاً آنکه اگر این قدر دستگاه باشد که با چند نفر فقراء جدا
گذران خواهند کرد همچنان از مردم بیگانه نگذارند و آنچه فتوح رسد بآن فقراء همه صرف سازند روزے
که نرسد آن روز را غنیمت دانند که در فقر و فاقه تاثیرے عظیم است فهم من فهم ثامناً آنکه مسئلهٔ
وحدت وجود را پیش هر آشنا و بیگانه شائع نخواهند آورد بلکه با بعضے یاران و مریدان که
استعداد فهم آن داشته باشند برمز و ایماء باید گفت اگر فهم ایشان قبول کرد زیاده واضح باید
گفت و الّا همان قدر زیاده است تاسعاً آنکه با وضع ملاقات همه دولتمندان اختیار کنند و یا
قطع ملاقات از همه تا ببعضے ملاقات چیزے نیست عاشراً رابطهٔ صلح با هندو و مسلمانان سازند
و هر که ازین دو فرقه اعتقاد بشما داشته باشد ذکر و فکر و مراقبه تعلیم او بکنند ذکر بخاصیت خود او را
بطریقه اسلام خواهد کشید و با غیر معتقد اگرچه سیدزاده باشد تعلیم این امر نباید کرد که رابطهٔ مبنی بر
اعتقاد است حادی عشر آنکه در مشیخت متبوعیت گویند نه تابعیت تا ممکن باشد تابع اهل دول نباید شد
اگرچه اخلاص هم داشته باشد که در تابعیت در وضع خود درویش نمیتواند ماند ثانی عشر آنکه مجلس سرود
بطوریکه می کنند ازین معنی بسیار محظوظ شدم خوب می کنند و در مجلس علانیه شهرت است
اما گرمی نیست و مقصود گریست و اگر تقاضای وقت مجلس علانیه باشد آنرا هم اذن است
قصد آن باشد که این فیض عالمگیر باشد و فقراء از همه اطراف و آفاق بدروازه شما آیند و بفیوضات
ظاهر و باطن برسند و اگر آنجا خوش آید آن ملک بشما مبارک باشد و اگر نباشد چرا از شکر احیاناً

اینطرف آید شما ہم این طرف خود را رسانند دیگر آنکہ با مخلصان خود تعلیم و بے ہیبت نگہدارند
کہ صحبت انبیاء علیہ السلام باصحاب خود چنین بود والسلام میان محمد تقی از کم صحبتی شما ہیچ تفاوت
نہ کردند بحال ایشان متوجہ خواہند ماند نقل است از خلاصۃ الفوائد کہ از دستخط حضرت حافظ
صاحب منظہر جمال آلہی رضی اللہ تعالی عنہ نقل آوردہ و این درویش نیز از زبان مبارک او شان
شنیدہ کہ چون حضرت شیخصاحب قطب ربانی شیخ کلیم اللہ جہان آبادی در مدینہ منورہ بہ
ارشاد بزرگ مجذوب کہ ذکر آن در وصل سابق مرقوم است رسیدند در خدمت شیخصاحب خود
کہ حضرت شیخ یحیی مدنی باشد برای بیعت التماس نمودند شیخ التماس ایشان را قبول کردند
مدتے قلیل گذرانیدہ مرخص شدند وحضرت شیخ قدر خرچ ہم عنایت فرمودند در دل حضرت
شیخ کلیم اللہ گذشت کہ مرا نعمت باطنی بسندہ بود و حاجت بخرچ ظاہری نیست فی الفور حضرت شیخ
مدنی فرمودند من ترا نعمت ظاہری و باطنی دادہ ام مبارک باشد پس شیخ از مدینہ مطہرہ بمکہ معظمہ رسیدند
ہر کہ شیخ را میدید میگفت کہ قطب عالم می آید آخر بجہان آباد بمجرد آمدن بہ تدریس علم مشغول شدند
وجہ معیشت شیخ چنان بود کہ یک حویلی در ملک خود داشتند مبلغ دو روپیہ ہشت آنہ کرایہ مقرر
بود و ہشت آنہ مکانے دیگر برای سکونت کرایہ کردہ گرفتہ بودند دو روپیہ وجہ خرچ جمیع وابستگان
مینمودند بادشاہ فرخ سیر بارہا الحاح نمود کہ حضرت از بیت المال چیزے قبول فرمایند ایشان
جواب دادند کہ حاجت نیست باز بعوض کرد کہ حویلی از بہر نزول در معرض قبول افتد فرمودند
باین نیز حاجت نیست باز عرض نمود اگر اجازت باشد بندہ در خدمت آمدہ سعادت دارین
بقدم بوسی حاصل نمودہ باشد فرمودند کہ تو ظل آلہی ہستی در سایۂ آن ذات ہمیشہ بدعاگوئی مشغول
ام بآن نیز حاجت نیست بلکہ بندہ را تصدیع خواہد رسید حتی کہ ہر جمعہ شیخصاحب رضی اللہ تعالی
عنہ برای نماز جمعہ بمسجد جامع تشریف فرمودند و بادشاہ نیز می آمد بے اجازت ہرگز ملاقات
نکرد تا از حد ادب تجاوز نہ گردد باید دانست کہ حضرت قطب جہان آبادی را نسبت
تلمیذے و اجازت اعمال از شیخ المشائخ حضرت شیخ برہان الدین المعروف بشیخ بہلول بن کبیر محمد



بن علی الصدیقی برهان پوری که از بنا بر شیخ المشایخ حضرت شیخ محمد غوث صاحب جواهر خمسه
است و خرقه خلافت از حضرت شیخ عیسی لوبی رسیده و او را از حضرت شیخ لشکر محمد و او را از
حضرت شیخ محمد غوث صاحب جواهر خمسه است رضوان الله علیهم اجمعین باید دانست که
حضرت قطب الاولیاء فانی فی الله حضرت شیخ کلیم الله رضی الله عنه را خرقه خلافت پیران
چشت و پیران سهروردیه و پیران قادریه رضوان الله تعالی علیهم اجمعین از پیر خود قطب
المدینة الشریفة حضرت شیخ یحیی مدنی رضی الله تعالی رسیده و دیگر خرقه خلافت خواجگان
نقشبندیه از سید السادات سید المتوکلین سند العارفین المکرم من الله حضرت شیخ میر محترم — در ذکر خواجگان نقشبندیه رض و حضرت سید میر محترم الله
الله المتوکل علی الله رسیده و حضرت میر محترم الله تمام مرد مرتاض و مشغول بودند و سرمایه
ایشان محض توکل بود و صاحب توجه و اثر بودند که باندک مدت مریدان ایشان را
بتوجه ایشان جذب و از خود ربودگی حاصل می شد مرقد مبارک ایشان در لاهور زیارتگاه
خلق است حضرت میر محترم الله رضی الله عنه خرقه خلافت از حضرت شیخ المشایخ حضرت خواجه — در ذکر خواجه محمد مسکین رض
محمد مسکین رض پوشیده و حضرت خواجه محمد مسکین خرقه خلافت از قدوة الکاملین سراج العاشقین — در ذکر خواجه محمد هاشم رض
حضرت خواجه محمد هاشم رضی الله عنه پوشیده و حضرت ایشان مقتدای ماوراء النهر بودند و
مردم آن بخارا روی ارادت بخدمت ایشان بود برادر خورد ایشان که خواجه محمد صالح نام داشت
در شهر قند بیو دند و مقتدای آن دیار و وصال خواجه محمد هاشم پنجم ربیع الاول در سال هزار و
چهل و شش هجری واقع شده و مرقد ایشان در شهر دهبید است و خواجه محمد هاشم خرقه
خلافت از والد ماجد شیخ المشایخ فیض جهان حضرت خواجه کلان دهبیدی رضی الله عنه داشت — در ذکر خواجه کلان رض
دهبید بفتح دال و سکون هاء و کسر باء موحده و سکون یای مثناة تحتانیه و سکون رای مهمله نام موضع
است که آنرا جوئبار نیز گویند و نام حضرت خواجه کلان خرقه خلافت از حضرت سید العاشقین
سند الواصلین خواجه خواجگی امکنکی رضی الله تعالی عنه پوشیده و حضرت خواجه خواجگی از حضرت — در ذکر حضرت خواجه خواجگی رض
شیخ المشایخ شمس الاولیاء قطب الاصفیاء حضرت خواجه محمد قاضی رضی الله عنه و او از حضرت

خواجہ محمد قاضی از کمل خلفاء حضرت خواجہ عبید اللہ احرار اند و در تاریخ سن خمس و ثمانین و ثمانمائۃ
در خدمت حضرت خواجہ احرار رسیدہ اند و مدتے قریب دوازدہ سال در خدمت ایشان
مستفید ماندہ و در رشحات آوردہ کہ حضرت خواجہ احرار وقتے کہ مختصر بودند جمعے از اولاد و
احفاد و خواص اصحاب دردمند نگران بر سر بالین حضرت ایشان حاضر بودند در ینحیل
فرمودند کہ ہر کسے از مردم ما چیزے اختیار کنند از فقر و فنا و بخت متوجہ حضرت مولانا قاضی
محمد شدند کہ اول تو اختیار کنی خدمت مولانا گفت کہ من اختیار کردم کہ مختار حضرت شما
است حضرت ایشان فرمودند کہ مختار ما فقر است بعد ازان بیکے از اہلکاران ایشان
کردند کہ چہار ہزار شاہرخی بمولانا محمد قاضی بدہ کہ وی فقر اختیار کرد تا آن را سرمایہ سازد
از برای فراغت فقراء کہ در گرد وے خواہد بود در خدمت مولانا بنا بر امتثال امر آن وجہ را
گرفتند و سرمایہ معیشت خود و اصحاب خود ساختند و حضرت قاضی محمد خرقہ خلافت از خواجہ
خواجگان سرسلسلہ نقشبندیان قبلہ کعبہ عارفان مطلع انوار منبع اسرار حضرت خواجہ عبید اللہ
احرار رض پوشیدہ است لقب ایشان ناصر الدین و نام پدر بزرگوار ایشان خواجہ محمود
بن شہاب الدین شاشی کرامات و خوارق عادات بسیار از ایشان بظہور پیوستہ کہ
در نفحات و رشحات مذکور است بلکہ تمام رشحات شمۂ الیست از فنون فضائل ایشان و من
کلمات القدسیہ در معنی آیت کونوا مع الصادقین می فرمودند کہ کینونت مع
الصادقین را دو معنے است کینونت بحسب صورت و آن ظاہر است و کینونت بحسب معنے و
آن آنست کہ از رہگذر باطن طریق رابطہ ورزد نسبت بطائفہ کہ استحقاق واسطگی داشتہ باشند
و صحبت حصر نکنند در انچہ بچشم ناظر باشد بلکہ چنان سازد کہ صحبت داعی باشد از صورت
بمعنی عبور کنند تا ہمیشہ واسطہ در نظر باشد چون آن معنی را بر سبیل دوام رعایت کند سر و سرایا بسر
ایشان مناسبتے و اتحادی حاصل میشود و بدین واسطہ انچہ مقصود اصلی است حاصل حقیقۃ وے
شود ؎ با عاشقان نشین و ہمہ عاشقی گزین + باہر کہ نیست عاشق باوے مشو قرین ؎

بر حضرت خواجہ عبید اللہ احرار ...



و حضرت خواجه عبید الله احرار را مال و زراعت بی نهایت بود و در رشحات است که
شیخزاده شیخ الیاس در حق حضرت ایشان اعتراضات بمیر درویش محمد ترخان نوشته فرستاده
که دین و ملت چه شکستی آمد که شیخی که بیع و شرا و دهقانی و زراعت وی نه بر قانون شریعت
است در باطن شمایان او را این همه وقع باشد و سخن او را در شمایان این همه نفاذ بود چون
عقیده میر درویش محمد ترخان بحضرت ایشان تمام بود و همین معنی را پیش آنحضرت اظهار
نمود حضرت ایشان بمولانا قاضی محمد فرمودند که کتابت شیخ محمد الیاس را دیدی که چه نوشته است
و در اثنای گفتن تند شدند و فرمودند از آن روز که بمن ظاهر شده ام چندان شیخ در زیر پای
من همچو مورچه سپرده شده اند که حساب آنها را خدا داند این شیخ زاده چه میگوید از شریعت
میداند و ما نمیدانیم باندک فرصتی در لنگر شیخ وبا افتاد بعضی فرزندان و کسان وی پیش و پس مردند
و از عقب همه شیخزاده وفات یافت وصالش بست و نهم و سلخ ربیع الاول سال
هشتصد و نود و پنج ۸۹۵ واقع شده ع بهشتصد نود و پنج در شب شنبه + که بود در سلخ مر فوت
احمد مرسل + ع کشید خواجه دنیا و دین عبید الله + شراب صافی عینی ابد ز جام اجل +
و حضرت خواجه عبید الله خرقه خلافت از شیخ المشایخ مقتدای اولیاء نامدار پیشوای عرفا
روزگار حضرت خواجه یعقوب چرخی رضی الله عنه پوشیده اصل ایشان از موضع چرخ
است و چرخ دیهی است از توابع غزنین و حضرت ایشان عالم بودند بعلوم ظاهری و
باطنی و ولادت ایشان در غزنین است و مرقد مبارک ایشان در موضع هلفتو که یکی از
مواضع حصار شادمان است و حضرت مولانا خرقه خلافت از خواجه خواجگان قطب
دائره زمان غوث اولیاء روزگار کاشف اسرار کردگار حضرت بهاء الدین نقشبند رضی
الله عنه پوشیده نام مبارک ایشان محمد بن محمد البخاری است و در وجه تسمیه نقشبندیه مینویسند
که حضرت خواجه میفرمودند که من و پدر من بصنعت کمخواب بافی و نقشبندی مشغول میبودیم حضرت
ایشان سر سلسله خواجه ها نقشبند و ایشان را نظر قبول از فرزندی خواجه محمد بابا سماسی است

ذکر حضرت خواجه یعقوب چرخی رضه

ذکر حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند رضه



وبظاهر مرید سید امیر کلال اند و اویسی بوده اند از روحانیت خواجه عبد الخالق غجدوانی مستفید اند
ولادت ایشان در محرم سال هفتصد و هژده (۷۱۸) هجری در قصر عارفان بود کمالات آنحضرت لا تعد و
تحصی اند که این مختصر گنجایش تفصیل آنها ندارد وصال ایشان در شب دوشنبه سیوم ماه ربیع الاول
سال هفتصد و نود و یک (۷۹۱) روی داده و مرقد مبارک ایشان متصل شهر بخارا است در قصر عارفان
آنحضرت وصیت فرموده بودند پیش جنازه ما این بیت بخوانند ؎ مفلسانیم آمده در کوی تو
شیئا لله از جمال روی تو ۞ و حضرت ایشان خرقه خلافة از عمدة الواصلین سید الکاملین سند

ذکر حضرت خواجه امیر کلال رضی الله عنه

العاشقین مظهر آیات کمال حضرت خواجه سید امیر کلال بضم کاف رضی الله عنه پوشیده و ولادت
ایشان در موضع سوخار است وصال ایشان وقت نماز بامداد روز پنجشنبه هشتم ماه
جمادی الاول سال هفتصد و هفتاد (۷۷۰) هجری واقع شده و حضرت ایشان خرقه خلافت از
زبدة العارفین قدوة السالکین سند المکملین حضرت خواجه محمد بابا بکسر دال رضی الله تعالی عنه پوشیده

ذکر حضرت خواجه محمد بابای سماسی رضی الله عنه

خواجه محمد بابا را مولد قریه سماس بوده است بفتح سین مهمله اولی و کسر ثانیه که از مضافات جمله
دیهای رامتن است ازان جهة آنرا محمد بابا سماسی گویند حضرت ایشان خواجه بهاء الدین نقشبند
را بفرزندی قبول کرده و باصحاب می گفتند که این مردی است که بوی این بما رسیده بود
زود باشد که مقتدای روزگار شود پس روی بامیر کلال کردند که مرید و خلیفه ایشان هستند و
فرمودند در حق فرزندم بهاء الدین شفقت و تربیت دریغ مداری و ترا بحل نکنم اگر تقصیر کنی
امیر برپای خاستند و دست بر سینه نهاده گفتند که مرد نباشم اگر تقصیر کنم و مرقد مبارک
ایشان دران قریه سماس است و حضرت ایشان خرقه خلافت از خواجه خواجگان حضرت

ذکر حضرت خواجه علی رامیتنی رضی الله عنه

خواجه علی رامیتنی رضی الله عنه پوشیده است رامیتن بفتح رای مهمله و کسر میم و سکون یای مثناة
تحتانیه و کسر تای مثناة فوقانیه و کسر نون قصبه ایست بزرگ در ملک بخارا لقب
ایشان درین سلسله حضرت عزیزان است و ایشان را مقامات عالیه و کرامات
بسیار بوده وصال ایشان در سال هفتصد و بیست ... و یک (۷۲۱) هجری و مرقد ایشان در



خوارزم است و اینحضرت خرقه خلافة از خواجه خواجگان خواجه محمد الخیر فغنوی رضی الله
عنه پوشیده است آنهر فغنوی بفتح فاء و سکون غین معجمه و فتح نون دیهی است در ولایت بخارا
از مضافات و آبکنی و مزار مبارک ایشان در بخارا است تاریخ **وصال** سال هفتصد و پانزده
هجری بُو و حضرت ایشان خرقه خلافت از خواجه خواجگان خواجه عارف ریوگری رضی الله
عنه پوشیده ـ ریوگری بکسر راء مهمله و سکون یاء مثناة تحتانیه و سکون واو و کسر کاف عجمیه و فتح
راء مهمله دیهی است از دیهائے بخارا بر شش فرسنگی شهر و از انجا تا بغجدوان یک شرعیت مولد
و مدفن حضرت ایشان دران موضع است وصال ایشان در سال پانصد و پانزده هجری بُود
و حضرت ایشان خرقه خلافة از خواجه خواجگان خواجه عبد الخالق غجدوانی رضی الله عنه
پوشیده نام والد ایشان امام عبد الجلیل است و والده ایشان از اولاد ملوک روم بود و
سر سلسله خواجه های بزرگوار ایشانند و خضر علیه السلام ایشان را در جوانی بفرزندی قبول نمود
و ذکر قلبی ایشان را آموخت و از کلمات قدسیه این خواجه است این هشت کلمه که بناء طریقه
خواجگان رضی الله تعالی عنهم اجمعین بران است هوش در دم نظر در قدم سفر در وطن
خلوة در انجمن ـ یاد کرد ـ باز گشت نگاهداشت ـ یاد داشت ـ پوشیده نماند که سه
کلمه دیگر از مصطلحات این طائفه است وقوف زمانی ـ وقوف عددی ـ وقوف قلبی جمله
یازده کلمه شدند تفصیل در رشحات مرقوم است و مختصر گفته میشود که هوش در دم یعنی انتقال
از نفس بنفس دیگر بغفلت نباشد نظر بر قدم یعنی در حرکات سکنات حاضر باشد سفر در وطن از
صفات ذمیمه باوصاف حمیده انتقال کند خلوت در انجمن یعنی ظاهر با خلق و باطن با حق
باشد یاد کرد یعنی ذکر قلبی یا لسانی باز گشت یعنی عبارت رجوعیت بحق سبحانه بران وجه
که هر باره که کلمه طیب را بگوید از عقب آن بدل اندیشد که خداوندا مقصود من تو ئی نگاهداشت
عبارت از محافظت این رجوعیت بے گفت زبان و یاد داشت عبارت از رسوخیت آن
نگاهداشت است و وقوف زمانی عبارت از محاسبه اوقات است و وقوف عددی

ذکر حضرت خواجه محمد الخیر فغنوی رضی الله عنه

ذکر حضرت خواجه عارف ریوگری رضی الله عنه

ذکر حضرت خواجه عبد الخالق غجدوانی رضی الله عنه

عبارت از رعایت عدد است در ذکر و وقوف قلبی عبارت از ارتباط و آگاهی بمذکور است
وصال ایشان در سال پانصد و هفتاد و پنج هجری واقع شده مرقد ایشان در غجدوان است

ذکر حضرت خواجه یوسف بن همدانی رضی الله عنه

وحضرت ایشان خرقه خلافت از حضرت خواجه خواجگان حضرت خواجه یوسف بن ایوب
همدانی رضی الله عنهما پوشیده کنیت ایشان ابو یعقوب و اصل ایشان از همدان است
حنفی مذهب بوده و اکثر این خواجگان حنفی مذهب بوده اند ولادت اینحضرت در سال
۴۴۰ چار صد و چهل هجری بود وصال ایشان در سال ۵۳۵ پانصد و سی و پنج هجری بود و راه

ذکر حضرت خواجه علی فارمدی رضی الله عنه

مرو و مرقد ایشان در مرو است وحضرت ایشان خرقه خلافت از خواجه خواجگان
حضرت خواجه علی فارمدی رضی الله عنه پوشیده است فارمد بفتح فاء . . . . و سکون راء
مهمله و دال مهمله از توابع طوس است نام ایشان فضل بن محمد است و مولد ایشان همان قریه
فارمد است و شیخ الشیوخ خراسان بوده اند وصال ایشان در سال ۴۷۷ چهار صد و هفتاد و هفت

ذکر حضرت خواجه ابو القاسم گرگانی رضی الله عنه

هجری بود و مرقد ایشان در طوس است وحضرت ایشان خرقه خلافت از حضرت خواجه
خواجگان حضرت خواجه ابو قاسم گرگانی رضی الله عنه پوشیده نام ایشان علی است و کنیت

ذکر حضرت خواجه ابو الحسن خرقانی رضی الله عنه

ابو القاسم در وقت خود قطب مدار بودند وصال ایشان در سال ۴۵۰ چهار صد و پنجاه هجری بود
و ایشان خرقه خلافت از حضرت خواجه خواجگان حضرت خواجه ابو الحسن خرقانی رضی الله

ذکر حضرت با یزید بسطامی قدس سره

عنه پوشیده وحضرت شیخ ابو الحسن خرقانی را نام علی بن جعفر سلیمان خرقانی است و غوث
روزگار خود بود و نسبت شیخ ابو الحسن خرقانی از روحانیت شیخ با یزید بسطامی است و در ظاهر
شیخ ابو المظفر و شیخ از ابو یزید العشقی و وی از حضرت شیخ محمد مغربی و وی از سلطان العارفین خواجه
با یزید بسطامی هکذا حقیقة صاحب مراة الاسرار اما درین سلسله همین نسبت روحانیة خواجه با یزید
را مقرر داشته اند و از انفاس قدسیه ایشان است که علما و عباد در جهان بسیار اند تر از ان
باید بودن که روز بشب آری چنانچه حق بسند ند شب را بروز آری چنانچه حق بسندند و ایضاً
باصحاب خود فرمودند کدام چیز بهتر بود گفتند شیخا جواب هم خود فرمائی فرمود دلے که همه یاد کرد او بود



وایضاً او فرموده که صوفی آن بود که نبود و وصالش شب عاشوره در خمس و عشرین و اربع مایه واقع شده و حضرت خواجه خواجگان سلطان العارفین خواجه بایزید بسطامی رضی الله عنه

ذکر حضرت خواجه بایزید بسطامی رضی الله عنه

نام ایشان طیفور بن عیسی بن آدم بن سروشان اصل ایشان به بسطام است و حضرت سید الطائفه شیخ جنید فرمود که شیخ ابو یزید در میان ما چون جبرئیل است در ملائکه و خواجه فرمود الله تعالی را بخواب دیدم گفتم راه بتو چیست فرمودند از خود گذشتی رسیدی نکته روزی بزرگی از حضرت شیخ غریب پرور رضی الله عنه پرسید که درین چه حکمت بود که منصور انا الحق گفت و ویرا بر دار شهید کردند و خواجه بایزید انی انا الله گفت و مریدان او را کاردها زدند خود زخمی شدند چنانچه در مثنوی مولوی معنوی مذکور است حضرت شیخی غریب پرور فرمودند که هر دو را شانیست لیکن آنکه خلیفة الله تعالی میباشد او چنین میباشد که حضرت خواجه بایزید بود وصالش پانزدهم ماه شعبان در سال دو صد و شصت و یک هجری و بقولی دو صد و شصت و چار بود و باقی روایات ضعیف اند و حضرت ایشان را خرقهٔ خلافت بر قول صاحب رشحات از روحانیه و بقول صاحب تذکره بموصلت جسمانی حضرت خواجه خواجگان

ذکر نسبت بایزید با حضرت محمد جعفر صادق رضی الله عنه

امام همام بالحق والصواب ناطق حضرت امام محمد جعفر صادق رضی الله عنه رسیده و ذکر مبارک ایشان سابق در سلسلهٔ چادریه عالیه از پدر بزرگوار خود امام همام حضرت محمد باقر رضی الله عنه که آنرا سلسلة الذهب خوانند و درین سلسله از خواجه خواجگان سید التابعین حضرت خواجه محمد قاسم بن ابی بکر صدیق رضی الله عنهم مقرر است کنیت حضرت خواجه

ذکر حضرت محمد قاسم بن ابی بکر صدیق رضی الله عنهم

قاسم ابو محمد و بقولی ابو عبد الرحمن از پدر یتیم مانده بود و عمه خود حضرت ام المؤمنین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها تربیت او بوجه اکمل بجا آورده و باندک فرصت بدرجه بلند علم و عمل ترقی نموده و از جملهٔ فقهای سبعه مدینه است و امام بخاری در صحیح خود ویرا افضل زمانه خوانده است وصالش در سال یکصد و هفت بوده است و آنحضرت را نسبت ارادت و خرقه خلافت از حضرت خواجه خواجگان خیار اصحاب رسول آخر الزمان حضرت سلمان الفارسی رضی

ذکر حضرت سلمان الفارسی رضی الله عنه

ثابت و مقرر است کنیت ایشان ابو عبد الله و ایشان را سلمان بن اسلام میگفته اند از
کبار صحابه اند پیغمبر صلی الله علیه وسلم در شان ایشان فرموده اند سلمان من اهل بیتی و وصال
ایشان در سال سی و سه هجری بود و مدت عمر ایشان بر قول اصح دوصد و پنجاه است و حضرت
ایشان را با وجود دریافت شرف صحبت حضرت رسول مقبول صلی الله علیه وسلم نسبت ارادت
و خلافت هم از جناب آن قدوة المهاجرین والانصار ثانی اثنین اذ هما فی الغار معدن الصدق
والصفا صاحب السیف والسخا پیشوای اصحاب بالتحقیق امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی
الله عنه ثابت و مقرر است نام حضرت ایشان عبد الله بن ابی قحافه عثمان بن عامر بن
عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مره بن کعب است هکذا حققه ابن حجر مکی رضی الله عنه و حضرت
صلی الله علیه وسلم عتیق نام کرد و از القاب شریف او که در میان صحابه با آن معروف بود خلیفه
رسول الله است والتقی و ثانی اثنین و ابو الفضل و هما مخصوصان فی کتاب الله تعالی مناقب
آنحضرت زیاده از آن است که در دفاتر گنجد وصال ایشان بست و دویم از جمادی الآخر در سن
سیزدهم از هجرة واقع شد و خلافت ایشان ظاهری و باطنی اظهر من الشمس است که از جناب
رسالت مآب صلی الله علیه وسلم است ؎ مهترین و بهترین انبیاء ٭ رهنمای اصفیاء و اولیاء ٭
خواجه دنیا و دین گنج وفا ✣ صدر بدر هر دو عالم مصطفی ✣ پس در حضرت قطب الاقطاب
فانی فی الله باقی بالله حضرت شیخ کلیم الله جهان آبادی رضی الله عنه و مشائخ ما که بعد ازین
حضرت اند هر چهار نسبت موجود و در هر چهار سلسله معظمه بیعت و ارشاد جاری است الحمد لله تعالی
علی ذلک الی یوم التناد مخلد و مستدام باد بحرمة النبی و آله الامجاد و بالنون والصاد وصال
حضرت شیخ کلیم الله رضی الله عنه ؎ شد کلیم الله بر طور تجلی گرم شوق ٭ بیست چارم
از ربیع الاولین بر وی حجاب ٭ در سن یکهزار و یکصد و چند سال بوقوع آمده روضه مطهره ایشان
در شهر جهان آباد زیارت گاه خلق است ✣

ذکر امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه

وصل دهم در ذکر غیاث العاشقین سراج الواصلین سند الکاملین فخر المکملین



حضرت شیخ نظام الحق والدین رضی الله تعالی عنهم

بنسبت نسبی ایشان بحضرت صدیق اکبر رضی الله عنه بواسطه شیخ شهاب الدین سهروردی
رضی الله عنه میرسد چنانچه حضرت مولانا مولوی فخر الاولین والآخرین رضی الله عنه
در سلسله حدیث خود را صدیقی قلمی فرموده اند **نقل است** از مناقب فخریه که حضرت
شیخ نظام الدین را از صد هزار مرید زیاده بود اکثر مریدانش صاحب حال و اهل کمال اند
حتی که یکی از اوشان احیاء موتی هم صورت گرفته اصل وطن آنحضرت پورب است از انجا
بقصد انصرام بقیه تحصیل علم وارد شهر جهان آباد شدند و بهمین تقریب سعادت ملازمت
حضرت قطب الاقطاب فانی فی الله باقی بالله حضرت شیخ کلیم الله رضی الله عنه دریافتند
روزیکه آنحضرت بر دروازه مبارک ایشان رسیدند جناب کرامت مآب ایشان مشغول
سماع بود و در بر اغیار موافق شرائط مجلس مسدود بود حضرت شیخ نظام الدین به
سعادت ورود خود دستک بر در آستانه مجلس خانه زدند حضرت فانی فی الله یکی را از
حاضرین برای استفسار بیرون فرستاد آن شخص نام نامی و احوال گرامی ایشان دریافته
بعرض رسانید فرمان به آمدن و داخل شدن بمجلس شد حاضران عرض کردند که داخل اجنبی
در مجلس سماع دستور حضور نیست بر زبان حق ترجمان گذشت که این مرد عزیز است اجنبی
نیست پس حضرت نظام الملة والدین را از در درآوردند حضرت شیخ شرف تعظیم و جواب
سلام بالاکرام عطا فرمود و از اراده پرسید سخن از روی استفاده علم از زبان ایشان
بظهور پیوست و بحضور حضرت شیخ بر مورد قبول جا یافت و اجازت دوام صحبت حاصل
شد پس از ان بحضور خدمت مستفید میبودند در بعض اوقات که ذوق و شغف و سکر و شورشی
در مریدان آنحضرت معائنه مینمودند متعجب میشدند حتی که یکی از مریدان حضرت شیخ یحیی
مدنی قدس سره که ساکن مدینه منوره بودند از جناب شیخ معز الیه رسید تا بر شیخ نظام
کشاد از جوش دل مست و بیهوش افتاد و حضرت نظام الملة والدین تمام متحیر شدند و گفتند این

حالت تازه که گاهی بمعاینه نیامده بود استفسار کرد یاران آگاهی دادند ازان روز خاطر شریفش نیز بآنطرف رغبت کرد و بر سر اعتقاد آمد و اطوار ارادت پیش گرفت و آیین خدمتگزاری اختیار ساخت روزی که حضرت برخاست و چون سر روضهٔ جنت روان شد آن سعید ازلی نعلین شریف برداشت و پیش پای فلک فرسا نهاد حضرت شیخ بعین عنایت در وی دیده فرمود که توجه بکسب علوم باطنی اولی و احسن است ایشان در جواب عرض داشت که سپردم بتو مایهٔ خویش را ✤ تو دانی حساب کم و بیش را ✤ چون حضرت یحیی مدنی رضی الله عنه هنگام ترخیص بکلیم بطور کرامت فرموده بودند که نیاک اختری نظام الدین نام باین شکل و صورت نزد شما خواهد رسید و در حین دعوت الی الله این بیت خواهد خواند مالک نسبت ما اوست حضرت شیخ فانی فی الله بدست ستانی که معنی مظهر ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم است دستش بگرفت و چندین در صحبت کثیر النعمت داشته مرخص بسرزمین دکن فرمود تا در انجا رسیده فیض رسان خلق گشت و نواب مستطاب نظام الملک آصف جاه جد امجد حضرت نواب صاحب نظام الملک نواب غیاث الدین خان بشرف بیعت در خدمت آن ظل الهی مستفید گردید و سعادت و ولایت آثار خواجه کامگار خان که یکی از مقربان و خلفای ذی شان آنحضرت بود نیز اشرف اندوز بیعت شد و نسخهٔ رشک گلستان ارم در احوال کرامت اشتمال آن سراپا کمال بیمثال نوشته است و نام آن احسن الشمائل کرد اگرچه آن یکی از هزار است طالبان را از مطالعه آن مبرهن ذریعه و فور ذوق میشود و صورت بیعت آنحضرت بخدمت قطب جهان آبادی رضی الله عنه این درویش از زبان مبارک مظهر جمال الهی حضرت حافظ صاحب ملتانی براین نمط شنیده و مطابق آن در خلاصة الفوائد نیز دیده که حضرت شاه نظام الدین اورنگ آبادی کتابی از اصول در خدمت حضرت قطب جهان آبادی میخواندند اتفاقاً شخصی از یاران حضرت شیخ مدنی از مدینه بعد از وصال شیخ مدنی رسید و نظرش بر شیخ کلیم الله افتاد



بمجرد دیدن آن شخص را وجد و حالة قوی دست داد که تا دیر بیهوش بر زمین افتاده ماند
چون بافاقه آمد ملاقات و بیکدیگر مشغول شدند حضرت شیخ نظام الدین ازینصورت حالة
حیران گشته در خدمت عرض کردند که این چه ماجراست حضرت شیخ فرمودند که این
هم یک علمی است که شمارا هم خواهم تعلیم کرد پس ازین اشتیاق سبق خواندن این علم بران
حضرت غالب آمد و بخدمت حضرت شیخ کلیم الله جهان آبادی عرض نمودند که بنده
را ازین علم سبق ارزانی شود آخر ازین علم سبق خواندند و بیعة نمودند و بعد مشغولی تمام
یکے از عاشقان کاملان شدند و حضرت شیخ ایشان را بمجرد بیعة اجازت ارشاد فرمودند
و بعد چندین مدت روانه بسوی اورنگ آباد نمودند چون آنجا رسیدند جذب کمال
در ایشان ظاهر شد تا آنکه احدے را از وابستگان شیخ بدون ذکر و فکر کارے نبود؛
نقل است از خلاصة الفوائد که حضرت شیخ الاسلام قطب کچھی حضرت مهاراولیصاحب
روحے فرمودند که حضرت شیخصاحب سند الکاملین شیخ نظام الدین اورنگ آبادی
تمام فیض عالم بودند چنانچه یک منشی را مهر مبارک خود حواله کرده بر دروازه حویلی شریف
نشانده بودند از برای آنکه هر نوع سائل که مطلب خود آمده کاغذ بنویساند کسی باشد
و بکسی طرف که باشد و بکسی مدعا که باشد نوشته بمهر مزین کرده بدهد و آن حضرت
قبله مهاراولیصاحب درین میان فرمودند که چه فراغت یافته بودند و این هم فرمودند
اگر کسے بموجب کاغذ مهری حضور عالی حضرت شیخصاحب رضی الله عنه کار نویسانیده
کرده میداد ذخیره و اگر نمیکرد خود بدولت بر روے هیچ رنج نمیشدند و آنحضرت مهاراولیصاحب
اینهم فرمودند که سجع مهر شیخصاحب چه خوب بودند چنانچه بر یکے نگین این بود - ذکر مولے النا
همه اوست - و بر دیگر نگین - در رعایت دلها بکوش + نظام دین بدنیا مفروش ،، بعفضلے الله
منقوله حضرت ایشان منقول از رساله نظام القلوب که تصنیف آن حضرت است آورده
میشود **فائده** ذکر جهر هیچ وقت منع نیست بلکه همه اوقات مامور و ماجور است ان الذاکر

مجبوب فی جمیع الاحوال الا فی احوال ورد به منع الشرع یعنی انه یکره الذکر حالة الجلوس
علی قضاء الحاجة وفی حالة الجماع وفی حالة الخطبة وفی الصلوٰة بعد الامام ولایکره
فی الطریق ولا فی الحمام اجمع العلماء علی جواز الذکر بالقلب واللسان للمحدث والجنب
والحائض والنفساء وذلک فی التسبیح والتحمید والتهلیل والتکبیر والصلوٰة علی
رسول الله صلی الله علیه وسلم والدعاء وغیر ذلک ولکن قراءة القرآن حرام علی الجنب و
الحائض والنفساء سواء قرأ قلیلا او کثیرا حتی بعض آیة ویجوز لهم اجراء القرآن علی القلب
من غیر لفظ ثم لا ینبغی ان یترک الذکر باللسان مع القلب خوفا من ان لظن به الریاء
بل یذکر بهما جمیعا ویقصد بهما وجه الله تعالی وقد قال اقل منا فضیل بن عیاض رضی
الله تعالی عنهما ان ترک العمل لاجل الناس ریاء ولو فتح علی الانسان باب ملاحظة
الناس والاحتراز من تطرق ظنونهم الباطلة لانسد علیه اکثر ابواب الخیر وضیع
علی نفسه شیئا عظیما من مهمات الدین ❊ ونیز فرموده حضرت ایشان است که بندگی
حضرت شیخ قطب الدین حاجی قدس سره فرموده اند که در اوائل ذکر جهر دوازده سال
گفتم از شام تا صبح و از صبح تا شام که فائده از ذکر جهر یافتم در هیچ عبادتی نیافتم چون ختم قرآن
کردم کمتر از سه ختم نکردم و چون نماز می گذاردم کمتر از هزار رکعت نمی گذاردم و صائم الدهر
بودم بلکه در هر ماه اکثر روز طی میداشتم و چون دعوت اسماء می کردم کمتر از لکه بار نمی خواندم
اما ثمره بیشمار که در ذکر جهر دیده ام هیچ ازینها ندیدم ❊ فائده مقوله ایشان ۔ که چون پیر کلاه بمرید
عطا کند درین راه صادق کسی است که قدر تاقیه بداند ❊ در تاقیه جمله عشق و شوق است همه +
اسرار جمال دوست و ذوق است همه + چون بر سر خود نهادی آن مونس دوست + بی سوز و
عشق او چه شوق است همه ❊ فائده نزد خواب صد بار تهلیل بخواند و فاتحه بارواح اهل شجرهٔ
خویش میخوانده باشد ❊ فائده مقوله ایشان ❊ انفاس پاس دار اگر مرد عاقلی + ملک
دو کون ملک تو ان کرد یک نفس + برنده گردن شیطان خناس + برمرد است تیغ پاس انفاس +
تراکی حرف بس از جمله عالم + که از جانب نیاید جز خدا دم + اگر تو پاس داری پاس انفاس +



بہ سلطانی رسانندت ازان پاس + اگر یک ذکر گوید صبح تا شام + رسد کارش بفضل حق باتمام + فائدہ مقولہ ایشان در عین خلوی معدہ از طعام و شراب شرط است خصوصا در ابتدائے حال ؎ کجا ذکر گنجد درانبان عصر + بسختی نفس می کند پا دراز + فائدہ مقولہ ایشان - ہمہ اوقات انفاس بذکر مشغول دارد و خطرہ غیر در دل نیارد ؎ پاسبان دل شو اندر کل حال + تا نیابد ہیچ دزد آنجا مجال + ہر خیالے غیر حق را در دوان + این رعایت سالکان را فرض خوان + ؎ ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہریست + کان را خراج ملک و عالم بود بہا + مپسند کاین خزانہ وہمی رایگان بباد + واگروی بخاک تہیدست وبے نوا + فائدہ - مقولہ ایشان - ای عزیز عشق کمال باید کہ بدین مقام برسد چراکہ این مقام عاشقان است کہ بے کمال عشق ہرگز دست نمیدہد و از این حال سلطان المشائخ میفرماید ؎ عشق آمدشد چو خونم اندر رگ وپوست + ہرکرد مرا ازمن و پُرکرد ز دوست + فائدہ مقولہ ایشان - قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکل شئ صقالۃ وصقالۃ القلب ذکر اللہ تعالی ؎ تا بجاروب لا نروبی راہ ؛ نرسی درسراے الا اللہ + ایضاً چون سالک بے اختیار ذاکر باشد حتی کہ بوقت قضا حاجت و بول کردن ہم ہر چند کہ قصد تغافل کند نتواند نگاہ داشت در ینوقت ذاکر را از بے ادبی معذور دارند ؎ ز اہل دل چون بصفا دل شدہ + موکبہ قرب بمنزل شدہ + تاکہ باشد یاد غیری در حساب ذکر مولا باشد از تو در حجاب + چون ہمہ یاد تو از مولا بود + ہمچو مجنونت ہمہ لیلی بود + چون نماندہ در دل از اغیار نام + پردہ از محبوب برخیزد تمام + گر ترا موی بماندت از خودت ہفت دوزخ پر برآید از بدیت + و حضرت شیخ کامگار خان رضی اللہ عنہ کہ از خلفاء آن حضرت است در احسن الشمائل خصایل آنحضرت را از پوشیدن لباس و خوردن طعام و آب و کیفیت سلوک آنحضرت از مکالمہ مصاحبۃ یا جہاد حال آنحضرت در سوار و پیادہ رفتن و حسن سلوک با مخلصان و اجنبیان مرقوم قلم نیض رقم کرد و تحریر نمود کہ این فوائد ازان جہت رقم آوردم

که معتقدان این درگاه و متوسلان این والاجاه روبیه پیر و مرشد برگزیده و تا وسع امکان
سعی نموده شمار خود سازند که متابعت پیر طریقت مریدان را از جمله واجبات است علی الخصوص
متابعت این سراپا حمیده اوصاف فرض عین است وفقنی الله ایاکم روبیه حضرت ایشان
در همه امور موافق سنت رسول الله است صلی الله علیه وسلم که در پوشیدن لباس هیچ تکلیف نیست
بلکه هر چه میسر میشود از جامه و پیراهن و سراویل میپوشند و اکثر پارچه سفید را برنگ ملین رنگین ساخته
ملبوس میفرمایند و پیراهن مبارک از پارچه قیمت دو ونیم روپیه یا سه روپیه باشد می سازند و
جامه یافته هم بهمین قیمت می پوشند و سراویل از سوسی سرهندی که بقیمت یک یا نیم روپیه یا
دو روپیه باشد می کنند و اکثر اوقات بر پیراهن شریف پیوند می دوزند و آنرا در بر میفرمایند
و پارچه بیش قیمت هرگز نمی پوشند روزی در ایام زمستان این کمترین غلامان چند طاق
شال الوان و چهینت بندر که چندان قیمت نداشت برای نظر برده بود فرمودند که ما هرگز
باین قسم لباس رغبت نداریم و نمی پوشیم احقر چون مکرر التماس کرد از راه بنده نوازی فرمودند
اگر فرض چهینت کم قیمت ساخته برآرید برای خاطر شما خواهم پوشید و آن طاقها واپس دادند
روبیه دیگر حضرت ایشان مدظله آنکه از هیچ کس نذر قبول نمی کنند مگر از مخلصان که فدوی
این جناب اند گاهی برای خاطر داشت این جماعت نذر قبول می فرمایند و وجه قبول
این نذر آن است که سابق بالکل چه از نقود و چه از اقمشه هر که می آورد چه از مخلصان و
چه از بیگانگان هرگز نمیگرفتند چون این خبر بسمع همایون حضرت کلان صاحب و آن پشت و
پناه صادقان و آن متصف باوصاف الله و المتخلق باخلاق الله حضرت شیخ کلیم الله جهان
آبادی رضی الله عنه رسید بحضرت ایشان عنایت نامه بدین مضمون نوشتند که مسموع شد
که از یاران و مخلصان هر که از قسم نذر برای شما می آرد قبول نمی کنند اگر چه امر مستحسن است اما
دل شکستگی محبان درین صورت اولی آنکه هر که باخلاص صدق چیزی بیارد بحکم لارد والا
البته قبول نمایند و بمحتاجی بدهند که کارسازی محتاجان بهتر و اولی تر است ـ اینکه ستانی

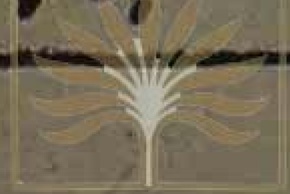


و بیفشانیش * بهتر ازان است که نستانیش * در گرفتن الفت است و ناگرفتن وحشت
و دلبری مخلصان صادق از همه طریق فایق ازان است ازان روز یکه باین امر مامور
گردیده اند نذر از مخلصان قبول می فرمایند چنانچه روز جمعه که مجلس سماع مقرری است
هر نذری که می آید بقوالان و مستحقان که در محفل همایون میباشند مرحمت میفرمایند
و در روزها دیگر هرچه نذر میرسد بمحتاجان می بخشیدند و از جنس میوه یا طعام یا شیرینی
و غیره اگر کسے می فرستاد یا می آورد همون ساعت بحضار مجلس تقسیم می فرمایند
و هم بخانه مخلصان مخصوص عنایت می کنند و خادم با خود داشتن طریقه حضرت اوشان نبود
هرگاه برای نماز جمعه یا برای سیر تشریف فرما میشدند تنها یا پیاده میرفتند و تغیر لباس میکردند
و گاهی از مخلصی اسپ طلبانیده میرفتند و سواری از قسم اسپ یا بهل یا پالکی در خانه نگاه
نمیداشتند و اکثر معتقدان چند غلام بچه برای خدمت آورده بودند بیاران بخشیدند ازان
جمله دو غلام بچه برای خواندن سرود مقرر فرموده بودند ازان جهة آنها را نگاشتند و از جمله
خادمان دو کس همراه بودند یکی برای پختن طعام جهة باشنده های خانقاه و دومی برای
فرش مجلس و غیره و تقسیم حصه قوالان و این دو شخص هم مقرری نبودند تبدل داشتند پس کمال
تجرید و تفرید بغایت رسانیده بودند رویه سلوک آنحضرت رض بهر کس چه از آشنا و بیگانه
و چه از اجنبی و بیگانه بیک رویه است هر کس که بخدمت شریف از صغار و کبار می آمد همه را دست
بسر میزدند و برای همه کس تمام قد استاده میشدند و تعظیم بجا می آوردند با طفل چهار ساله همون
وضع مبارک مبذول داشتند که با پیر هفتاد ساله و با کابر و فضلای خود چه رسد که بطریق اولی
تعظیم بجا می آوردند و هر که بملازمت سامی گرامی سعادت اندوز میشد اگر شیرینی موجود میبود
شیرینی یا آن یا بخور انیدند و الا از قسم عطریات که مدام آن صاحب حاضر بود عنایت میشد
هرگز این بنظر نیامده که هیچ واردے و زائرے از فائدهٔ خالی باز گردیده باشد در مجلس شریف
نبوی صلی الله علیه وسلم بیاد آمد من زاد حیّا و لم یذق منه شیئا فکانما زار میّتا اکثر

می خواندند و همواره بر حدیث شریف عمل میفرمودند روّیه دیگر آنحضرت رضـ که تا مردم
نشسته بودند دوزانو می نشستند و چهارزانو نشسته خلاء و ملاء احدی اصلا و قطعا ندیده
و نشنیده و اگر کسی در مجلس همایون بسخن مشغول شدی بسیار متاذی میشدند و ازینجهة مقرر
فرموده بودند که شخصی از مخلصان کتاب میخوانده باشد تا حضار از گفتگوی لب بسته باشند
و استماع احوال بزرگان می نموده باشند و آنها که مشغول اند سر رشتهٔ کار از دست ندهند
و همه وقت مخلصان را بشغل باطنی تاکید میفرمودند و در مجلس سماع بیشتر بحضار دلالت و تاکید
بر خاموشی میفرمودند و اگر احیاناً از جمله قوالان و غیرهم کسی لب بسخن بکشاد منع میفرمودند و اگر
شخصی زانو برداشته در مجلس می نشست بدوزانو نشستن امر میفرمودند و احتیاطی که روز سماع
در محفل مبارک ایشان بوقوع می آمد در هیچ از مشایخ زمان دیده و شنیده نشد و نیز فرموده اند
که در مجلس سماع بسیار باادب باید بود چنانچه در مسجد زیرا که استماع سرود حکم عبادت دارد
پس در مکانی که عبادت کنند بی ادب نشستن و بیجای حرف گفتن ممنوع است همچنین
در محل سماع ادب ورزیدن لازم و واجب است و آداب سماع شنیدن آنحضرت آن
بود که متواتر سماع سرود نمی فرمودند مثلاً اگر یک روز می فرمودند دو سه روز در میان
نهاده باز سرود استماع مینمودند و اگر چنین اتفاق شده که عرس یکی از بزرگان و مشایخ قریب
بجمعه می آید روز آدینه که مجلس سماع مقرر است شنیدن سرود دران جمعه موقوف داشتند و روز
عرس استماع کردند و حظی دیگر گرفتند و بسا اوقات این عبارت میفرمودند که یا بنی لا تکثر السماع
ولا حکمت که بسیاری سماع دل را بمیراند روّیه دیگر حضرت ایشان در طعام خوردن آن بود که تنها
خوردن تناول طعام نمیکردند البته چند مخلص را طلبیده شریک طعام مینمودند و اگر کسی دران
وقت موجود نمیشد بخانه مخلصان از راه کرم عنایت می فرمودند و بخوردن بسیار کم میل
میکردند و بحال هر کسی شفقت داشتند و احوال پرسی بجا می آوردند خلق عمیم و اشفاق کریم
آنحضرت زیاده ازان است که در تحریر آید هر که یکبار بشرف سعادت ملازمت رسیده باشد



یعنی خلق عظیم یافته باشد که در جمیع احوال و افعال و اقوال موجب سنت رسول الله صلی الله علیه و سلم بجا می آورد اصلا تجاوز و تفاوت از سنت نه شنیده رویه دیگر از حضرت ایشان که نماز صبح بجماعت میگزاردند و بعد ادای نماز در حجره شریفه تشریف برده تا پنج شش گهڑی روز برآمده مشغول بیاد حق میبودند دران وقت هیچ کس را یارای آن نبود که بخدمت شریف تواند رفت و بعد از فراغ از اشتغال مقرری در حجره وا می شد و از مخلصان وغیره هر که می آمد بالطاف می نواختند و دو پاس نشسته بودند بعد دو سه پهر برای ادای نماز ظهر بر پا میشدند و بعد ادای نماز ظهر داخل حجره شده مشغول میشدند تا پنج شش گهڑی روز باقیمانده در حجره کشاده میشد و اعزه بشرف قدمبوسی مشرف میشدند و دران حین اخوی محمد نور الدین را مامور بقراة مشکوة شریف یا کتاب دیگر میفرمودند تا عصر و بعد ادای نماز عصر این کمترین بخواندن کتب که مشتمل بر احوال مشایخ باشند مامور میشد دران وقت من قرائت میکردم و خود استماع میفرمودند و حضار مجلس نیز مشغول بسماع می نشستند تا وقت مغرب و بعد ادای نماز مغرب بحجره تشریف می بردند و اخوی محمد نور الدین که با جمعی از مخلصان که دران وقت حاضر باشند سفارش و صدارت مردم بجا می آورد که دل مسکین را خوشنود کردن و مقصد محتاجی برآوردن بهتر از طاعت است و باعث هدایه دران وقت از اهل دول هر که می آمد بسعادت قدمبوسی مستفید میشد و بمطالب مقاصد خود حاجتمندان واصل میگشتند و اکثر بسعادت ازلی و هدایت لدنی که عبارت از یاد الهی است فائز می شدند میگویند که آنچنان فیض که از ذات فائض البرکات بعالمی رسیده شاید که از بزرگان سلف بوقوع آمده باشد رویه دیگر آن حضرت رضا آن بود که هرگز سخن حقایق و معارف صوفیه از زبان مبارک ایشان بر نمی آمد و اگر سائلی از ارادت سوال کرد جواب آن حواله بر کتب سلف می نمودند که در فلان رساله جواب این مندرج است از انجا خاطرنشان شما خواهد شد و هرگز مسموع نه شده که کلمات حقایق بتقریب فرموده باشند آری این علم لدنی عطای است نه تحریری نه تقریری پس امری که موهبی باشد



در بیان نمیتوان آورد روزے این کمترین بشرف سعادت قدمبوسی رسیده دید که
حضرت تنها تشریف دارند سلام کرده ایستادم از راه کرم و فضل مرا طلبیده نشاندند و شفقت
و مرحمت از حد زیاده فرمودند و فرمودند که سیادت پناه مرزا محمد جعفر از حیدرآباد آمده اند
و ظاهر نموده اند که قوالے رباب نواز از انجا نوکر کرده با خود آورده ام در مجلس آینده حاضر
خواهد شد عرض داشتم که صدای رباب بصفت از سازها دیگر موثر تر است آنحضرت این
بیت فرمودند ؎ از کاسهٔ رباب هر انغمتی رسید ؛؛ شد آفتاب هر که از ان ذرهٔ چشید
بسماع این بیت بر کمترین رقتی عظیم مستولی شد و بے اختیار اشک از چشم روان بود بعد از ان
این دو بیت خواندند ؎ خشک تار و خشک چوب و خشک پوست + از کجا می آید این
آواز دوست + نے ز تار و نے ز چوب و نے ز پوست + خود بخود می آید این آواز دوست
این دو بیت خوانده چشم مبارک پر آب کردند در مدت که این کمترین بشرف قدمبوسی
و سعادت صحبت مشرف بود همین قدر از زبان کرامت ترجمان شنیده شد و بجز این یاد
ندارم که قبل ازین گاهے سخن از زبان مبارک برآمده باشد رویهٔ دیگر حضرت ایشان
آنکه هرگاه تجدید وضو می فرمودند بعد از فراغ وضو اکثر شانه در محاسن شریف میکشیدند
و نماز با جماعت را بسیار دوست میداشتند و بر صلوات و صوم و تطوع چندان مقید
نیستند و بیشتر بیاد الهی و دوام ذکر مخلصان را تاکید میفرمایند حق تعالی بتصدق آن پیر
پیر طریقت جمیع طالبان را بدوام ذکر و مدام فکر مستعد دارد و بمنزل مقصود رساند بمنه و کرمه
نقل است از خلاصة الفوائد که آنحضرت رض چندان استغراق داشتند که شخصے بے شغل را
اگرچه از یاران آنحضرت میبود نشناختند و شخصے که مشغول میبود با او توجه میفرمودند چنانچه
محمد شفیع نام ساکن ٹھٹھه از یاران آنحضرت بود هرگاه که بخدمت آمدی خود بدولت با او
توجه فرموده خیر و عافیت می پرسیدند بعد چندین که او بخدمت می آمد آنحضرت هیچ
التفات نفرموده گویا که آشنائی هم ندارد مشار الیه از وقوع این معنی بسیار حیران در مانده شد



وبخاطر اندیشید کہ شاید کدام تقصیر نافرمانی از من صادر شدہ باشد آخر در خود ہیچ نیافت وپیش عزیزی از یاران آنحضرت بیان احوال خود کرد آنعزیز پرسید کہ مبادا از تو چیزے تقصیر بوقوع آمدہ باشد او گفت کہ چیز باز آنعزیز پرسید کہ آنچہ در دو شغل اشتغال کہ آنحضرت فرمودہ بودند بعمل می آری یا نہ گفت چند روز است کہ از سبب موانعے اوراد ارشاد حضور فوت شدہ آنعزیز گفت کہ باز ہمان طریق بشغل مواظبت کن مشار الیہ باز بشغل اشتغال شد چون بعد چندین بخدمت شیخصاحب بیامد آنحضرت بسیار توجہ فرمودند و استفسار حالت کردند و فرمودند کہ کجا بودی و حالانکہ ہمیشہ سلام کردہ میرفت غرض آنکہ بے ذکر را ہیچ نمیشناختند نقل است وصال آنحضرت ۔ آن نظام الدین ثانی شاہباز اوج عشق در ۲۲ دوازدہم ذی القعدہ شد عرش آشیان ٭ در سن یکہزار و یکصد و چہل و دو سال واقع شد ٭

وصل یازدہم در ذکر آن فخر الاولین و الآخرین محب النبی محبوب رب العالمین شیخ المشایخ قطب الاولیا مولانا فخر الملۃ والدین رضی اللہ عنہ بن

شیدنا و مولنا حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ در توصیف آنحضرت چند ابیات از کلام نظام الملک بحسب اقتضاء مقام آوردہ شدہ ۔ کمالات آنخاص رب جلیل ٭ کبیرہ سخن را بضاعت قلیل ۔ کجا باد حضرت عز قش ٭ چہ کار آید ہمہ انجا نہ عقل دلیل ٭ عبارت زاوصاف او قاصر است ،، چہ قوت کند حرف طبع علیل ،، باو چون توان زدم از دوستی ٭ عزیزے کہ باشد خدارا خلیل ٭ نظام از مقامش چو جوید نشان مگر او شود خود سوی خود دلیل ،، مثنوی سراپا حسن در عالم یگانہ ٭ ندیدہ مثل او چشم زمانہ ٭ بصورت آفتاب عالم افروز ٭ ملک انس وے بسیرت بہرہ اندوز ٭ در جمعند اوصاف حمیدہ ٭ بر و شد ختم اخلاق گزیدہ ٭ بہ بیرنگی عجب رنگین مزاجے ٭ بہ پروائے الفت امتزاجے ،، رخش آئینہ انوار قدسی ٭ دلش گنجینہ اسرار قدسی ٭ ہدایت المصور جراغ عرش

ولایت نکهت ریحان باغش
عجائب مایهٔ از مخزن غیب
ز خاک تیره آنجا گل دمیده
مروت را تجسمش عهد و پیمان
بجودش حاتم طائی غلامے
نسیم خندهٔ صبح جبینش
لبش را با تبسم همعنانے
ز تقریر سخن یک سلک گوهر
فصاحت ترجمان خوش زبانی
تواضع خوی دلجوئیش عادت
برحمت ابر در رفعت ثریا

بشهر عقل میر خاندانی
بغایت تحفهٔ از گنز لاریب
شعاع مهر برقے از جلالش
حیا بر طینتش آورده ایمان
قناعت مسند و تسلیم صدرش
اثر نگذاشت از خاشاک چینش
نگه در سینه گلزار تجلی
بیانش را لطافت نازپرور
عجب کوچک دلی با پُر دلی ها
برای خلق رنج خود عبادت
معظم پادشاهے لاؤبالی

به بزم عشق شمع دودمانی
نسیم خلق او هر جا وزیده
فروغ ماه نورے از جمالش
بجرأت رستمش شاگرد خامے
توکل تکیه گاهے عز و قدرش
زبانش را به نیت همزبانے
سخن در دل درافشان تسلی
ادا فهمی طریقه نکته دانی
غریبی با معلے منزلی ها
بتمکین کوه اندر علم دریا
بملک بیغمیش بس قدر عالی

ولادت با سعادت حضرت مولوی صاحب قبله

نقل است از خلاصة الفواید که قطب الهی حضرت قبله جهاوی صاحب فرموده ولادت باسعادت حضرت مولوی صاحب فخر العاشقین عجب طور بظهور رسیده که والده مکرمه آنحضرت از خاندان حضرت سید محمد گیسو دراز بود و موجب قدرت الهی دستور است که همه اهل خاندان ایشان را اثر جذبه می بود و حضرت مولانا اورنگ آبادی را بعد نسبت شدن بآنطرف مدتے اتفاق بخانه رفتن نیفتاده بود چون بمشیت ایزدی جلشانه وقت ظهور حضرت مولوی صاحب رسید از آن دستور حضرت مولوی صاحب قبله پیدا شد و اسم مبارک ایشان حضرت شاه کلیم الله رضی الله عنه مولانا فخر الدین نهاده فرستادند و فرمودند که این فرزند من است چون حضرت مولوی صاحب هفت ساله شدند روزے قطب اورنگ آبادی والد ماجد ایشان در آرام بود که ایشان پایها حضرت پدر بزرگوار خود بدست میمالیدند و از غلبه خواب خود قدرے سر مبارک را بزانو میبردند

حضرت سرور کائنات صلی الله علیه وسلم پنج شش دانه بن بدست ایشان دادند پس زود از خواب بیدار
شدند و دانه بن بعینها در دست خویش دیدند و دران اثنا حضرت قطب اورنگ آبادی
هم بیدار شده دست حضرت مولوی صاحب را گرفته گفتند که ازین دانه ها حصهٔ ما هم بده هر دو
صاحب بخوردند و تولد حضرت مولوی صاحب در اورنگ آباد است نقل است از مناقب فخریه
که آنحضرت را چهار برادر بودند یکی عینی که حضرت محمد اسماعیل نام داشت و از حضرت مولانا
کلان بود آنرا حضرت قطب اورنگ آبادی مرید خلیفه خود حضرت کامگار خان کنانیده
بودند و سه دیگر برادران علاتی بودند که یکی بغلام معین الدین دویم بغلام بهاء الدین
و سویم بغلام کلیم الله موسوم بودند هر سه را بیعت بخدمت مولانا مولوی صاحب و الد بزرگوار
کنانیده بود و دیگر همشیره که ایشان را نیز بخدمت ایشان بیعت بود نقل است از مناقب
فخریه و خلاصة الفوائد که سن مبارک ایشان وقت وصال حضرت نظام العاشقین بقدر
شانزده یا هفده سالگی بود و در مناقب فخریه می آرد که وقت وصال حضرت نظام العاشقین
بقاضی کریم الدین که نسبت خویشی با آن جناب داشت فرمودند که فرزندم محمد فخر الدین را حاضر
سازد قاضی مذکور باستعجال رفته حضرت ایشان را آورد و سینه مبارک تا دیری بسینه
به از آئینه چسپانیده ماندند و نعمات باطنی تفویض ایشان فرمودند بعد از رحلت آن هادی
للسلمین نظام العاشقین حضرت ایشان کمر همت بر حصول مرتبه فضیلت بسته و محنت
شبانروزی در سه سال تحصیل علم بتمامه فرمود نقل است از حضرت شیخ الاسلام قطب زمان
مهاروی صاحب رضی الله عنه که خدمت حضرت مولوی صاحب فخر الملة والدین حصول علم و غیره
فنون همه از جمیع شخصان صاحب کمال کسب نموده است چنانچه حضرت ایشان بتمام
تحصیل علم از میان محمد جان جیو نموده اند و کتاب فصوص الحکم نیز در خدمت اوشان قرائت
کرده اند و بعد اتمام این کتب مثل صدره و شمس بازغه و غیر ذلک نیز از محمد جان جیو حاصل
نموده و میان محمد جان چنان شخص کمال صاحب نسبت بود که هر جای در مسئله فصوص الحکم

بند می شدند تا یکدو گهڑی بطرف آسمان می دیدند بعده مسئله بیان میفرمودند یعنی
روح مصنف را حاضر ساخته حل مسئله میکردند و کتاب ہدایه از خدمت مولوی صاحب مولوی
عبد الحکیم تحصیل فرموده اند و مولوی عبد الحکیم بزرگے خوب عالم بود و در علم فقه تمام مهارت داشتند
و هم توکل بدرجه اتم بود و بر عیال و کثیر الاطفال بودند و بفقر و تنگدستی میگذرانیدند که گاهی
پاجامه هم نبودے و در یک نیمه گذران میکردند شخصے از شاگردان ایشان نسخه اکسیر
طلا عرض و حواله کرد چنانچه روبروی آن شخص بعمل آوردند قطعه طلا درست شد مولوی صاحب
موصوف بخدمت حضرت فخر العاشقین عرض کرد که نزد ما ترکیب اکسیر بے تفاوت بدست
آمده خود بدولت بیاموزند حضرت مولانا فرمود که مرا خواهش این کار نیست هر چند
مولوی موصوف باعث شد خود بدولت نفی فرمودند چون مولوی مذکور بخانهٔ خود
آمد بخاطر اندیشید که الحال این طلا اگرچه درست است لیکن شاید که بعد از صد سال تباه
شود و بمسلمین نقصان رسد در آخرت بذمهٔ من بشود از فکر همین یعنی قطعهٔ طلا اکسیر برادر چاه
انداختند و نسخه را پاره پاره ساختند و بتوکل الهی در همان عسرت میگذرانیدند و حضرت
ایشان قبل ازین چند کتاب چنانچه شرح وقایه و مشارق الانوار و نفحات الانس و یک
کتاب طب و یک رساله تیراندازی در حین حیات والد بزرگوار خود حضرت نظام العاشقین
در خدمت آنحضرت کسب فرموده اند الغرض چون از تحصیل علم و دیگر فنون فارغ شدند
خود را بریاضت شاقه و مجاهدات بلیغه انداختند و در ظاهر صورت نوکری پیشه اختیار
کردند و بنظام الدوله و همت یار خان صورت تعلق نمودند و فوج کشتی ها و شمشیر زنیها نمودند
که در مناقب فخریه از زبان مبارک ایشان منقول می آرد که دران اوقات تمام شب تا پاسی
از روز در خیمه بسیار کوچک که آنرا در زبان هندی پال گویند تنها به بیداری و مشغولی می
گذرانیدم و سه پاس دیگر اشتغال بامور ظاهری میفرمودیم اما در کار خود میبودیم و کسی واقف
سر معامله ما نمی شد مگر اینکه بنا بر بعضے اعمال تا چهل روز بیر سید اشتم مردم متعجب شده می پرسیدند



که عدم تبدیل لباس چه سبب دارد بهانه پیش می آوردیم سبحان الله زهی همت و نیز خود
می فرمودند که همت یارخان اکسیر ساخت و ما را بسماجت و منت پیش آمد که از ما بیاموزند
قبول نکردیم و نیز خود می فرمودند که همت یارخان لشکر بتسخیر یک قلعه کشید و در حوالی آن
قلعه ماری بود که ذی حیات از دست او بسلامت نمی ماندند و دهقانیان آنجا بعذر لشکر
را بهمان محل خود فرود آوردند اینجانب موافق معمول اندکی دور از لشکر برای مشغولی علیحده
نشسته بعد از مشغولی قدر دراز کشیده بودیم که مار کوته قدی سبز رنگی زهر آلوده بجنبش
شوری از بالای درختی جست و پیش روی ما آمد بمجرد دیدنش فرصت آن ندادیم که
گزندی تواند رسانید کتاری که پیش ما بود از نیام کشیده بر سرش زدیم آنقدر زور کرد
که در حیطهٔ ذکر نمی آید معلوم شد همان مار بود که مشهور بود به برکت ایشان حقتعالی دفع
نمود بعد چندین علاقه سپاه پیشگی را قطع نمود در اورنگ آباد در خانقاه شیخ صاحب والد
بزرگوار خود همانوقت حاضر میبودند چنانچه از اول صبح تا نیم روز وقت و دو پاس در دالان
بیرونی بفراغت تمام میگذرانیدند روزی بخاطر مبارک گذشت که رفتن بطرف جهان آباد
ضرور است که شیخ صاحب فرموده بودند نقل است از دستخط خاص حضرت ایشان که
در واقعه دیدند آن فخر العاشقین یعنی والد ماجد مرشد مستند حضرت نظام العاشقین اورنگ
آبادی رضی الله عنه یعودون الناس انا العبد محمد فخر الدین قایم فی ادادة البیعت للنساء
اذا جاء الخادم منعه عن الحضور فتوجه نظام العاشقین روح الله روحه الی عبد
فخر الدین محمد و منع الخادم من منع الحضور فجاء بالحضور النساء وقرء الفاتحة وبعد الفاتحة
قام الی مولانا نظام العاشقین یتوجه الی دار البیت فیعنی وسط البیت یتوجه الی العبد
الضعیف فخر الدین محمد وقال لا یرغب قلبی رخصتکم بالسفر لکن السفر خیر لک ففی وسط
هذا القول قال قائل سمت الگجرات یقول نظام العاشقین هل هذا یسمت ویشیر الی جهان
آباد . ولا نسمی اسماء وقرء الفاتحة برخص العبد ایضا نقل است از دستخط خاص

ایشان که در واقعه دیدند در انحال اضطرار بود در سکونت و اراده حرکت یعنی این خیال
میگذشت که مزار مبارک شیخصاحب را چگونه باید گذاشت که حضرت شیخصاحب نظام العاشقین
فرموده ؎ شه اقلیم فقرم بیخودی تخت روان من * نه چون فرهاد مزدورم نه چون مجنون
زمیندارم * نقل است از دستخط خاص حضرت ایشان رأیت فی المنام ان یقولون الحضرت
خواجه ممشاد علو دینوری هذا المصرعة مصرع بند مگسل باش آزاد ای اسیر ها و بعد
هذه السماع قصدت قصداً جازماً و متوکلاً علی الیقین انتهی کلامه رحمه الله نقل است
از مناقب فخریه که چون آنحضرت را اراده دهلی مصمم شد ناگاه بخیر باد و نفر یکے غلام
شیدی قاسم نام و یکے جاکر محمد حیات اسم مثل ماه با فرقدان ها پیاده همچو جوهر پیاده
بیرون آمدند و چون بوئی گل به بدرقه نسیم عنایت الهی بعزم دهلی سفر کردند و تا رسیدن
بدار الخیر اجمیر هیچ منزلے نبود که وارد طرفه از موارد غیبی و عنایات لاریبی پیش نمی آمد و خرق
عاداتی بخواهش ایشان صورت نمیگرفت چنانچه تفصیل آن در فخریة النظام و مناقب فخریه
مرقوم است و چون این راقم را غرض ایراد فوائد است ازان قلم در کشیده بذکر بعضے
فوائد می پردازد * نقل است از خلاصة الفوائد که حضرت قبله قطب الاسلام مهاروی صاحب
میفرمودند که حضرت مولویصاحب قبله که اولاً در دهلی تشریف آوردند چند ماه در انجا اقامت
داشته بتاریخ دوازدهم ذی قعده عرس حضرت شیخصاحب والد صوری و معنوی خود بخود نموده
بتاریخ چهاردهم ذی قعده متوجه پاک پٹن شدند یعنی حضرت خواجه نور محمد رضی الله عنه نیز
همراه بود و چون در پانی پت تشریف آوردند بر خانقاه شاه بو علی قلندر استقامت داشته
فرمودند که برای کارے که میرفتم حضرت باباصاحب کار ما در ینجا سر انجام کرده دادند
لیکن طواف خانقاه باباصاحب رضی الله عنه حصول کرده شود درین اثناء حضرت خلیفه
صاحب رضی الله عنه بعرض رسانیدند که ازین کار چه مراد باشد که حضرت مولویصاحب
فرمودند که کار ما حضرت باباصاحب اینجا کرده داده اند خود بدولت فرمودند که این عالم

ہم کارہا میباشد کہ حق تعالی میداند و آئین کاتب الحروف را بسند صحیح معلوم شده که آنکار سپرد
خود از حضرت باباصاحب شکر بار رضی اللہ عنہ بخدمت حضرت سلطان المشایخ رضی اللہ تعالی
عنہ بود پس حضرت قبلہ فرمودند کہ چون حضرت مولوی صاحب از جہان آباد متوجہ پاک پٹن
شده بودند پاپیاده قطع مسافت میفرمودند و تا آمدن پانی پت پائی مبارک ایشان را آبلہ
شدند چہار شبہا در پانی پت بماندند و طلا حنا فرمودند قدرے تخفیف شد بیشتر متوجہ شدند
باز آبلہ در آبلہ بزور کردند و با ینجانب خطاب فرمودند کہ کدام سواری کرایہ باید کہ پیاده رفتن
نمیتوانم حسب الارشاد یک اسپ کرایہ ہمراه خود ساختم و آن شخص کرایہ کش چیزے از
حساب زیاده خواست خود بدولت فرمودند کہ بده و اسپ مذکور ہمچنان خالی ہمراه ما می آمد
و خود بدولت پاپیاده می آمدند مرا کرایہ کش چون این احوال بدید کہ سواری اسپ نہ
فرمودند بخاطر اندیشید کہ شاید مزدوری کرایہ ہم بدہند ازین جہتہ بار بار بخدمت آنحضرت
برای سواری متعرض میشد من مبلغ مشخصہ مزدورے حوالہ او کردم و گفتم کہ ترا غرض بمزدوری
خود است بیشتر بگیر و خاطر جمعدار و خود ہمچنان پاپیاده می آمدند مگر قدرے در یکجا سوار
شده بودند کہ در اثنای راه شخصے را و یک زنکہ پیره را استاده دیدند کہ میگریستند حضرت
مولوی صاحب رضا نزد ایشان توقف فرمودند و استفسار حالت نمودند آن شخص عرض کرد کہ
این پیره مادر من است و راه رفتن نمیتواند خود بدولت از اسپ فرود آمده آن زنکہ را
سوار فرمودند و خود بدولت ہمان از ار آبلہ ہا پاپیاده بیشتر راہی شدند و شخصی حافظ این
ملک بود سپاہی وش ہم دران سفر ہمراه ما بود چون معائنہ این حال کرد کہ حضرت مولوی صاحب
اسپ بزنکہ پیره داده خود با خود پیاده باشند من بعد اکثر اوقات بخدمت حضرت مولوی صاحب
قبلہ آمده می نشست روزے حضرت مولوی صاحب رضا پرسیدند کہ حالا این شخص چرا بسیار
صحبت بما دارد عرض کردم واللہ اعلم پس من ازان شخص پرسیدم کہ چہ باعث است کہ الحال
نزد ما اکثر آمده می نشینی او گفت کہ تو نوکر ہمین شخص ہستی یعنی ذات شریف حضرت مولوی صاحب

یعنی حضرت خواجه غریب نواز تا شیخ مولانا شیخ نظام الدین خواجه محمد ... رحمة الله علیه ... احمد پوری ۱۲ نجم الدین ... محمد ۱۲

گفتم بلے لیکن من از هیچ فضائل ایشان و بندگی خود بیان نکردم که چه واسطه پس آن شخص گفت
که سردار تو خوب شخص مینماید و این چنین شخصان عجب می باشند و گفت که من روزیکه سردار تو آن
زنکه پیره را سوار اسپ فرموده بودند همان شب من بخواب دیدم که سواری امیر المومنین حضرت
امام حسین شهید است رضی الله عنه و دران سواری حضرت مولوی صاحب را دیدیم که خوبترین
اسپی سوار بودند و میگفتند که این اسپ بدله اسپ سواری آن پیره زن است درینجا خود بدولت
فرمودند که عمل قبول این است و هم فرمودند که هرگاه مولوی صاحب درمیان راه سبقت در راه
برای رسیدن بنده توقف میفرمودند و چون بخدمت میرسیدم بیشتر متوجه میشدند روزے
من در پس مانده بودم و خود بدولت پیشتر بودند آنروز تمام راه حضرت مولوی صاحب را ندیده
بودم بخاطر اندیشیدم که شاید سببی بوده باشد چون بمنزل رسیدم آنحضرت پیشتر مکان اقامت
هم بکرایه گرفته بودند و مرا فرمودند که درین مسجد برو که شخصے نشسته چیزے خوردنی از وے بپرس
و اگر چیزے دیگر در پیش نداشته باشد هم بگوئید حسب الارشاد مسجد رفتم مردے بسیار پیر بود
از خوردنی از وے پرسیدم او گفت حقه می کشم چیزے تنباکو بدهید و خوردنی هرچه باشد حقه و
تنباکو حواله او کردم و خوردنی باو رسانیدم لیکن آن شخص بسیار پیر و بزرگ بود تا دیر بخدمت
حضرت مولوی صاحب رضی الله عنه چیزے گفتگو علم صناعة میکرد معلوم شد که همان روز
حضرت درمیان راه انتظار رسیدن بنده بخدمت برای همین نفرمودند که همین پیرمرد
در راه ملاقی شده و تمام راه او را براسپ سوار کرده یکدست بمنزل تشریف فرما شدند ✽
نقل است از حضرت جمال الٰهی حافظ صاحب رضی الله عنه که قبله حضرت مهاروی صاحب
میفرمودند که چون قریب پاک پتن در موضع که آنرا ملکه گویند حضرت مولوی صاحب قبله
در انجا رسیدند اتفاق سبیت افتاد وقت صبح چون بیدار شدیم که نعلین مبارک حضرت مولوی صاحب
افتاده است و خود بدولت خیر اند همراهان که آنجا بودند در تفحص شدند که ذات مبارک کدام
طرف رفته باشند اینجانب یعنی حضرت قبله مهاروی صاحب گفت که حضرت مولوی صاحب



بطرف پاک پتن رفتہ اند نعلین مبارک را برداشتم و روانہ شدم ذات مبارک بہ پیری در انجا رسیدہ بود و دران ایام ہزار رکعت ہر شب میخواندند نقل است از دست خاص حضرت مولویصاحب و قبلہ رضی اللہ عنہ کہ سہ روز قبل از رخصت پیش از نماز صبح در مواجہہ حضرت مخدوم شکر بار آیہ نا اللہ تعالی بلطفہ الخفی والجلی نشستہ بودم بحیاد گی می بینیم گویا کہ محفل قائم است و تقسیم خرما میشود چنانچہ خادمے یک خرما یا پنج لیکن اغلب است کہ پنج خواہد بود بدست من داد من خود را در انجا کہ نشستہ بودم نیافتم بلکہ نزدیک صاحب قبلہ یافتم درین اثنا بیدار شدم ہمانجا خود را یافتم و دیدم کہ تکبیر نماز صبح شد الحمد للہ والمنۃ در نماز شاغل شدم بعد ازان منتظر خرما بودم و حالانکہ تبرک رسم دستار و سالاری میبود وقتی کہ اول رخصت از صاحب سجادہ شدہ بودم دستاری و سالاری عنایت کردہ بودند بعد ازان توقف بمیان آمد کہ صاحبزادہ عالی قدر طرفے تشریف فرما شدہ بودند در ضمن پانزدہ یا شانزدہ روز رفتن موقوف شد چون باز آمدند ہر گاہ این غلام برای ملاقات رفت فقرای جلالی ورود کردند و نذر صاحب زادہ خرما آوردند صاحب زادہ عالیقدر حوالہ خادمے کردند غلام کاتب الحروف ازان خادم یک خرما طلب کرد بمجرد استماع صاحبزادہ سجادہ تمام خرما عنایت کردند شمار کردم پنج عدد بودند معلوم کردم کہ حالا رخصت است چنانچہ در دو سہ روز اتفاق روانہ شدن شد الحمد للہ علی ذالک **فائدہ** حضرت قبلہ مولویصاحب رضی اللہ عنہ را در آمدن پاک پتن بسیار وارداتے غیبی و لطائفی لاریبے دست دادہ کہ اظہار آنہا این راقم کردن نمیتواند لہذا چندین از خصائل مبارک آنحضرت اختصار مینماید **فائدہ** حضرت شیخ غریب ہر روز میفرمودند کہ رویہ حضرت مولویصاحب و قبلہ رضی اللہ عنہا عجیب و غریب بود گاہ گاہ فاقہ در حضور و جمیع غلامان میبود آن روز را غرہ می نامیدند اکثر حضرت مولوی صاحب و قبلہ رضی اللہ عنہ بیشتر می فرمودند امروز غرہ است پس در ایامی کہ غرہ میکردند ہرگز اوا اصلاً دعوت ہم از کسے جا نمیشد و نہ چیزے تسخیر میرسید از کلام حضرت

شیخ غریب انتساخ شیخ نور محمد صاحب عاقل صاحب رضی اللہ عنہ ۱۱ شعبان

غریب پرور چنان مفهوم میشود که محض تعلیم بود و ذات مبارک نیز برای دیگران همچنین فاقه
میکشیدند و این بدان مانند است که اوستاد تیر انداز وقت تعلیم خود هم کباده بدست
میگیرد و نیز حضرت غریب پرور میفرمودند که سیاست و تعلیم حضرت مولوی صاحب
سلطانی طور بود که احدی را جرات تجاوز مقصور نبود مثلاً از خلوتخانه که در مدرسه تشریف
فرما شدند کسی را مجال نبود که برای تعظیم برخیزد یا سر نگون سازد که بسیار خوشامد و تلاقی
پسندیدند و نیز حضرت غریب پرور میفرمودند که ما بیاران خود ازین اوضاع مبارک اگر وضعی
درمیان با ایشان داریم کسی گرد ما نماند لاچار ما متابعت یاران اختیار میکنیم و نیز
غریب پرور میفرمودند که در کیسهٔ حضرت مولوی صاحب و قبله از قسم اشرفی و روپیه و فلوس و
کنجک میبود و سائلان که بحضورش میرسیدند هر کس که نصیب آن کس میبود از ان کیسه ادا
می شد مثلاً اگر کسی را کنجک عطا میشد برای زیادتی هر چند الحاح میکرد قبول نمیشد
بلکه اگر سر خود را بشکنند تا هم پذیرائی نشد بعده فرمودند که هر چه میدادند بوجه خفی الهی
پس زیاده از ان دادن چگونه متصور شود **فائده** حضرت غریب پرور فرمودند
که کسان را قضیه شده بود می نالیدند حضرت مولوی صاحب و قبله این بیت خواندند

؎ دریا بوجود خویش موجی دارد ٭ خس پندارد که این کشاکش با ماست **فائده**

روزی حضرت غریب پرور فرمودند که حضرت مولوی صاحب و قبله رضی الله عنه در معنی این بیت

؎ برزخ ذات و صفات و مدو شد و تحت و فوق ٭ میفزاید طالبان را کل نفس ذوق و شوق +

فرمودند که ذات و صفات و مدو شد و تحت و فوق برزخ را دانند انتهی
کلامه باقی تفصیل از مرشد معلوم کنند **فائده** این دو بیت در عیدی از حضرت مولوی صاحب
و قبله منقول اند

؎ خویش را بر خویش میرداد کن + پیش خود از دست خود فریاد کن +
عید کن خود را و دل را عیدگاه ٭ پس ز خود بر خود مبارک باد کن +

فائده وجه تسمیه
حضرت مولوی صاحب و قبله محب النبی از جناب حضرت چراغ دهلوی رض از دستخط خاص



آن حضرت منقول آوردہ میشود کنت مرۃ فی لیلۃ البراۃ فی موجہۃ الشریف حضرت شمس العارفین
فی المسجد رایت ان الحضار المجلس الجلسون ویقرء بعض الرجال المولود وبما یقولون اسم رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فانا ابکی ولا اطیق بالقرار رفیقی من الاہیات الاخر وانا اسکت
ففی ھذہ الزمان جاء اسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وجاء البکاء غالبا حتی
لا اطیق بالجلوس فیقول الشخص مع شخص اخر فی حق الکاتب ھذا محب النبی بل یسمون محب النبی
ویقول بھذا الاسم فی ھذا الزمان قال رئیس المجلس یعنی چراغ دھلوی بخادمہ محب النبی کو کھانا دو
فیذھب الخادم وطلب الکاتب وذھب الکاتب مع الخادم ومشی الخادم وانا موجود
فی تبعیتہ فی المطبخ ویقسمون الطعام مع الرجال القل الخادم الرفتی مع قاسم الطعام
وقال حکم ہوا ہی محب النبی کو کھانا دو شکست القاسم وکان القاسم مشغولا باعطاء
الطعام ففی ھذا الان جاء الخادم الذی من حضور صاحب المحفل وقال بالقاسم حضرت نے
کہا ہے محب النبی کو کھانا دو جلد ومن تقرار الحکم یصیر القاسم متوجہا الی طرف الطعام و
طعام بخش یا مرد دیگ انداخت و مرا طلبید **فائدہ** منقول از خلاصۃ الفوائد کہ روزے
حضرت خلیفہ صاحب و قبلہ نا رو والہ رضی اللہ عنہ بجناب حضرت قبلہ مہاروی صاحب
رضی اللہ عنہ عرض نمود کہ شخصے تاریخ وصال حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ از الفاظ
محب النبی ہادی محمد فخر الدین ۱۱۹۹ استخراج کردہ خود بدولت حضرت قبلہ فرمودند کہ از ہمین لفظ
محب النبی کہ لقب حضرت مولوی صاحب است کسی واقف نبود روزی حضرت مولوی صاحب
علیہ الرحمۃ والغفران فرمودند کہ روز عرس حضرت مخدوم صاحب شیخ نصیر الدین محمود چراغ
دہلوی رضی اللہ عنہ بر مزار مبارک ایشان رفتم دیدم کہ وقت شب حضرت مخدوم صاحب
قدرے از لنگر خود مرا دادند فرمودند کہ شما محب النبی ہستی چونکہ این لقب از زبان دُر فشان
مخدوم صاحب رضی اللہ عنہ صادر شدہ مرا بسیار مرغوب و دلپسند است **فائدہ**
چند اطوار حضرت مولوی صاحب و قبلہ از مناقب فخریہ برای دستور العمل خود و طالبان

آورده میشود دل جوئی همه شیوهٔ ذات مبارک سخن کم و بنرمی فرمودن و بتعظیم که و مه خورد
و بزرگ یکسان ستر و قد برخاستن حتی در امراض شدیده هم اوقات گذاری بر توکل محض گاهی
از نذر و دینار الوف حاضر و گاهی چندین فاقه مرخصان را بقدر لیاقت آنها موجود از یک تا
صدها رسانیدن معمول آنحضرت ستایش خود ناپسندیدن و از بستن دیگران ختم کردن و آداب
ظاهری مریدان و معتقدان بسیار نامطبوع چنانچه مردی بیعت کرده بود از آن ساعت او را
ذوق و شوق و مستی و حالتی که در بیان نمی آید او را حاصل شد پس او را بی دیدن جمال با کمال قرار
نبود وقتی او دست بسته پیش روی مبارک آمده استاد فرمودند که شما را شیخ مقرر کرده آید همان
لحظه حالات او سلب شد در مجلس مقدم نشستن قاعده آنحضرت نبود در نشست و برخاست و
راه رفتن با مریدان و آشنایان مساوات با وجود قوت جوانی بمزارات در دست پیاده
تشریف می فرمودند و از آن بعد دو هر همراه می بود گاهی خود سوار و گاهی دیگری عهد
کم فرمودن و در صورت فرمودن ایفا نمودن با مخاطبان اکثر بلفظ صاحب خطاب میفرمودند
اوقات شریفه موضع شب روبرو مردم تنها خواب وقت رفتن مردم اکثر بیداری و کتاب
فوائد الفواد را بسینه مبارک با نزدیک داشتن گفتگو بشاشت و خنده روئی غمگساری
بحال مریدان و محبان و پرورش ایشان و گریه برای کسی که از ایشان رحمت حق پیوسته باشد
التفات بامور دنیوی مطلقاً نه کردن هر چند حضرت ظل سبحانه و امراء مرید و معتقد تمنای
قبول جهات نمودند اقبال نفرمودند و ارشاد کردند که اگر میخواهید که ما درین شهر باشیم بار دیگر
این حرف در میان نیارید محاسبه در امور ظاهری و باطنی همیشه در عمل روزی جناب سلطانی
برای ملاقات آماده ملتمس تشریف فرما تعلقهٔ مبارک شدند بنابر خلق کریمانه التماس قرین اجابت
افتاده روز دیگر قدم مبارک رنجه فرمودند ضیافت ما حضر هم در پیش بود بعد مراجعت السیادت
پناه سید احمد با حسن فرمودند که سید امروز اوقات صرف ملاقات دولتمند نمودیم و طعام او
خوردیم تدارک چه باشد سید عرضداشت که حضرت دانا تر اند فرمودند که تدارک رفتن آنجا نیست

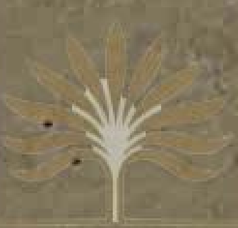


که همین وقت بدین درویشان شهر میرویم و شما طعام لذیذ پخته بفقرا تقسیم نمایند این فرمودند
و خود روان شدند و بخانهٔ دو سه تن از اکابر شهر وارد شده بنماز مغرب در دولتخانهٔ مبارک
آمده گذاردند مذکورهات درین صحبت بود وقتی اهل غرض غبار عناد در خاطر حضرت بادشاهانه
طرف ضابطه خان مرحوم انداختند و او در حسن اعتقاد مردی بی نظیر و در سعادت ازلی یکتای
روزگار بود و در عرس شریف حضرت خواجه معین الملة والدین رض شامیانهٔ زرین و سحر چراغان
سیمین و سامان عرس و نقد الوف ارسال میداشت و بمزارات خواجه قطب الاقطاب و سلطان
المشایخ و مخدوم نصیر الدین چراغ دهلوی هم در اعراس سامان و سرانجام تمام میرسانید و هم
بخدام ذوی الاکرام میداد و خدمت درویشان و اکابر شهر مثل فرزندان شاه ولی الله مغفور
و غیره بوجه احسن بتقدیم میرسانید و چند سال قبل از وفات خود شرف بیعت حضرت صاحب یافته
بود القصه کار بطول کشید و صلاح فوج کشی بر سر او نصب العین بندگان سلطانی شد و در آن
حین نیز حضرت بادشاه بجناب کرامت مآب رسیده شرف بخشی قدوم بترک قلعه درخواستند
کرم عمیم مقتضی قبول گشت بعد از صحبت داری و ضیافت ما حضر صلاح نبرد و بست ملک پرسیدند
آنجناب فرمودند که ما علاقه با مور دنیا نداریم بفحوای المستشار مؤتمن لیکن بعد ازین ما را درین امور
معاف دارند و الا رسیدن اینجا هم مقصر خواهم بود و صلاح بدین نمط فرمودند که تا سلطان
عصر بذات خود با مور ملک ستانی و ملک داری متوجه نشود و اختیار محنت و مشقت نکند بندوبست
هیچ وجه صورت نمیگیرد اگر امیری را مامور و مختار و نائب سلطنت نماید امرای دیگر ناخوش میشوند و سر
باطاعت او نمی نهند و منجر به بی پردگی با سلطان میگردد و رعب سلطان بر که و مه نمیماند و فوج بادشاهی
که محتاج بآن امیر شد او را می شناسند و سر رشتهٔ تعلق شان از سلطان منقطع میگردد و در دماغ
آن امیر نیز هوای انا و لا غیری می پیچد و گاه باشد که بسر بغی می آرد و در سلف اکثر همچنین
شده است پس اول مقدمه این است که آنصاحب بدست خود مستعد محنت کشی و ملک گیری شوند
و دوم این است که امرای حضور از اهل اسلام اند و عصبیتی بطور خود ندارند اگر منافقتی با یکدیگر

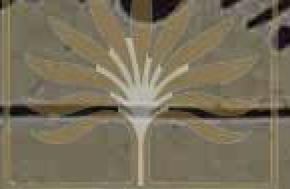
داشته باشند واجب القتل نیستند و اذیت مسلمانان رویه اسلام نیست کفار فجار به ممالک عظیم متصرف
اند خصوصاً فرقه چند سکهان که مطیع الاسلام هم نیند و ملک خطیر را قابض شده اند و سکه و خطبه
سلطانی را از میان برداشته اند همه امراء را تسلی فرموده و در رکاب فلک مآب داشته
به تنبیه آنها باید پرداخت که فلاح دینی و دنیوی در ضمن آن است این بفرمودند و مرخص شدند
و تدارک این صحبت با طعام فقراء و رفتن بخانهٔ اکابر درویشان شهر نمودند خلق کریم بدرجه
که قلوب دوران و نزدیکان صید دام محبت گشته غریب نوازی و متوسل پروری بمرتبه که
حاضر شدن اهل حضور و رسیدن عرائض دور افتادگان اگر از عادت مقرری تاخیرے
واقع شد خود مستخبر شدند حتی که پیرا خاکروب سرکار را دو روز گذشت که حاضر نه شد عوض
خود دیگرے را برای سرانجام کارها متعلقه خود می فرستاد فرمودند که از دو روز میان پیرا
بنظر نمی آید خیر است بعرض رسید که بیمار است همان ساعت از جای برخاستند و بکلبه او تشریف
فرمودند و بلمحه مهر و عنایت از لوث کدورتش بری فرمودند و انعامے نقد بخشیدند و سید
احمد ارشاد شد که دوا از سرکار عنایت شده باشد و میر حسن حکیم که از بندگان سرکار است گا
تداویش بخصوص واشتند و لبے بار باین کلمات بکشادند که میان پیر محمد شما که از دو روز نیامدند
و از فقیر پرسش احوال شما تا خیر شد معاف خواهند فرمود این بزرگے را چه بیان است شایان
ایشان است و بس سبحان الله و بحمده - آمدنی نذر و نیاز هزارها بر خانقاه متبرکه خدام
ذوی الاکرام و محتاجان و بر ذات خود هیچ نه و لباس فاخره از نیاز معتقدان بپاس خاطر
ایشان و بیشتر ازان هم تقسیم و آنچه پوشیدن آنرا هم بخشیدن مصرعه هرچه بپوشی چو
گل نام خدا میز بیدت + بعرض رسید که ملبوس خاص نمانده است فرمودند که دو روپیه
پارچه بیارند و پیراهن سازند یاران عرض کردند که گاهی چنین جامهٔ لک بدن مبارک
آشنا نشده فرمودند که درویش را هرچه من الله میرسد رد آن نمیشاید و بطور خود برای
ذات خود اسراف نمیباید و از اجناس نذر و نیاز که صرف آن فی الحال اتفاق نمی افتاد

و بتحویل می پذیرد اکثر به تغلیب رسیده و صریح معلوم گشته مواخذه آن مطلق نه بارها کتب کار
از کتب خانه گم شده و مردم اجنبی برای فروختن بحضور آورده و جناب مبارک نه پرسیدند که
از کجا بدست شما افتاد و علی هذا القیاس اجناس و ملبوسات روزی یکی از باشندگان حضور پوتیاگ
خاص یا چاکوی که در کیسه مبارک بود برد بعد چندین نشان آن پیدا گشت اثبات انحرکت
برو شد اصلاً برویش چیزی نفرمودند بلند خان صوبه دار کشمیر مبلغ یکهزار ارسال داشت
آرنده خود متصرف شد و عریضه اش هم بخدمت نرسانید چون بار دیگر از نوشته خان مذکور
مبرهن شد فرمودند قسمت او بود هیچ مگوئید حاجی الحرمین الشریفین محمد حسن واصل الله و بالی
بعد از حج از راه وطن آمدند مخلصی اجناس سه چهار صد روپیه مصحوب ایشان اتحاف ساخت
ایشان را مجلس سماعی پیش آمد در عین ذوق همه را بقوالان بخشیدند و عند الملازمت احوال را
بعرض رسانیدند حضرت مولوی صاحب به بشاشت تمام فرمودند که بسیار بجا شد در رمضان
شریف هر روزه ارباب عبادت در ظل عاطفت مثل عید و هر شبی در افطار و تراویح هم چو
شب قدر امام جی اول شب یکی از حفاظ از جمله بندگان آستان در تهجد قرآن میخواند و شب
بیداری و فرجه بعد هر تسبیح که فی الحقیقت ترویح است و ذریعه اتمام شب در بیداری قهوه
و گلاب و نبات با شیر جوشیده در ضمن نفس راست کردن بین التراویح با یاران آشامیدن
شب بیست و هفتم در سرای عرب تشریف برده گذرانیدن معمول و حسب عرب شریف
تمام بود و اعتکاف بدرگاه عالم پناه آسمان جاه حضرت خواجه قطب الاقطاب یا سلطان
المشایخ قدس سرهما معمول بود بعد از هنگامه ها نواحی شاهجهان آباد و مسجد مدرسه مقرر شده
و برکات این عشره اگر ده زبان باشد تقریر نمیتواند کرد و رفتن بیرون شهر با گروه یاران
و در شهر با یکی و کس بجهت احتراز از خودنمائی و دعوت غربا همیشه مقرون باجابت بوده
و در تشریف فرمای اماکنه اگرچه در هر روزی چند جاه و اگرچه مکانها بعید باشد و هرچند
طعام میل نفرمودن اما دل شکنی نه کردن و دست در طعام بردن و دو سه دانه برداشتن

لازمه خلق و عنایت و افزایش برکت صاحب دعوة بود پند و نصیحت به بیگانگان هرگز
نه و بمخلصان مشمول الطاف یکبار و در مقام وفور تفضل دوبار و در رضا تمام از کسی که در امور دارین
کمال لحاظ داشته باشد و محتاج به پند نباشد و آنکه حاجت به پند یافت و بران
عمل کرد و نیز خیالش بگوشه خاطر مبارک و آنرا که عمل نکند بار دیگر نه فرمودند و از دل با وعدم
رضا و افزایش در سلوک ظاهری نعوذ بالله منها در امور کلی و جزوی اتباع سنت نبوی علیه
الصلوة والسلام به بندگان نیز درین امر تاکید اکید بود در تقریر و تحریر بجواب مشورت سند تا سرگالی
لفظی قطع معمول نبود که چنین باید کرد بلکه باین عبارت میفرمودند که اصلح چنین بنماید- لباس
شریف در سواری دستار و جامه و دوپته و در خانه جبه و کلاه و گاه گاه بر کلاه سله هم و
در سرما فرغل و دوشاله و در اوائل سیفی و کتار دکهنی هم با خود میداشتند در خورد و نوش
پان و فوفل و بن و قهوه و شیر و شربت گلاب و نبات بیشتر مرغوب با وجود رسیدن
اطعمه لذیذه خوراک مساوی درویشان و تقسیم اطعمه بمهمانان که همیشه درویشان مقرری گفت
گو با هر کسی موافق طور او با عالم از علم و با سپاهی از سپاهگری و با مهوس از کیمیا و قس علی هذا
الا با درویشان بیگانه از درویشی هیچ گفتگوئی فرمودند بلکه احتراز و از بحث نفرت اگرچه
علمی باشد مصرع - یار ما چون آب در هر رنگ شامل میشود + اظهار درویشی و گفتگوی
از مسئله وحدت وجود سخت ناخوش طبیعت و ارشاد مبارک آنکه این حالی است نه قالی
من عرف ربه فقد کل لسانه ذات مبارک کریم و رحیم جواد و شجاع و متواضع و عاقل و
عاشق و خوش صورت و خوش سیرت و خندان رو و دلکش نگاه و نرم و خوش سخن و خوش تقریر
و جاذب القلوب و غمخوار و دلده حریف و ظریف و متین و مستقل و همه دان و همه بین و صادق
القول و قانع و متوکل و پردل و با مروة و حیا و وفا و دلجو و شهنشاه با تمام مسکنت و مغز سراپا
انکسار و حضرت نواب غازی الدین خان چه خوش فرموده است اوصاف جمیله اش
از دو جهان او نمیشود چه جای خامه و زبان و اطوار گزیده اش بصد داستان در نگنجد



چه محل چند فقره این شکسته بیان باید دانست که آنحضرت را بگفته حکماء برای ازاله یکی عارضه بدنی
اتفاق تزویج بیکے از ملازمان در اورنگ آباد افتاده بود و ازان یکے همین مولانا و سیدنا
و ملاذنا و معاونا و مخدومنا حضرت غلام قطب الدین تولد شده بود و بعد وصال حضرت
مولوی صاحب قبله صاحبزاده موصوف در مهار شریف نزد شیخ شیخنا حضرت قبله مهاروی صاحب
آمده و از آنحضرت خلافت و اجازت یافت و حضرت مظهر جمال الٰهی رض نقل از حضرت قبله
میفرمودند که آنحضرت فرمود هر چه ما از مولوی صاحب قبله یافته بودیم تمام در خدمت حضرت
صاحبزاده سپردیم و هیچ دقیقه وخافیه نداشتیم الحمد لله علی ذلک آنحضرت غلام قطب الدین نیز
داد سلوک و ارشاد در دهلی کما ینبغی داده و بعد وصال اوشان حال فرزند مبارک اوشان حضرت
مخدومنا غلام نصیر الدین بر مسند سجادگی متمکن است مد الله تعالی ظلاله خلفاء آنحضرت بسیار اند
و سرتاج تمامی حضرت شیخ شیخے قطب مهاروی صاحب اند که در وصل دیگر ذکر مبارکش خواهد شد
و بعضے از آنها را که نواب صاحب نام اوشان در مناقب آورده بقلم می آیند میان عبد الله
و شاه ظهور الله و مولوی روح الله و سید احمد و سید محمد شمس الدین که مزار مبارک اوشان در اجمیر
شریف است و این درویش نیز بمرقد مبارکش رسیده عجب جای آرام دلهاست و مرزا امین
بیگ نیز مرید شاه شمس الدین بود و دیگر از خلفاء مولوی صاحب رض سید بدیع الدین و مولوی نور الله
و مولوی اکرم و مولوی فرید الدین و مولوی روشن علی و مولوی جمال الدین و مولوی حسن علی
و محمد فتح الله و صوفی یار محمد و حاجی محمد واصل و سید محمد میر و مولانا میر ضیاء الدین که سی سال
شب و روز در سفر و حضر بخفته بجلسه جلسلوة گذاشته و سید قمر الدین متخلص به منت و ملا گل محمد
و حافظ سعد الله و شاه مراد و شیخ محمد زمان و مولوی علاء الدین و مولوی ضیاء الدین صاحب و
مولوی محمد صالح و مولوی عبد الوهاب بیکانیری و محمد قطب الدین شرقی و حاجی خدا بخش و
محمد غوث گرت پوری و محمد غوث صاحبزاده نبسه حضرت قطب المشائخ شیخ کلیم الله رحمة الله
علیه و دیگر جماعه کثیر اند تا کجا بتحریر رسد و مریدان آنقدر که از احاطه بیرون اند کاتب الحروف



میگوید کہ چنان معلوم میشود این خلفا بعضے از آنہا باجازت خاصہ اند و بعضے اجازت عامہ واللہ اعلم بالصواب و در مناقب فخریہ آوردہ کہ در سن یکہزار و یکصد و نود و نہ ۱۱۹۹ ہجری اجازت ارشاد عام فرمودند بہمین لفظ کہ اجازت بیعت کردن عام است بشرط اتباع سنت و عمل بر کتاب و با وجود التماس بعضے مقربان تخصص حکم نشستن بمدرسہ سامی کسی را نہ شد وصال آنحضرت در این سن واقع شدہ بست ہفتم از جمادی الآخرین آن فخر دین باشد بہار روضۂ فردوس چون روح روان + و سال مبارک ہفتاد و سہ سال است و مرقد مبارک بدرگاہ عالم پناہ حضرت خواجہ قطب الاقطاب بختیار اوشی کاکی است و وقت وصال آنحضرت آخر شب از تاریخ مذکور است ۔

وصل دوازدہم در ذکر غیاث العاشقین سراج الواصلین سند المکرمین شیخ الاسلام من جناب سید الانام قطب الاقطاب مظہر انوار صمد حضرت خواجہ نور محمد رضی اللہ عنہ ۔ نام نامی آنحضرت در اوائل قطب الاقطاب بہل و حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ بنور محمد موسوم فرمودہ و لقب بخشیدہ کہ تا حال مثل شمس منورست والی یوم الدین خواہد ماند و قوم آنحضرت عاشقان اند باوفا و جوان مردان اند ذی سخا و نیک پرور انند پر حیا یعنی کہرل کہ عاشق صادق مرزا نیز ازین قوم برخواستہ نظم ۔

زہی مملو عرفان الٰہی	کمالش را ز اطوارش گواہی	ہدایت بخش عالم مرشد دین
سرا پا بحر عرفان کوہ تمکین	بقصر احمدی رکنے رکینے	بفیضستان ربانی امینے
بکار تربیت از رب ارباب	بدہرار حضرت حق قطب اقطاب	بہفت اقلیم شد صیت کمالش
بہفتم آسمان صدر جلالش	بمیدان تجرد شہسوارے	باقلیم تفرد شہریارے
زمین از مقدم او تازہ کردہ	فلک را فرش پا انداز کردہ	تعالی اللہ چہ محبوب الٰہی
بعین فضل مرغوب الٰہی +		

بدانکہ چون غرض کاتب الحروف ذکر بعضی فوائد است و خوارق و کرامات اظہر من الشمس کہ حاجت تحریر و تقریر نیست لیکن بجہتہ ارتیاح ارواح خاطر اللبیب

وصل دوازدہم
ذکر حضرت خواجہ
خواجگان شیخ المشائخ
سلطان التارکین غوث
نور محمد قبلہ عالم خواجہ
مہاروی صاحب رح
در نجم ۱۳۰۲



یکے نقل از شیخ خود غریب پرور رضی الله عنه می آرد که روزی از حضرت غریب پرور پرسیده شد
که نشان کامل کدام است فرمودند که یکے از نشان کامل آنست که دیگران را مثل خود کامل
سازد چنانچه حضرت شیخنا و مرشدنا شیخ الاسلام حضرت قبله مهاروی صاحب رضی الله
عنه در هر سلسله خلیفه کامل فرموده اند و بمرتبه تکمیل ایشان را رسانیده چنانچه در سلسله
سهروردیه حضرت شیخ محمد مسعود را خلافت عطا شده بود و آن شخص چنان مرد بود که روزے
بر مصلی دراز شده خفته بودند و درویشی پا میمالید که از آستین لب یار آب فرو ریخت آن درویش
متعجب شده استفسار نموده هرچند اخفا کردند آن درویش در الحاح مبالغه کرد الغرض بیان
فرمودند که کشتی یکے از یاران ما غرق میشد برای کشیدن او دست دراز شده بود
ازان سبب با آب آستین تر شده فی الواقع بعد چند روز آنکس که کشتی او از غرق امان
یافته بود در خدمت ایشان رسید و شکرانه پیش آورد پس حقیقت حال ظاهر گشت +
و در سلسله چشتیه بهشتیه اظهر من الشمس اند و در سلسله قادریه عالیه نیز پس ازین قیاس باید کرد -
کمالات آنحضرت را این عاجز نسا چه امکان و یارا است که از کمالات آنحضرت شرح
دهد ع بدین زبان ملوث مرا چه زهره بود ٭ که وصف ذات تو گویم من شکسته گدا +
ما که در تشکل یار حیرانم + سر اوصاف او کجا دانم + و قاضی محمد عمر حکیم مرحوم چند ملفوظ
آنحضرت آورده که دل را نظارت و دیده را بصارت ازان حاصل میشود و شکر الله
سعیه و این غریب شکسته بعضے از خصائل آنحضرت معلی القلم می آرد کریم الاخلاق
دلربا جاذبه باهیئت تنهائی اندک میفرمودند و اکثر در عالم محفل آرای بودند و انه
هر قسم آدم که مے آید اختلاط مناسب وضع آن میفرمودند و در هر وقت حاضر و غائب
می نمودند و کارشے بموجی خفی نمیکردند و عالم بعواقب امور غلامان بلکه جمله عالم مثل لوح ابجد
ملحوظ چنانچه غریب پرور میفرمودند که هر امر که سوال معروض نموده شد جواب شافی
عطا می کردند و ثمره آن بلاریب بظهور پیوست روزے از حال برادرزاده خود

قاضی ابوالخیر جیو و مولوی سلطان محمود کور یجه که آن نیز نسبت برادرزادگی دارد و فرزند خود صاحب
ام میان احمد علی جیو بخدمت ایشان عرض کردند و حضرت قبلهٔ عالم فرمودند که قاضی صاحب
موصوف مزاج متلون دارند و مولوی موصوف بارد المزاج اند و میان احمد علی در آخر عمر کار خود
درست کرده خواهد رفت فی الواقع همچنان شد که صاحبزاده صاحب میان احمد علی یک سال
قبل از وصال خود کار خود کردند و وفات یافتند نیز بحضرت غریب پرور شیخی مژده بعضی واردات
داده بودند همچنان بظهور رسیده که بعض از ان در ذکر حضرت شیخی غریب پرور مذکور خواهد شد
و حضرت استاذی و مخدومی و خالی مدظله العالی میفرمایند که هر امری که صعب روی مینمود
بمجرد روانگی به آن طرف حضرت قبله حل میشد و اگر فرصت می شد نهایت تا رسیدن بحضور
فرصت می شد و آن امر کسے نبود که بعرض رسیده باشد و کسی کشایش نیافته باشد و شفاء مرضی
از خواص آنحضرت بود چنانچه این راقم را در سن صغر ام الصبیان میشد لیکن روزی سعادت طالع یار
یاور بود که حضرت قبله در خطه اوچ شریف که مولد این غریب است تشریف آورده بودند و مرا در آن
حین ام الصبیان شد لیکن با آن شده که والده شریفه بنده مایوس شدند و حضرت جد امجد
یعنی والد مخدومی و خالے مرا برداشته پیش حضرت قبله آوردند آن ذات فایض البرکات لعاب دهن
مبارک خود بکام این غلام فرو ریختند گویا آب حیات بخشیدند الحمد لله علی ذالک حق تعالی ببب
این فیض او شان تا یوم القیامة باستقامة توفیق بخشد بمنه و کماله کرمه بلکه از خواص اسم
مبارک او تا حال هم اگر کسے نام مبارک آنحضرت بر وجع بخواند و بدمد بالفعل تسکین می یابد
و اکثر اشعار از شدن یا نشدن کار در قالب صلاح میفرمودند و به تلمیح و رمز اطلاع امور می بخشیدند
که صاحب عقل سلیم می فهمید اهل ظواهر را جای حرف نبود مثلاً چنانچه حضرت غریب پرور میفرمودند

یعنی حضرت مولوی صاحب مولوی محمد غوث بخش صاحب تحفهٔ غوثیه در حکمت و خانقاه شریف ایشان
در چار دیواری پخته قریب خانقاه شریف حضرت مخدوم جهانیان جهان گشت جلال الدین بخاری رضی الله
عنهما در اوچ متبرکه اند ۱۲ محمد نجم الدین معروفی کرخی چشتی احمدپوری غفر الله له و لوالدیه و لجمیع المؤمنین ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

که روزی مراسله از اخ اعز امجد قاضی نور محمد جیو در خطه مهار شریف بنام اینجانب رسید که دریا بکوٹ شریف چنان استیلا نمود که بعضے مکانات معموره شهر را منهدم ساخته حالا صورت نشست کسی نمانده در حضور الانور گذارش کرده دعاطلبی نماید اینجانب یعنی غریب پرور شیخی در حضور رفته بطریق صلاح پرسی عرض کردند که غریب نوازا دریا بکوٹ متهن نزدیک رسید چنانچه چند عمارات شهر را منهدم ساخته حالا صلاحی مبارک حضور چگونه است که از انجا برخاسته وکوچیده در فلان مکان اقامت ورزیده آید و در فلان جای رخت نهاده شود حضرت قبلهٔ عالم فرمودند که صلاح براین دو طریق بنده شده راه صلاح ثالث هم است که همانجای که اقامت است اقامت سلامت باشد وکوچیده نه شود حضرت غریب پرور میفرمودند که چون از زبان مبارک حضور همین طور ثالث ظهور نمود ما را الیقین شده که کلی خیریت است فی الواقع همچنان بظهور پیوست و دریا از انجا بازگشت و هرکس بسلامت نشسته ماند از خصائل آنحضرت بود که هیچ حالت از احوال حضرت مولانا مولویصاحب رضی الله عنه ذکر میفرمودند مگر که بآن حالت خود موصوف میبودند مولویصاحب مولوی تاج محمود زمانی علیه الرحمة میفرمودند که من این وصفان حضرت از قبله نارووالہ رضی الله عنه شنیده بودم روزی حضرت قبله مهاروی صاحب حکایة فرمودند که روزے حضرت مولویصاحب وقبله را تمام شب خواب نمی بود وصورة بربستر آرام میکردند وبطور قلق می گردیدند از پهلو به پهلو دیگر می شدند مگر وقت قریب صبح بعد یک دو گهڑی خواب می آمد که دوسه بار صوت غطیط میزدند مولوی تاج محمود علیه الرحمة میفرمود که من و مولوی سلطان محمود گرچه بایکدیگر صلاح شمردیم که شب نزد حضور بیدار مانیم تا معلوم کنیم که وصف بیداری که از حضرت مولویصاحب وقبله رضی الله عنه آنحضرت نقل فرموده است درذات مبارک هم است یا نه پس ما هردو تمام شب بیدار ماندیم معائنه نمودیم که حضرت قبله تمام شب از پهلو به پهلو دیگر بقلق میگردیدند واحیانا کسی مصرع یا بیت شوقیه بر زبان مبارک میگذشت مگر قریب صبح یکدو گهڑی صورت خواب بنظر آمد که یک دو بار صوت غطیط زدند



و بیدار شدند و تعلیم آنحضرت مریدان را نیز عجیب غریب ضبط بود چنانچه حکیم مریض را تشخیص مرض نموده و درجه حرارت و برودت مرض فهمیده در ازاله دوا آن حار یا بارد قوی تر و مناسب درجه مرض میدهد همچنان آن ذات مبارک وضع اشغال هر یک را مناسب آنکس میفرمودند عجیب منقول از حضرت مظهر جمال الٰهی حافظ صاحب ملتانی رض میفرمودند که چون حضرت قبله شغل وحدت مرا تعلیم فرمودند چند مدت فاصله داده یاددهی و تکرار امتحان فرمودند چنانچه خود بدولت در جای تاریک نشسته بودند بنده در خدمت رفت پرسیدند کیستی عرض کردم جمال هستم فرمودند هنوز جمال هستی باز بعد مدت ناگهان پرسیدند کیستی عرض کردم جمال هستم بازتبسم کرده فرمودند هنوز جمال هستی همچنین چند کرت باچنان عبارت می پرسیدند که البته آنوقت ذهول نسبت میبود بعد مدت مزید باز احیاناً پرسیدند کیستی آنوقت بکرم اوشان نسبت درست بود عرض کردم حق مقیدم نکات عجائب غرائب آنحضرت لاتعد ولاتحصی اند روزی حافظ جناب حافظ غلام حسن جیو رضی الله عنه که از خلفای آنحضرت قبله* اند پیش این راقم حکایت فرمودند که بعد از بیعت موانست و مجالست حضور بیحجابانه دست داد حکایتهای گذشته پیوسته میکردم روزی عرض کردم که بیعت حضور که مرا دست داده محض از فضل و توجه ذات عالی است والا نه مرا خیال بیعت بحضور عالی هرگز نبود بلکه در خدمت میان صاحب صاحب السیر اراده میکردم حضرت قبله فرمودند حافظ صاحب جیو در من چه تقصیر بود عرض کردم غریب نوازا تقصیر هیچ نبود لیکن در خدمت عالی امراء و اهل دول آمد و رفت میدارند و ذات مبارک نیز باوشان التفات میدارند و میان صاحب صاحب السیر که محض مجرد و متجرد از اختلاط نبودند از همین خیال بآن طرف میشد حضرت قبله فرمودند که در جناب حضرت سلطان المشائخ شخصی باراده بیعت آمده برگشت حضرت حسن علا سنجری ازو پرسید که بیعت نکردی گفت که چون من آنجا رسیدم جامهای خوب گسترده دیدم شمعهای افروخته

* یعنی حضرت مهاروی صاحب رح

اعتقاد من دیگر شد برگشتم حضرت سلطان المشایخ روبروی حاضران کرده فرمودند که اینجا بے
جامهای خوب و شمعها کجا است لیکن چون ادراک سعادت روزی نبود او را چنین نمودند۔ از
خصائل آنحضرت تناول طعام در مجلس مع تمام کم غذای و ایثار بر دیگران لطیفه روزی حضرت
غریب پرور فرمودند که چون در طبع حضور مرض غالب شد البته برای تقویة چیزے شد با یا مثل آن
تیار کرده میشد و ظرفے که پیش حضور نهاده میشد اگر کسی دست دران می انداخت و میخورد لهذا
بورچی را فهمانیده شده بود که مماثل آن دیگر ظرفها هم برای حاضران مجلس می آورد روزی بورچی
طعام حضور آورد و مماثل او پیش همراه او نبود خود گفت بل بهک شتاب بیار حضرت قبله
رضه فرموده که بل بهک چیست حضرت غریب پرور عرض کرد که برای یاران که طعام تیار
می کنند آنرا بل بهک نامیده است ذات مبارک بسیار تبسم فرمودند و معنی بل بهک
دافع بلیات است نقل است از مظهر جمال الٰهی رضه میفرمودند که من از ملتان برای حضور چیزهای
تیار کنانیده بردم حضرت پرسیدند که این بچه کار می آیند عرض کردم که برای اشیاء سالمه
خوردن بکار می آیند حضرت صاحب فرمودند که حق تعالی نگهدارد از انوقت که بابها حاجت
افتد یعنی در حالت مرض که دست یاری نخند بکار می آیند و مدعا آن بود که چیزی که مروی
از جناب رسالت مآب صلعم نباشد بغیر ضرورت چگونه بکار برده شود سبحان الله چه کمال
متابعت بود نکته حضرت غریب پرور می فرمودند که حضرت قبله مهاروی صاحب روزے
در ایام عرس مبارک حضرت شکر بار رضه که در پاک پتن بودیم فرمودند که شما در مجلس که بر خانقاه
مبارک می شود حاضر نشوند بگوشه خود بنشینند حسب الارشاد بعمل خواهم آورد و حضرت صاحب سجاده حضرت
حضرت بابا صاحب رضه بر حسب اشفاق معموله نزد فقیر یعنی غریب پرور آمدند و برای حاضر
شدن مجلس تمام متقاضی شدند این فقیر عذرے پیش آورد که مرا معاف فرمایند پس صاحب سجاده
فرمود که پیش حضرت قبله مهاروی صاحب خواهم عرض کرد که او شان شما را خواهند فرمود پس از ان
در خدمت حضرت قبله رفتند درا ثنا مرا خوف گرفت که مبادا او همه حضور رود که خلاف

یعنی غریب پرور آموخته فرستاده باشد که از حضور رخصت گرفته بد هند لهذا من نیز
متعاقب صاحب سجاده رفتم چون قریب دروازه رسیدم شنیدم که حضرت قبله
اوشان را میفرمودند که فلان یعنی غریب پرور عالم است و کتابهای پیران خود خوانده است
چگونه در مجلس که شرائط مفقود اند داخل شود چون لفظ بسمع من رسید شکرانه کردم واز انجا
برگشتم نکته حضرت غریب پرور شیخ میفرمودند که یکمرتبه حضرت قبله مهاروی صاحب
مرا این سه نصیحت وقت رخصت فرمودند یکی آنکه غصه بر کسی نکند که غصه جوهری است در
باطن و اظهار آن نور معرفت را میبر باید دویم آنکه اگر کسی در حق احدی شکایت کنند آن را
تاویل بالخیر باید نمود و کاتب الحروف معنی این کلام انچه از حضور فهمیده است قلمی نماید مثلاً کسی
بگوید که فلان شخص مثلاً بهنگ می نوشد تاویل او چنین باید کرد که چیزی گیاه سبز رنگ دیده است
در خیال این شخص بهنگ آمده است مثلاً کسی گوید که فلان کس زانی است تاویل او چنان
باشد که نکاح فیما بین اوشان مخفی باشد یا از مقارب این گوینده را واهمه افتاده است
و دیگر امر غیر مشروع هیچ نخواهد بود و علی هذالقیاس تاویل بالخیر باید کرد سبحان الله درین تاویل
چه فوائد مندرج است یکی آنکه از گله کردن و از گله شنیدن هر دو امر خلاصی شد دیگر آنکه
گران خاطری متصور نخواهد شد قس علی هٰذا سمعته الباقی نصیحت سیوم این بود که محاسبه در امور
نباید کرد کاتب الحروف میگوید که این کلام نیز تمام پر مضمون است که عدم حساب در امور
ظاهری ظاهر است که موجب رزق بے حساب است و دیگر فوائد کثیره دارد کما لا یخفی علی
العاقل و در امور باطنی نیز عدم محاسبه بهتر است زیرا که وقتی که در حساب اوقات بیجا
بیجا صرف نماید بهتر است که آنرا در یاد حق صرف سازد و موافق همین مدعا نیز در موقع
دیگر از حضرت قبله خود شنیده نکته حضرت مظهر جمال الهی رضی الله عنه میفرمودند که حضرت
قبله عالم رضی الله عنه را بعد وصال حضرت مولوی صاحب رضی الله عنه کاست بدنی شروع
شده بود که روز بروز کاست ظاهر باهر معلوم میشد بعد ازان چون وصال حضرت نارو والا

صاحب بوقوع آمد تمام کاست و مرض غلبہ نمود ہمے لاحق شد در سال اخیر در مزاج
مبارک بکسی از خویشان واقربا رعلاقہ نمی نمود روزے کہ حضرت بخانہ تشریف بردند
بعضے از عیال در حضور عرض کردند کہ ذات مبارک بکسی مکالمہ نمیفرماید و ساکت می نشینند
حضرت قبلہ رض فرمود کہ کلام من تفسیر و حدیث است بکدام کس گفتہ شود و کے می فہمد
روزی حافظ صاحب حافظ محمد الیاس بعد وصال حضرت مولوی صاحب رض بحضور حضرت
قبلہ رض عرض کرد کہ اولیاء حیات باشند با اولیاء کہ وصال یافتہ اند ملاقات میباشد
پس ولی را برای وصال ولی حزن چرا میباشد حضرت قبلہ عالم رض فرمود کہ ای حافظ
فی الواقع ملاقات میباشد اما این حظ ملاقات جسمانی کہ جا حق تعالی انچہ فوائد با جسد
مقرر کردہ است در جسد منحصر است در ملاقات روحانی نیست لطیفہ حضرت
غریب پروری فرمودند دران ایام فرحت کہ در مہار شریف میبودیم شبی چنان اتفاق
افتاد کہ حضرت صاحبزادہ کلان والاتبار و قبلہ میان نور الصمد جیو و حضرت نارو
والا و این فقیر بمیان احمد خوش طبعی میکردیم الغرض او را دست بستہ کردیم درین اثنا
حضرت قبلہ عالم بتقریب بیت الخلاء از انجا گذر فرمود ہر کس از صولت حضور گم شد مگر ہمون
یکے میان احمد بستہ استادہ بود حضرت قبلہ شکل او دیدہ لاحول خواندند و فرمودند
کہ این حرکت از نور الصمد صادر شدہ باشد میان احمد گفت خیریت حضرت جمیع صاحبان
ہستند و ہر یک را نام شمرد حضرت فرمودند میان احمد بربستن تو اجماع امت شدہ است
و آنرا گذاشتہ گذر فرمودند نکتہ حضرت غریب پرور میفرمودند کہ در تمام سال اخیر
حضرت قبلہ را عارضہ تپ لاحق ماندہ روزی از ان ایام خواستم کہ از حضور معلوم کنم کہ ازین
عارضہ چہ صورت خواہد شد در جواب چنان فرمودند کہ سالک را باید کہ این چنین امور
از شیخ نہ پرسد بلکہ از برزخ خود معلوم کند نکتہ غریب پرور میفرمودند کہ در ایام اخیر
حضرت قبلہ بعضے کسان کہ انحراف از اطاعت اوشان دشوار بود مرا تکلیف نمودند

که از حضرت پرسیده بدهند که مرقد مبارک آن ذات عالی صفات کدام جا کرده آید طوعا و کرها
در حضور عرض نمودم فرمودند من غیب دان نیستم حق تعالی میداند که کجا خواهند چرد حضرت
غریب پرور میفرمودند که مرا الیقین شد که مرقد مبارک حضرت در مهار شریف نخواهد بود البته کسی
دیگر جائی اتفاق خانقاه خواهد شد چون وصال حضرت قبله رض بوقوع پیوست ناگهان از
مهار شریف بحضرت تاج سرور آوردند و درین مکان که حال روضه مبارک است مرقد
منور ساختند بعد ازان صلاح بعضی معتبران که حاضر بودند برین آمد که حضرت قبله را ازینجا
نقل کرده در مهار شریف مرقد سازیم که موضع مهار ویران نشود حضرت غریب پرور میفرمودند که من تحقیقم
که اکنون حق تعالی کسی را توفیق نقل کردن نخواهد داد وصال آنحضرت یکهزار و دوصد و پنج ۱۲۰۵
بتاریخ سوم ذی الحجه است در شب ثالث ز ذی الحجه شد مه چرخ بقا ؛ شیخ دین نور محمد خواجه
چرخ استان ؛ پوشیده نماند که وصال حضرت ایشان بعد از وصال حضرت مولوی صاحب
و قبله رضی الله عنه بمدت شش سال و پنج ماه و شش روز واقع شده ذکر اولاد مبارک آنحضرت
قبله مهاروی صاحب رض فرزند کلان ایشان مصدر الطاف ربانی مطلع انوار یزدانی قبله عالم
و عالمیان حضرت شیخ نور الصمد رضی الله عنه بود که بعد وصال آنحضرت بر مسند سجادگی نشست
در اندک مدت جام شهادت چشیدند و بوصال حضرت قبله عالم رسیدند رضی الله عنهم و بعد
وقوع این حادثه جانکاه شهر مهار شریف چند سال ویران ماند و آنجا را هرکس مهار شریف میگفت
پس ازین حادثه هرکس بنام کهوهلے میخواندند یعنی بقعه ویرانه می گفتند و قاتلان مخذولان
حضرت ایشان در اندک مدت هم خراب و خوار و مردود شده مردند و ازین حضرت سه
فرزند صاحب نام و نشان مقبول و مشغول بالله اند حضرت صاحبزاده کلان که بحضرت نور
حسین موسوم اند تمام متورع و شب خیز و صاحب نسبت اند دوم صاحبزاده که مظهر عشق الهی
اند در علم و حلم و شوق و ذوق و کمالات از همه گوی سبقت برده اند حضرت غلام نبی
است سوم صاحبزاده که نسبت وارده بحضرت غریب پرور دارند صاحب جود و سخا



خداوند مروت و حیا حضرت غلام مصطفیٰ است مد الله ظلالهم فرزند دویم حضرت قبلهٔ مهاروی
صاحب زبدة الواصلین عمدة الکاملین غیاث المسترشدین شمع دودمان کرام سراج خاندان
عظام حضرت شیخ نور احمد جیو مد ظله العالی است که بعد وصال صاحبزاده کلان بر مسند سجادگی
نشستند و داد مسند نشینی داده اند و خاص و عام از شرق تا غرب از فیض جود ایشان
بهره یاب اند الٰهی مستدام باد و بهمین ایشان حق تعالیٰ باز مهار شریف را آباد فرموده و تا
ابد الدهر آباد باد و حضرت ایشان را حق تعالیٰ اولاد کثیر اکرام و عطا فرموده صاحبزاده
کلان صاحب علم و حلم و ذوق و شوق میان خواج محمود است که نسبت ارادت بحضرت غریب پرور
میدارند و دویم صاحبزاده صاحب میان حافظ غلام فرید است و سیوم صاحبزاده حافظ میان
نبی بخش و چهارم صاحبزاده حافظ میان خدا بخش و پنجم صاحبزاده حافظ میان قادر بخش و ششم
صاحبزاده حافظ میان گنج بخش زید بقاهم و سیوم فرزند حضرت قبله مهاروی صاحب رضی الله عنه
شمع شبستان هدایت چراغ دودمان ولایت مظهر الطاف ربانی مصدر فیوضات سبحانی حضرت
صاحبزاده میان نور حسن جیو است مد ظله العالی که نسبت ارادت و اجازت از حضرت غریب
پرور میدارند و بر جمیع سلسله و اصلان غریب پرور شفیق و کریم اند و بر خاص و عام عنایات اشفاق
ایشان مبذول است مدام مخلد و مستدام باد فرزند ارجمند کلان ایشان صاحبزاده میان
نظام بخش و صاحبزاده دوم میان نصیر بخش و سیوم صاحبزاده میان تاج محمود طال الله عمرهما

---

۱ و صاحبزادهٔ ایشان میان صاحب خواجه شیخ نور بخش بعد وصال بر مسند سجادگی نشستند و بعده حضرت میان صاحب خواجه میان شیخ نور جهانیان صاحب و الحال بر سجادگی حضرت قبلهٔ عالم مهاروی ایضاً حضرت میان صاحب میان خواجه محمد یوسف صاحب مد ظله اند ۱۲ انجم

۲ و نیز صاحبزاده ایشان حضرت حافظ صاحب یکی حضرت جهانیان غلام دستگیر رض و حضرت میان خواجه غلام صدیق رض و حضرت میان خواجه کمال الدین مد ظله العالی اند و صاحبزاده کلان ایشان میان صاحب حضرت میان صاحب خواجه امام بخش صاحب رض و صاحبزاده دوشان حضرت خواجه میان صاحب میان کریم بخش جیو مد ظله العالی و دو صاحبزاده ایشان مخدومی حضرت میان محمد عارف و حضرت میان محمد ناصر که بر این فقیر کمال نظر توجه و عنایت میدارند ۱۲ انجم الدین محمد احمد پوری

۳ و الحال بر مسند سجادگی ایشان حضرت صاحبزاده میان فضل حق در مهنگیره شریف اند و بر این فقیر کمال نظر کرم میدارند ۱۲

فقیر محمد نجم الدین معروف کرمی چشتی احمد پوری عفا عنه ۱۲

ذکر خلفای کرام و بعضی یاران اعلی آن حضرت چون ذکر غریب پرور کرم گستر
سلطان الاولیا قطب الاصفیا سیدی مخدومی و مرشدی مظهر ذات قاضی الحاجات بندگی
حضرت شیخ غریب پرور رض مثل علت غائی این ساله است و در وصل آینده علحده ذکر خواهد
و باقی در پایان وصل تفصیل خواهد یافت لهذا درینجا ذکر دیگر صاحبان آورده میشود بدان که
اقدم در بیعت و خلافت و وصال از جمیع خلفای راشدین ذات مبارک کریم الاخلاق
عمیم الاشفاق سراج الواصلین سند الکاملین برهان العاشقین شیخ المشایخ حضرت شیخ
نور محمد نارو واله رضی الله عنه که در توصیف مبارکش این بیت باید گفت ؎ چون
براه صفا قدم بگشاد * گام بر گام مصطفی بنهاد * بوده است و در مدح آن ذات
مبارک کلام منقول از حضرت مولوی صاحب و قبله رضی الله عنه ناطق و کافی است که چون
برکات حضرت قبله مهاروی صاحب شیخ غریب پرور و حضرت صاحب نارو واله در
دهلی تشریف برده بودند حضرت مولوی صاحب و قبله رضی الله عنه فرمودند که میان صاحب
نارو واله بوی حضرت شکر بار می آید و در حق غریب پرور فرمودند که این سجاده نشین
بنیات دو خواجه می نماید و از مناقب ایشان مولوی صاحب مجمع الفواضل و الفضایل احسن الشمائل و
الخصائل اکرم امجد مولوی محمد جیو ترقیم آورده و خیر الاذکار نام نهاده فی الواقع خیر الاذکار و
نضارت الاخیار است و رقعات تبرکاً درینجا می آرد رقعه فضائل و کمالات مرتبت
فصاحت و بلاغت منزلت مجمع مکارم اخلاق منبع محاسن اشفاق مشفقی میان صاحب
میان محمد جیو صانه عما شانه همواره بمرضیات حق جل و اعلی موفق بوده از مکاره مصون
و مامون باشد از فقیر نور محمد بعد از تسلیمات مسنونه مشتاقانه آنکه چون از راه مهربانی
و کمال عاطفت نامه نامی ارسال داشته بودند رسید جزاکم الله خیر الجزاء جریان حالات
اینجای بفضل الهی بخیر است خیریت و عافیت و صفا وقتی ایشان مطلوب حضرت
سلامت اوقات شریفه را موزع دارند وقت تعلیم تعلیم و وقت ذکر ذکر و وقت طلب و



وجد و جهد منظور خاطر شریف فرمایند مولوی معنوی علیه الرحمة فرموده ع سر شکسته نیستی
سر را مبند + چند روزے جهد کن باقی بخند + هر چه غیر از شورش دیوانگی است + اندرین ره
دوری و بیگانگی است + هر چند حصول مطلب البته فضل و عطای الهی است لیکن جد و
جهد در کار ضرور است که عادت الهی است ع گرچه وصالش نه بکوشش دهند + آنقدر
ای دل که توانی بکوش + دعا فرمایند که حق تعالی خیر خاتمه و حب ذاتی خویش جانبین را
نصیب گرداند انتهی رقعه لطیفه حضرت غریب پرور شیخی می فرمودند که حضرت قبله عالم رض
بعد شادی صاحبزاده کلان دو کهیس عمده که یکے از اوشان قدری در قیمت زیاده بود و دیگر
اندکے کم برای مرحمت ماهر دو یعنی حضرت صاحب نارووالہ و شیخی غریب پرور آوردند و
یکجا نهاده فرمودند که عزیزا ایجانب شما دو کس اند برای شما این دو پارچه آورده ایم لیکن برگزیده
گرفتن ازین دو پارچه بر خورد است هر که خورد باشد اول یکے پارچه برگزیده گیرد و دیگر
کلان گیرد حضرت صاحب نارووالہ سبقت کرده پارچه عمده برگزیده را برداشتند و فرمودند
که ریش مبارک حضرت میانصاحب یعنی شیخی غریب پرور از من سفید زیاده پس اعتبار صورت
حال است نه عمر را سبحان الله اندرین چه کلام است لطیف ع داند آنکس که حسبتے
دارد + داند این را که نسبتے دارد نقل است از خلاصة الفوائد که روزے حضرت قبله
عالم رضی الله عنه فرمودند که اگر میان صاحب یعنی حضرت صاحب نارووالہ چندی
مهلت یافتند عالمی از ایشان روشن میشد و روزی فرمودند که میانصاحب بیچاره مرا از هیچ
بسیار کسان نجات دهانیده بود و هر گاه که یاران حضرت نارووالہ بحضور عالی می آمدند خود
بدولت باوشان بسیار شفقت مینمودند و میفرمودند که آنچه میانصاحب رضی الله عنه بشما گفته
باشد بران مواظبت ورزند و اگر کدام حاجتے باشد بے نجات از من بپرسید وصال
ایشان بتاریخ ششم ماه جمادی الاول در سن یکهزار و دو صد و سال چهارم از هجرت (۱۲۰۴) و مزار
مبارکش در نواحی بلده حاجی پور زیارتگاه خلق است دیگر خلیفه حضرت قبله مهاروی صاحب

[illegible] حضرت شیخ [illegible] حافظ محمد جمال [illegible] در خیمه

رضی اللہ عنہ سید الکاملین سند الواصلین المتصف باوصاف اللہ المتعال المتخلق باخلاق اللہ ذی
الافضال مظہر جمال لایزال حضرت حافظ محمد جمال ملتانی رضی اللہ عنہ است حضرت ایشان را
محض خلق محمدی بود و بندہ کہ دو سال در ملتان کسب علوم نمودہ از فیض صحبت ایشان بہرہ
یاب شدہ نکتہ روزے حضرت غریب پرور[1] فرمودند کہ طالب را باید کہ سوای شیخ خود در خدمت
شیخ دیگر آمد و رفت نسازد زیرا کہ اگر برای استغنا می رود در راہ ارادہ این طالب نقصان شد
و ناقص بکار نمی آید و اگر استغنا ندارد پس مرتکب کار عبث شد چون ازان محفل حضرت
غریب پرور بخلوتخانہ تشریف بردند این غلام عرض نمود کہ امروز کہ ذات مبارک این مذکور فرمودہ
و سابق ازین غلام را ارشاد بود کہ بخدمت حضرت مظہر جمال الٰہی روز فراغت از سبق حاضر شدہ
باشید پس توفیق درین مذکور و آن ارشاد چگونہ است حضرت غریب پرور فرمود کہ این مذکور
در حق غیر بود و حضرت جمال الٰہی را عین من دانند غیر کجا است ازان بعد صحبت مبارک ایشان
تا مدت کہ آنجا بودم لازم گرفتم نکتہ روزے حضرت جمال الٰہی این غریب را در خلوۃ خواندند
و ہمین کلمات فرمودند کہ شما میدانید کہ بعد حضرت قبلہ عالم مہاروی صاحب رضی اللہ عنہ سرگروہ
فقرا کدام کس است بندہ عرض کرد کہ خیر این عاجز را خود فرمایند فرمودند سرگروہ ما فقرا شیخ
شما است یعنی حضرت غریب پرور است من نیز در ملتان نشاندہ اوشانم اگر کسے حاجت
بودہ باشد بلا دریغ گفتہ باشند سبحان اللہ چہ نسبت بایکدیگر داشتند الحمد للہ علی ذلک بدانکہ
چندان فوائد کہ از زبان درفشان مبارک ایشان بسمع رسیدہ کہ اگر جمع نمایم دفتری شود چون
کاتب الحروف در پے کاری است لہذا بچند نکات اقتصار مینماید نکتہ این بیت از حضرت
اوشان مسموع شدہ ؎ کجا غیر کو غیر کو نقش غیر ٭ سوا اللہ واللہ مافی الوجود نکتہ
روزے از مکان خود بمدرسہ حضرت مولوی صاحب[2] اوستاذی و ملاذی مدظلہ تشریف

[1] یعنی حضرت شیخ المشائخ غریب نواز مولانا سیدنا خواجہ گل محمد صاحب معروفی کرخی چشتی احمدپوری رضی اللہ عنہ و علی فقیر خاکراہ قدمشان نجم الدین محمد عفا عنہ

[2] یعنی حضرت شیخ المشائخ مولانا خواجہ خدابخش صاحب خیرپوری رضی اللہ عنہ ۱۲ نجم ٭

وحضرت خواجہ
حافظ جمال
ملتانی ۱۲



می آوردند و این غریب نیز در پس آنحضرت ملازم بودم اتفاقاً شخصی بالی در راه ملاقی شد حضرت
فرمود کجا میروید عرض کرد که فلان شخص حق شده است برای تجہیز و تکفین میروم چون آن شخص
رخصت کرد رو بجانب این غلام کردند فرمودند که شنیدید که چه میگوید حق شده است ہمین فرمودن
اوشان آنقدر اثر کرد که تا دیر در ذوق ماندم الحمد للہ علی ذالک نکتہ این بیت نیز از زبان
مبارک ایشان مسموع شده ؎ کارہا بر خواہش خود خواستن کار خداست + بنده باشی و خدا
گردی تو ای نادان چراست + نکتہ آنحضرت را باین غریب عجب شفقت و کرم بود ہر چه در
دل من بالمشافه آنذات خیال میگذشت فی الفور بجواب آن سرفراز میفرمودند حق تعالی ہمیشه فیض
اوشان بما رسول الله دارادمنه و کرمه نکتہ روزی میفرمودند که درویشی چیست خاک گلی بیخته و آبکی
برو ریخته نه کف پای را ازو دردی و نه پشت پای را ازو گردی رسد نکتہ روزی فرمودند
اصول سلوک چہار چیز اند قلة الطعام و قلة الکلام قلة المنام قلة الصحبة مع الانام نکتہ روزی فرمودند
که در اوائل که بخدمت شیخ خود حضرت قبله مہاروی صاحب میرفتم یکبار ارشاد فرمودند که اگر کسی
ناخوشنود باشد آنرا خشنود باید نمود فرمودند که مرا یک شخص یاد آمد که چنان رنج بود که خزم گمن
خوشنود او نبود و مرا نیز ہمچنان بود بتعلیم شیخ خود دل را پاک و صاف کردم که بدل آنچنان خیال در
حق او تصور کردم که ہر چه او مرا خواہد گفت من ہرگز سر تابی نخواہم کرد چون از حضور مرخص و در ملتان
آمدم نزد او رفتم و ہر دو کفش خود در دست کرده نزدیک او رسیدم کفش پیش او داشتم و دست
بر پایش نہادم صدق و صاحبدلی من چنان اثر کرد که ہم آغوش شده چنان بگریستم که دوست
بدوست ہمچو نباشد خلاصه سخن آنکه ؎ صاف شو صاف تا صاف بینی ہمه را + ور کسی نیست
بتو صاف ز نا صافی تو است وصال آنحضرت بتاریخ پنجم ماه جمادی الاول در سنه یکہزار
و دو صد و بیست و پنج ہجری + کاملترین خلفاء حضرت مظہر جمال الہی رضوان استاذی معاذی
و ملاذی سراج الکاملین سید الواصلین سند المکملین مولائی حضرت مولوی صاحب مولوی خدابخش جیو
ہستند حق تعالی و تبارک سایه عالی اوشان بر سر مستفیدان ممدود دارد بمنه و کمال کرمه سراپا

خلق محمدی مجسم اند و مستغرق قلزم وحدت و رساله توفیقیه که در توحید است تصنیف ایشان است
یک نسیمی است از گلزار معانی اوشان تعداد اوصاف اوشان کردن قطرات امطار یا امواج
بحار شمردن است ختم بر دعا کردم زاد الله شرفهم و برکاتهم آمین واز بهترین خلفاء حضرت
قبله مهاروی صاحب رض اختر برج هدایت دُر درج کرامت عنقاء قاف قناعت شیخ المشایخ
حافظ کلام ربانی کاشف اسرار نهانی سید حضوران زمن حضرت حافظ غلام حسن جیو
رض انجهان ممتاز بخرقه تجرید و تفرید و توحید بودند که بعد بیعت تمام عمر خود بر آستانه حضور
گذرانیدند و کام روائی مستفیدین شدند هر دو جهان نزد همت والا ایشان کمتر از نیم دانه
خشخاش اوصاف ایشان لا تعد و لا تحصی است وصال ایشان در سن یکهزار و دوصد
و چهل بتاریخ نهم ماه ذی قعده شب دوشنبه بعد از نماز مغرب و خلیفه ایشان برگزیده
آفاق کریم الاخلاق سالک مسالک طریقت ناهج مناهج شریعت دوست با وفا حافظ
غلام مرتضی سلمه الله تعالی که برادر خورد حضرت ایشان است حق تعالی همیشه او را بحفظ
حمایة خود محفوظ دارد بمنه و کماله کرمه دیگر از خلفاء حضرت مهاروی صاحب رض سراج الواصلین
زبدة الکاملین محو در رضاء معبود مولوی محمد مسعود ساکن قریه جهانگی رض که ذکر اوشان در بین
وصل اولا مذکور شد دیگر از خلفاء کرام حضرت مهاروی صاحب رض عارف کامل شیخ محمد
فاضل ساکن شاه ادم واله بود و از خلفاء حضرت قبله رض ذی المجد حافظ غلام محمد جیو بود رض خاتم
خلفاء حضرت قبله مهاروی صاحب رض آن سیمرغ قاف توکل و هدایت و آن تخت نشین ملک ولایت
و کرامت ع آن جهان معرفت دریای راز + شمع سان در آتش وحدة گداز + گنج اسرار
حق و کان کرم + در گروه عارفان بس محترم + شیخ المشایخ حضرت محمد سلیمان جیو مدظله
العالی و دام برکاته اند حق تعالی ازین ذات مبارک تمام فیض در اقطار عالم جاری فرموده
که خلفاء ایشان در هندوستان و ولایت خراسان صاحب ارشاد اند و طریقه ایشان
عجب بر توکل مردانه است و کمالات اظهر من الشمس و هویدا است اگر شمه بیان سازم

یا اسامی مریدان و خلفاء ایشان برشمارم یکے دفتر باشد واز مریدان عالی متعالی آنحضرت قبلہ مہاروی صاحب رضہ کہ اجازت ہم دارند آن قفل کشاہی باب تحقیق ؛ وان رہ برطریق تدقیق ؛ مولائی او ستاذی و ؛ ماذی المتصف بالصفات العالی حضرت مخدومی و خالی مولوی صاحب مولوی محمد غوث بخش جیو مدظلہ العالی چون این کاتب الحروف تمام پرورش ظاہری و باطنی ازو فیض یافتہ میخواست کہ سمند قلم در میدان رقم چند قدم براند لیکن کار دیگر مانع است لہذا براین چند کلمہ اتمام می کند یکے آنکہ آنحضرت صفت ابراہیمی دارند کہ این حضرت چند مدت بغیر مہمان طعام نخوردہ اند وحال ہم از مہمان مکان ایشان خالی نمیباشد دیگر آنکہ مرتبہ شیخ الاسلامی دارند دیگر جمیع مشائخ نادر حق ایشان دعا و ثناء فرمودہ اند چنانچہ حضرت مظہر جمال آلہی را در ملتان کسی خبر کردہ کہ آنحضرت را جذبہ در گرفتہ است و کلام ہندوستانی می کند و نماز و طاعت درست است اما مصاحبت بخلق نیست بالمشافہ این نیازمند فرمودند کہ سبحان اللہ قحط الرجال کہ میگویند ہمین است آنکس کہ ازو نفع خلایق باشد آنرا جذبہ درگیرد بفضل آلہی و دعاء بزرگان از آن ورطہ بچند روز بیرون آمدند کلام بر دعاء ذات مبارک ایشان مختصر میکنم ؎

دل از نور حضورش باد معمور + جز آن نور از حضور خدمتش دور + دیگر میان محمد مقبول ریبکلہ در حضور عجیب قبولیت داشت و حافظ صاحب حافظ محمد ناصر جیو کہ بعد از وصال حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ تمام عمر خود در حجرہ گذرانیدہ و میان غلام رسول لانگری نیز مرد خدا یاد کدام مردان خدا پرستان برشمارم کہ ہر یک صاحب مقام و حال بود رحمۃ اللہ علیہم السلام اولے بالاختتام +

وصل سیزدہم در ذکر آن سلطان الاولیا شمس الہدی قطب العرفا محبوب رب العالمین سید الاولین والآخرین۔ منظوم

خواجہ دنیا و دین گنج وفا + صدر بدر ہر دو عالم مجتبیٰ + آفتاب شرع و دریای یقین

او ز عالم رحمة للعالمین
آن شهنشاهی جهانی معرفت
از خود و از غیر خود بی احتیاج
کرد مرغ همتش زوج کمال
گوهر درج کمال بی بدل
گام بر گام محمد مصطفی
وحدت او دست در اکامران

در زبانم جز ثنای او مباد / نقد جانم جز وفای او مباد
ذات او بیرون ز ادراک و صفت / خسرو ملک فنا و تخت و تاج
غرق بحر عشق از صدق و صفا / از خود و بیگانه با حق آشنا
بیضهٔ افلاک را در زیر بال / اختری برج سپهر لم یزل
مؤلف قمر دین عاقل محمد نور حق / برده از پیشینیان بی شک سبق
رفت در راه خدا آن مرتضی / بادشاهی کامرانی کن فکان

نکته در حلیهٔ مبارک آنحضرت رض بزرگ خوش فرموده است

ماکه در شکل یار حیرانم + ستر او صاف او کجا دانم + اما بجهت تبرک چیزی از آثار ظاهری عیوبسیم سر مبارک حضرت سلطان الاولیاء مفخم بود و عادت حلق داشت و تعین روز حلق نبود بلکه میفرمودند که آنچه تعین روز آمده در حجامت که بمعنی محجمه نهادن است واقع شده و در حلق تعین روزی مروی نیست مگر در روز شنبه و چهارشنبه دیده نه شده که اتفاق حلق شده باشد و در دیگر همه روزها اتفاق بارها افتاده که سلطان الاولیاء حلق میفرمایند و وجه مبارک آنحضرت منور و مائل باستطالت بنحوی که در حلیهٔ سرور کائنات صلی الله علیه و سلم گذشته بود عینین مبارک نیز مثل عینین مذکوره در حلیه نموده تر و کشیده تر بود لیکن گرد حلقهٔ آنحضرت که سیاه بود یک خط کبود رنگ مثل هاله که گرد ماه پیدا باشد از صنع الهی کشیده شده بود که از آن تمام حسن چشم مبارک مینمود بنظر نیاید و نخواهد آمد لون شریف سپید مائل بحمرة بود و ذات مبارک و با متانت بود استخوانها جمیع مفاصل بزرگ بود و سر انگشتان تمام باریک و کف دست فراخ و نرم ریش مبارک سفید اند کی سیاه قریب خدین شریفین باقی بود که در حال آنحضرت بوقوع آمده خلاصه آنکه تمام جمال مصطفوی آئینه بود فلیرجع

تتمه نکته در حسب و نسب سلطان الاولیاء قدس الله سره العزیز بدانکه عرف ایشان اکوریجه میگویند و از کوریجه اجداد آنحضرت بود بآن نام اشتهار یافته و نسب

حلیهٔ مبارک حضرت شیخ نصیرالدین حضرت خواجه شیخ الاسلام نجم حضرت محمد عاقل صاحب رضی الله تعالی عنه



این دیاره کلهم متفق اند که از قوم قریش اند اما در کتاب عرف واز زبان مبارک آنحضرت
نیز همان لفظ کوریچه دیده وشنیده واز هفت پشت ولی ابن ولی بوده اند روزی خود بدولت
در حق نسب خود که حالا سجاده نشین اند و قبله خاص و عام اند که در شان اوشان این
آیهٔ کریمه کافی است ماهذا بشرا ان هذا الا ملک کریم و دران آوان بقدر
هفت سالگی بودند فرمودند که از اجداد ما یکے مولوی محمود نام بود صاحب نسب و
صاحب باطن پیش او یکے مرد لنگ که اهل کمال بود نسبت تلمیذ داشت یکے فرزند مولوی
محمود آن مرد لنگ را به بازیچه آمده از پای لنگ می کشید و آزار میرسانید دران اثنا
از زبان آن اهل کمال برآمد که بما فقیر بازی میکنی میخواهی که مثل ما لنگ شوی درین اثنا
مولوی محمود را معلوم شد بجلدی بخدمت آن مرد لنگ آمده فرمودند که از تلمیذی شما
فائده این بود که فرزند مرا چون خود لنگ میسازی آنمرد بزرگ عرض کرد که صاحب
سن چنین میگویم که در اولاد شما نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن یک صاحبدل همچو این
فقیر خواهد بود آن بزرگ صاحب نفس بود از ان روز در اسلاف ما یکے مرد صاحب
دل ونسبت پیدا شده آمد واشارت به بنده خود فرمودند که این از اثر نفس آن صاحب
دل است که آثار سعادت از جنبش هویدا است ؎ فی المهد ینطق عن سعادت جده
اثر النجابة ساطع البرهان + ونیز حضرت سلطان الاولیاء فرمود که از ان روز
در زانوی یکے از ما که صاحب نسبت شود درد پیدا میشود و باشد ووالد شریف سلطان
الاولیاء که اسم مبارکش محمد شریف بود بسیار صاحب کمال وصاحب نفس شده که از پیشینیان
درگذشته و زهد و ورع بحدے رسانیده بودند که قناعت از اطعمه به بقله بتهل و یکن بود و
با کثر اهل مزارات نسبت داشت چنانچه از درگاه حضرت مخدوم جهانیان صاحب
رضی الله عنه در واقعه جواهر جلالی عطا شد چون از خانقاه بیرون آمدند تحفه بدست
ایشان داد وتا حال آن کتاب متبرک موجود است که هر کس بان همین تبرک میگیرد

و کرامات و تصرفات حضرت محمد شریف جیو مشهور و متعارف اند روزے حضرت
خانصاحب رکن الدوله نصرت جنگ بهادر محمد بهاول خان علیه الرحمة والغفران حکایت
فرمود که من در خدمت میانصاحب میان محمد شریف جیو برای استمداد دعا رفتم
عرض کردم که مرا میان سرائی که آنوقت صولت سلطنت داشت طلبیده است و مخالفان
اینجانب بیشتر در سرکار میان موصوف بهر غرض خود چیزے در حق ما گفته دعا فرمایند
که الله تعالی ملاقات بخیر و خوبی کند میانصاحب میان محمد شریف جیو یک لفظ ارفرمود
که وقت ملاقات بخوانی و از هر وجه خاطر عاطر جمعدار که بشما چیزے نخواهد گفت و یک
زنجیر فیل نیز بشما خواهد بخشید از برکت نفس مبارک اوشان همچنان شد که فرمودند
دیگر حضرت سلطان الاولیاء روزے فرمود که این جانب برای تعلیم فرزند خود
را و هردو برادرزاده خود را بتادیب لکدکوب میکردم روزے مرا فرمودند که شنیده
شد که تو این خوردکان را برای خواندن ضرب تادیب میکنی با هیچ حاجت نیست
ایشان خود بخود خواهند خواند هرچه سعی کنی برای برادرزاده خود که کمال الدین نام است
بکنی چه دران وقت میان کمال الدین تمام صغیر بود و از خواندن او هیچ نام نشان
نبود حضرت قبله فرمودند که معنی کلام حضرت میان محمد شریف جیو آن بود که اگر بر
سعی شما موقوف است پس سعی بمیان کمال الدین کنند حق تعالی ازان صاحب
کمال این سلطان الاولیاء و برادر ایشان حضرت میان نور محمد جیو را بوجود آورد
ع آفرین خدای بر پدرے + که از و ماند این چنین پسرے + نکته در بیان
علم سلطان الاولیاء آنحضرت را علم دراست و علم وراثت هردو کمال بودند در
عصر خود شرقاً غرباً مماثل آنحضرت در علم ظاهری هم کسی نبود خلوص علم از اصول
و فروع بآن مشابه بود که بدرجه اجتهاد رسیده بود معهذا جزئیات مسائل را آنقدر
یاد داشت که کسی حادثه نیامده که خیری مسلمان حضرت از کتاب نشان نداده باشد



وبتدریس نیز میل خاطر بسیار بود علماء متبحر وظیفه خوار برای تدریس مقرر بود و طلاب
علم را نیز وظیفه از لنگر اقدس مقرر بود وچون ذات مبارک بتقریبی از کوٹ مٹھن
شریف هجرت فرموده در شدانی شریف سکونت فرمودند در هر دو مکان مدرسان
مقرر علیحده شده بودند و در هر دو مقام . . . .
مدرسه تدریس و لنگر جاری بود معهذا یک دو سبق خود بدولت نیز تعلیم میفرمودند در
کتابهای که روبروی این فقیر راقم اتفاق تعلیم افتاده اسامی آنها می نگارم +
شرح هدایه حکمت و میر هاشم و شرح عقاید و خیالی و مولوی بر خیالی و مطول و تلویح
و توضیح و شیخ الاسلام و نور محمد مدقق بر مقدمات اربع و شرح وقایه مع حواشی هدایه
و شرح مواقف معه مولوی و زواهد ثلاثه و از حدیث شریف مشکوة شریف و احیاء العلوم
و بعض صحیح بخاری و در تصوف لوایح و شرح قصیده فارضیه حزبیه و سواء السبیل و تسنیم و
فصوص الحکم و در کتب حدیث و تصوف راقم سامع یا قاری میبود نکته در بیان وضو
و غسل آنحضرت عادت شریف آنحضرت چنان بود که وضو بر چارپایها بر کسی مکان
مرتفع نشسته وضو میکردند که از قطرات غساله وضو تمام احتراز بوده بضرورت وضو
از دیگری نمیساختند و مسح تمام سر میکردند و ریش مبارک اگرچه انبوه دار بود تمام
می شستند و مسح ریش جائز نمیداشتند و غسل جمعه و عیدین بضرورت مرض گاهی
ترک نشده نکته در طریق نماز سلطان الاولیاء همیشه آنحضرت در سفر و حضر نماز
با جماعت اول وقت در مسجد میگذرانیدند اگر اتفاق در سفر مکان نزول آنحضرت از
مسجد بعید میشد تاهم پنجوقت نماز در مسجد ادا میشد مگر در مرض تنها اتفاق می افتاد
و نیز میفرمودند که مسئله چنین است که اگر مریض تنها قائماً نماز گذاردن می تواند و
بجماعت قاعداً نمی گذارد باید که جماعت را ترک دهد و تنها قائماً نماز بگذارد و آن حضرت
نوافل بسیار میکردند و بعد و قبل صلوٰة مکتوبه تطوع عادت نبود سوای سنن موکده دیگر

یعنی حضرت شیخی غریب
نواز مولانا خواجه گل
محمد صاحب رضی الله
عنه ۱ محرم بعد ۱۲ صفحه تحریر

هیچ تطوع نمیکردند مگر بعد مغرب شش رکعت صلوٰة اوّابین و دو رکعت حفظ الایمان ادا میفرمودند و وقت عشا بر چهار رکعت فرض و دو رکعت سنت موکده اقتصار می شد و وقت تهجد بدو رکعت نماز تهجد و سه رکعت وتر بسند مینمودند و وقت اشراق دو رکعت نماز استفاده و دو رکعت نماز استخاره و چهار رکعت نماز ضحی میخواندند سوای این نوافل دیگر کسی نفل ورد آنحضرت نبود و قرأت آنحضرت در فجر و پیشین صورتها طوال مفصل بودند و در عصر و عشا اوساط و در مغرب قصار مفصل و امام را نیز چنین تعلیم بود و تسبیحات در رکوع و سجود آنحضرت که میکردند این راقم به آهستگی تمام یازده مرتبه تسبیح می خواند بعد ازان سر از رکوع یا سجود بر میداشتند در نوافل و سنن نیز همین نمط تسبیحات می کردند و بسیار میبود که اگر کسی مسئله کتاب تصوف وقت تعلیم سبق میشد در نماز آن حضرت را خود بخود آن مسئله حاضر و حل میشد بعد از نماز می فرمودند که درین نماز آن مسئله یاد آمده و حل شده **نکته** روزی فرمودند که میزان رکوع همین است هر دو دست که بر زانو نهند تمام دست تا دوش مستقیم و مستوی از میان آرنج را خم نه کنند و می فرمودند که این مسئله از حضرت قبله فخر الملة والدین رض تحقیق شده **نکته** در بیان توزیع اوقات آنحضرت بعد از نماز مغرب سنت و نوافل در گوشه خلوة میخواندند و بعد ازان بشغل مشغول می شدند بعد ازان چند لقمه طعام تناول میفرمودند درین اثنا مودن اذان عشا می گفت آنحضرت در جماعة حاضر میشدند بعد ازان اگر کسی سائل رد وظیفه یا بیعت می آمد بدان اشتغال میشد حتی که بارها اتفاق افتاد که خوف قضای نماز تهجد میشد و اگر اتفاق وارد ین نمی بود پس در مکان خلوة تشریف برده استعمال سرمه مینمودند و در هر چشم مبارک سه طرف میل مستعمل میشد زیاده و کم عادت نبود از آشنای بیگانه تنهای میشد و چونکه نیم پاس شب باقیمانده میبود خادم را یاد میفرمودند به بیت الخلا میرفتند بعد از فراغت از استنجا وضو نماز تهجد و وتر ادا مینمودند بعد



ازان گاہے مشغول بمراقبہ و گاہے بجہر کہ صوت تمام بلند نمیشد و ضرب شدید میکردند
اختیار می فرمودند بعد ازان اگر وقت بسیار مساعد میشد چنانچہ در شب زمستان اتفاق
می افتاد یکبار قرآن مجید تلاوة میکردند و منزل دلائل الخیرات میخواندند حق تعالے
میداند کہ دران استراحت چہ مینمودند و چہ میدیدند بعد ازان وضو تازہ نمودہ سنت فجر در
مکان خود میگذرانیدند و فرض با جماعت در مسجد بعد ازان تا یکنیم پاس روز دروازہ حجرہ
بند مینمودند و بحق تعالی مشغول میشدند و در حضور و شہود می بودند و اگر جہر در شب
اتفاق نمی افتاد بعد از صبح بجہر مشغول میشدند و وظیفہ قرآن مجید و کتاب را یک وقت مقرر نبود
ولیکن اکثر چنین بود کہ در موسم زمستان در آخر شب یا بعد نماز صبح و در موسم تابستان اکثر
بعد از زوال اتفاق می افتاد و در سفر در موسم تابستان بعد از ورود در وقت چاشت
اکثر اتفاق منزل میشد بعد از نماز چاشت کہ منزل قرآن مجید و کتاب میخواندند و بعد از
یکنیم پاس روز کہ از حجرہ تشریف می آوردند بہ تعلیم سبق و روان ساختن حاجات
خلائق اشتغال میشد و طعام صبحی دران حجرۂ خلوة اتفاق میشد و قریب دو پاس قیلولہ
بقدر دو گھڑی مینمودند مسئلہ میفرمودند کہ یوم معتدل در شب و روز بقدر دو پاس قدرے
بالا است اگر ازین زیادہ میشود موجب علة است و نیز می فرمودند کہ قیام لیل بہ بیداری
دو پاس شب قدرے کم یا زیادہ حاصل میشود کما قال اللہ تعالی قم اللیل الا قلیلا
نصفه او انقص منه قلیلا او زد علیه ۔ سالک را باید کہ بعد از یکپاس شب خواب
کند و بقدر یکنیم پاس شب باقیماندہ بیدار شود و اگر اندکے ازین فرق شود تاہم مضائقہ
ندارد و در روز زیادہ از دو گھڑی خواب نکنند **نکتہ** حضرت سلطان الاولیاء
از قیلولہ فارغ شدہ مشغول باوراد میبودند کہ موذن اول وقت ظہر اذان جواز نماز
ظہر بیان می فرمودند و در مثل ثانی نماز خاتیہ میفرمودند کہ از امام صاحب روایة جواز
نماز در مثل ثانی آمدہ امام صاحب ازان قول رجوع فرمودہ است و بعد از مثنان

مشغلی تعلیم سبق می فرمودند و اگر اتفاق تعلیم نمی بود باز در حجره مشغول بحق می شدند و وقت
عصر بیرون می آمدند و نماز عصر تخمیناً بقدر دو نیم گهڑی روز باقیمانده ادای می شد
مسئله میفرمودند که تاخیر عصر مستحب است لیکن پیش از وقت زرد شدن آفتاب باید خواند
که آنوقت مکروه است و وقت عصر تخمیناً از پنج گهڑی روز باقیمانده مقرر کرده اند باید که
بوقت دو نیم گهڑی روز باقی مانده بخواند و در نصف گهڑی که آفتاب زرد میشود نماز مکروه است
و بعد از نماز عصر آن حضرت را هزار درود وظیفه مقرر بود نکته در اکل و شرب آنحضرت
از شصت و هشت درم آرد هفت نان تنک و نرم طیار کرده می شد باین طریق که بر تابه
نیم پخته نموده بعد ازان بر اخگرها تمام پخته میشد باین صورت نان تمام نرم میشود ازان
نانها دو نیم نان گهی سته بشوربا یا جوزه یا دال مونگ یا شلغم تناول میفرمودند و همچنین وقت
شب میکردند خلاصه اینکه اکثر به پنجاه درم در شبانروز اتفاق غذا می افتاد و آب
آنحضرت بعد از هضم طعام می نوشیدند و می فرمودند که معنی خیر الماء بین الطعامین
همین است که تا طعام هضم نشود آنگاه آب باید نوشید و هضم طعام بعد از شش ساعت
نجومی بالکل میشود نکته در لباس آنحضرت قمیص آنحضرت را چاک بر سینه می بود
و کیسه نیز میداشتند و کلاه مبارک قادری دو تا میبود ملاصق بفرق و بر کلاه مبارک
وقت سواری گاهی سلاری و گاهی دوپٹه سلاری می بستند و می فرمودند که غرض
از جامه دفع برد و حر است و نیز می فرمودند ؎ جامه پوشی آنچنان کان دیر
ماند مر ترا ؛ و اکثر پوشاک آنحضرت لطیف پر کار مثل بافته می بود و جامه باریک در
بر نمیفرمودند و نیز آنحضرت میفرمودند که حضرت مولانا و مرشدنا و قبلتنا فخر الملة والدین
رضی الله عنه وقت رخصت همین انداز ارشاد نموده بودند که غذای و لباس لطیف
استعمال نموده باشید حضرت سلطان الاولیا می فرمودند که حکمت این امر در آنوقت مرا
معلوم نشد بعد ازان در ملفوظ مبارک حضرت خواجه عبیدالله احرار قدس سره العزیز

دیده شد که مرقوم بود سالک را باید که غذا و لباس لطیف استعمال کند که انوار لطیف وارد میشود و ازینجا حکمت آن ارشاد ظاهر شد و پاجامه از توسیله سیاه و پاته بند سیاه مستعمل میشد و بر دوش لونگی فقرانه یا الاچه و یا دوپٹه یا سلاری بهر کیف میرسید مستعمل می شد لیکن ریشمی مستعمل گاهے نشده و مخلوط که در عرض ریشم داشته باشد هم مستعمل نمیکردند نعلین مبارک کهنه و ساده مستعمل آن جناب میبود تحفة در کحل و شانه و مسواک آن حضرت کحل بعد از نماز عشا سه مرتبه از میل یک طرف کحل هر واحد چشم مبارک میکردند اگر میل دو طرفه میبود از یک طرف او کحل در یک عین مبارک و از طرف دوم در چشم دوم میکردند همین سان سه کره و شانه بعد وضوء عشا و ظهر در ریش مبارک مینمودند مسواک با هر وضو مستعمل میشد تحفة در حسن خلق آنحضرت خلاصه آنکه ذات مبارک رحمة للعالمین و آیة رب العالمین بود هر کس چنین میدانست که آنچه آنجناب را شفقت در باره من است در حق دیگرے چنین نخواهد بود شیخ و جوان و طفل یکسان لطف بود و غائب و حاضر یک وطیره بود یعنی هر قدر که شفقت در حضور شخص میشد در غیبت او بران قرار و بران وطیره میبود و از ازدحام عوام تنگی نمی آمد بهر کس بچهره فرخنده خنده پیشانی مکالمه میشد و اکثر اوقات دیده میشد که بعضے کسان جیب بازو آنحضرت گرفته می جنبانیدند و حکایت میکردند ذات مبارک بخنده پیشانی جواب میفرمودند و بعضے کسان آواز بلند بالمواجهه عرض معروض میساختند ذات مبارک بفرخندگی و آهستگی جواب سوال ارشاد مینمودند و گاهے تبسم فرموده بجای خود میفرمودند که شاید عالم مرا اگر میداند و سبب بلند گفتن و از بازو جنبانیدن خلایق بفهم راقم چنین می آید که آنجناب اگرچه در مجلس و محفل زینت بخش میبودند لیکن آنچه گفته اند الصوفی کائن و بائن این معنی از چهره مبارک جلوه گر میبود از خلایق و عوام این امور لاچار بوقوع می آمد چنانچه گفته اند مصرع

ه بجنبانیدم اول بس بگوئید + بدانکه اگرچه از فیض عام و لطف تمام آنجناب خاص و عام مشمول بودند اما بشاغلان بالله عجب رمز خاص و کرشمهٔ اختصاص بود بعضی اوقات که از کسی بشریت احدے را بترک وظیفه می شد و باز بفضل ایزدی رشتهٔ گسسته بپیوست میبافت و توفیق مشغولی وظیفه رفیق می شد اگرچه آن شخص در حضور آن حضرت هر روز بلاناغه حاضر میشد ازو پرسیدند که این قدر ایام کجا بودی آن کس عرض میساخت که غلام هر روز در خدمت میرسید آن حضرت می فرمودند که من ندیده ام این چنین اتفاق بارها افتاده **نکته** در صورت بیعت آن جناب بحضرت قطب العالم حضرت قبله مهاروی صاحب رضی الله تعالی عنه بدانکه آنحضرت برادر کلان آنحضرت میان نور محمد از تحصیل علوم ظاهری فراغت یافته داعیه خداپرستی بهم رسانیدند اگرچه والد شریف آنحضرت تمام مرتاض و صاحب کمال بودند چنانچه سابق مشروحاً گذشت اما داعیه آنجناب شهباز بلند پرواز بود بهر آشیان سر فرو نمی آورد و طلب مکان عنقا نمود درین اثنا رصیت عالمگیر حضرت قبله مهاروی صاحب در گوش پرهوش هر دو صاحبان کوس الحق الحق میکوفت و عزم مصمم بزیارت فیض بشارت آنجناب حضرت قبله مهاروی صاحب رضی الله تعالی عنه شعله شوق را پیچان نموده اتفاقاً برادر کلان آنصاحب در موضع یارن والی که قریب شهر بیعت پور است تشریف فرما بودند و آنجناب در کوٹ مٹھن مسکن خود مستقر دران موضع یارنوالی از یاری باری وقت مغرب آن نور متناهی یعنی حضرت قبله مهاروی با زمره درویشان دران مسجد که میان صاحب میان نور محمد جیو نماز می گذرانیدند داخل شد و در نماز اقتدا نمود و بعد از فرض بیشتین بسنن و نوافل پرداختند چون نظر میانصاحب میان نور محمد جیو بران آفتاب عالمتاب افتاد و خشوع و خضوع زمره درویشان در صلوة دید صولت و هیبت این طائفه علے الخصوص آن بادشاه گدا لباس در گرفت و چند در حیرت ماند و بعد ازان با دب تمام از احدے از ملازمان حضور بصورت نهانی تفحص فرمود چون نام



تامی آن سلطان جهان بگوش رسید هوش الوداع نمود بیتابانه سر باقدام فلک پیمای
آنجناب مالید واز بسیار شادی روح در بدن و بدن در پیرهن نمی گنجید و زبان حال او
بدین ترانه مترنم می گشت ~ بشبها سیه کے بُد امیدم + که روزے گردد این روز سفیدم +
شمیم از صبح فیروزی برآید + غم و رنج شبانروزی سر آید + که بودم گمرهی در ظلمت شب +
رسیده جان زگمراهیم برلب + برآمد از افق رخشنده ماهی + بگوئی دوستم بنمود راهی ❊
و همدران شب تا صبح جلد رفتار بصوب کوٹمٹھن بجانب آنجناب فرستاده آنحضرت بمجرد
استماع این مژده دلکشا ر بالراس والعین پا پیاده عرصه راه طی ساخته ندیم آن شاهجهان
گردید خلاصه آنکه قبل از ورود حضرت قطب مهاروی کسی درین دیار طریق بیعت
صحیح نداشت و همین استفاده اوراد را بیعت میدانستند آنحضرت نیز از حضرت قبله
مهاروی وظیفه راه خدا تعالی پرسیده بودند و همین را بیعت و پیری و مریدی دانستند و
کمر همت بسته بران مواظبت نمودند تا که صورت مشغولی و کشود پیدا شد روزی حضرت
قبله مهاروی رض در مجلس مسئله بیان فرمودند که سالک را اگرچه از وظیفه شیخی سلوک دست
آید و کشود راه گردد لیکن برای بیعت تاثیرے دیگر است حضرت دانست که این اشارت
بکدام کس خواهد بود که آنذات خود را داخل بیعت میدانستند لیکن برای تحقیق وقت
خلوت در حضور عرض کردند که این غلام داخل بیعت حضور عالی هست خود بدولت
فرمودند خیر وظیفه پرسی هست بیعت نیست پس التماس بیعت نمودند در اوج بتبرکه
اتفاق بیعت حضور عالی افتاد و وقت بیعت خلافت نیز عطا فرمودند الحمد لله
ذالک

نکته

در بیان رفتن آنحضرت بجانب دهلی شریف آنحضرت دو مرتبه بدهلی
شریف تشریف برده اند اول مرتبه بر رکاب حضرت قبله مهاروی صاحب اتفاق
افتاده آن مرتبه حضرت منظر جمال الهی و حضرت قبله نارووالی و حضرت مولوی
محمد اکرم و دیگر بزرگان همراه بودند آن حضرت سلطان الاولیاء تمام مسافت



پا پیاده طی نموده بود حضرت سلطان الاولیاء میفرمودند که حضرت قبله شیخی زمن
در منزل اول بجای خود از من پرسیدند که شما بر سواری خود چرا سوار نمیشوند عرض داشت
نمودم که در جناب الهی نذر معین کردم که بزیارت حضرت مولویصاحب و قبله رض پا پیاده
خواهم رفت حضرت صاحب فرمودند که مبارک است پس ازان اسپ سواری این
غلام حضرت صاحب خود بدولت در تمام راه بمستحقان که پیاده بودند برای سواری
میدادند بعضے کسان در حضور عرض میکردند که فلانے تمام منزل پا پیاده می آید و اسپ
سواری آن ذات مبارک بدیگران عطا میفرمایند آن نیز مستحق است چند کروه اورا
نیز عنایت شود خود بدولت در جواب آنها چنین فرمودند که آن مرا مستعد و قوی
المزاج است آنرا حاجت نیست دیگر غرباء مستحق اند سبحان الله چه کرم و نوازش بود
که عمل آنحضرت را از نظر عالم پنهان میفرمودند دویم مرتبه که حضرت سلطان الاولیاء
تشریف بدهلی شریف برده اند حضرت صاحب قبله مهاروی چندروز پیشتر روانه
شده بودند آنحضرت دنبال آنجناب روانگی نمود در دهلی شریف شرف قدمبوسی
حاصل ساخته حضرت سلطان الاولیاء میفرمود که چون دنبال حضرت قبله در دهلی رسیدم
هرچه زاد بود تمام صرف شده بود چیزے در دست موجود نبود که هدیه وقت
قدمبوسی در جناب حضرت مولویصاحب و قبله گذرانیده شود یک آفتابه مسی همراه بود
آنرا به بقال داده شیرینی خریدم و پیشکش جناب حضرت مولویصاحب و قبله بگذرانیدم
حضرت جناب شیخ قبله مهاروی صاحب رض حقیقت حال معلوم فرموده دو اشرفی
از خود عنایت فرمودند که در جناب معلی حضرت مولوی صاحب و قبله بگذرانید
موجب ارشاد انقیاد نمودم الحمد لله علی ذلک **نکته** در بیان مجاهده آنحضرت در
ابتداء سلوک حضرت حافظ صاحب مظهر جمال الهی میفرمودند که ذات مبارک حضرت
قاضی صاحب آنقدر مجاهده ها نمود که کسے کم کرده باشد و نیز مظهر جمال الهی می فرمودند



که آنحضرت که جهر میکردند آواز جهر ایشان تا سه کروه میرسید و بقدر دو نیم پاس از نه
شب و دو نیم پاس از روز جهر میکردند باین تفصیل که از مغرب شروع جهر میکردند تا
یکپاس بلکه زیاده و در آخر شب یکنیم پاس باقی جهر شروع می کردند تا نماز صبح و بعد از نماز
صبح شروع جهر میکردند تا یکنیم پاس روز و بعد از نماز ظهر جهر شروع می کردند تا نماز عصر
ای عزیز بدانکه آنحضرت را بذکر جهر بسیار دوستی بود که تا مرض الوصال آنجناب را رسید
آنحضرت از ذکر جهر بس نفرمودند با وجود ضعف بدن شریف نیز از جهر ترک نه شده
روزے این غلام راقم الحروف را فرمودند که حالا ذکر جهر بسیار نمیکنی با وجود آنکه تو جوان
هستی و من یعنی آن ذات مبارک پیر شده‌ایم از تو جهر بسیار میکنیم دران روزها این راقم بقدر
یکپاس قدرے زیاده در آخر شب جهر مینمود ازین قیاس باید که با وجود ضعف پیری آن
حضرت از یکپاس بسیار زیاده جهر میفرمودند در ابتدای سلوک سبحان الله چه خواهد
بود و معمول آنحضرت بذکر جهر چهار ضربی بود مجاهده های آنحضرت را شمار نیست اما چندین
را می شمارم آنحضرت مجاهده حبس دم نیز بکمال رسانیده بود در روزی می فرمودند که شغل
حبس مثل مار بر گنج است هر که از گزند او نترسد بگنج میرسد و نیز میفرمودند که شغل حبس
افیون است چون بجان می آمیزد طبع او را گذاشتن نمیتواند و بگلو می افتد چنان که
مارا به ناتوانی رسانیده است اما او را میگذارم و او مارا نمی گذارد و از مجاهده هائے
آنحضرت یکے آن بود که در حین حیات حضرت قبله چهاروی رضی الله عنه نه ماه در
ڈیره غازیخان بقید گذرانیده اند و سبب آن بود که برادر کلان آنحضرت اجاره
می گرفتند ناظم ڈیره بجهت مبالغ اجاره آن ذات مبارک را مقید ساخته بود آن
حضرت می فرمودند که چون در یک محل اینجانب را محبوس نمودند در واقعه زیارت حضرت
مولویصاحب و قبله رضی الله عنه حاصل شد فرمودند که برای حکمت شما را اینجا آورده اند
هر قدر که پاره ها مصلاۀ شما با یک دیگر دوخته اند آنقدر ماهها اینجا خواهی نشست چون پاره ها

یعنی حضرت خواجه محمد عاقل صاحب ۱۲

یعنی حضرت فخر العالم بشمس ص ۱۲ منه

مصلا را تعداد نمودم نه پاره بود یقین خاطر شد که نه ماه اینجا خواهم نشست آخر الامر چنین شد
که نه ماه آنجا در مجاهده گذرانیدم و نیز آنحضرت میفرمودند که اگر آن نه ماه مرا بدست نمی‌آمد
شاید از نتیجه شغل بی نصیب میرفتم و نیز آنحضرت میفرمودند که حضرت نارو والا صاحب
قبله از حضرت شیخنا چند بار عملها تخلیص فقه میرسانیدند من هیچ ازان بکار نبردم چون از
فضل الهی خلاص از قید حاصل و بجناب شیخ رسیدم پرسیدند که عمل برای خلاص شما رسانیده شد
چرا بکار نیاوردند در جواب عرض نمودم برای خلاص نفس خود عمل کردن حیا دامنگیر میشد
حضرت قبله شیخنا رضا بسیار احسنت فرمودو تمام خوش شدند الحمد لله علی ذلک بدآنکه
ای عزیزان قید نبود خلاص از قید بشریته بود و آن عمل فرستادن امتحان
بود الحمد لله علی ذلک که زر بر محک خالص آمد نکته در بیان فقر و فاقه و فتوح
رسیدن به آنحضرت لنگر آن حضرت از ابتدای سلوک جاری مانده بلکه قبل از سلوک
نیز فقرا و طلاب العلم وظیفه خوار بودند اما چند مدت به قلت حال موجب سنت پیران
مانده که در تمام عالم گرسنگی و فاقه علی السویه میبود و این راقم نیز دران زمان حاضر الخدمت
میبود وقتیکه از غیب چیزی میرسید آنوقت نان پخته میشد و ذات آن حضرت
تا که تمام عالم از متعلقان و درویشان و طلاب علم که از پنج صد زیاده میبودند نان
نمی خوردند خود بدولت دست بطعام نمی بردند چونکه تمام عالم را نصیب میرسید
آنوقت تناول می فرمودند بعد ازانکه مدت فقر و فاقه تمام شد از هر قسم فتوح رسیدن
گرفت چه امرا و وزرا و سلاطین بر درگاه آنحضرت سر سودن گرفتند در آنوقت نه
واردین را تعداد بود و نه طعام را انداز یکی دربار شاهنشهی بود چه جای شاهنشهی بلکه
مظهر رب العالمین نکته در بیان سبب کثرت رجوع خلق و وفرت مریدان بدانکه
روزی آنحضرت میفرمودند که چون مرا حضرت قبله جهاروی رضی الله عنه اجازت
بیعت کردن و داخل ساختن طریقه ارشاد فرمودند من حکم ایشان را قبول کردم



لیکن گرد این امر خطیر نمیگردیدم تا که چند مدت برین بگذشت روزی در دهلی شریف قبله
مهاروی رض باینجانب خطاب رنجش آمیز فرمودند که شما را فیض خلق الله که در طریقه
داخل نمایند گفته میشود بعمل نمی آرید در جناب حضرت مولوی صاحب قبله عرض نموده
خواهد شد که شما را خواهند فرمود آنحضرت میفرمودند که ازین کلمات حضرت شیخ خود چون
بید بلرزیدم و بر تمام تضرع عرض کردم که کدام کس پیش من آماده است که آن را رد نمودم
اگر مرضی مبارک باشد خود بخود بگویم برین گفتار رحمت الٰهی در کار شد حضرت قبله
مهاروی رض فرمودند ای میان صاحب روزی باشد که ملایک آسمان در آسمان بنام
شما منادی دهند و خلایق از شرق و غرب بر آستان شما جبهه سایند سبحان الله
شما می فرمایند که پیش من کسی نمی آید آنحضرت که از تاثیر سخنان آنحضرت قبله مهاروی
صاحب رضی الله عنه است که این کثرت داخلین و واردین است **نکته** در بیان
سماع آنحضرت قبله بدانکه آنحضرت را سماع بسیار مرغوب و محبوب بود لیکن بغیر
استدعا با کسی امر نمیفرمودند مگر در اعراس چهار مجلس بر عرس حضرت مولوی صاحب
قبله رض مقرر بودند و اگر زیاده شوند تاهم مضایقه نبود گاهی هفت مجلس میکردند
و چهار مجلس بر عرس حضرت قبله مهاروی صاحب رض مقرری بودند زیاده را منع نمی
گرمی مجلس آنقدر میشد که بعض اوقات ظن وفات بعضی عزیزان می شد و بعضی
یاران را وجد بطور تواطق روحانی پیدا میبود خلاصه آنکه عجب شور تامی شد و
تمام شرایط سماع و آداب ملحوظ و محفوظ بودند و آنحضرت را از ابیات شیخ اسیری
اکثر وجد میشد و ثنای اشعار شیخ اسیری نیز میفرمودند که در اشعار دیگر بزرگان
تمام غزل یک مسئله مذکور میباشد خلاف اشعار اسیری که در هر شعر مسئله دیگر بیان
میفرمایند و بر بعضی اشعار مولانا جامی قدس الله سره السامی و مولانا احمد جام
و مغربی و از حاضرین بر غزلیات میان صاحب مجمع المحاسن مولوی گل حسن جیو که از

از بنا ثر آن حضرت است و بر غزلهای مولویصاحب مصدر مکارم الاخلاق مولوی احمد علی و
بر بعضے اشعار مثنوی شریف ذوق و وجد تمام میشد نکتہ در بیان مرض الوصال آن
حضرت بدانکه آنحضرت را شب چہارشنبه ہشتم ماہ صفر مرض تاری شده و ہشتم ماہ
رجب روز دوشنبه بعد صبح صادق وصال آنحضرت بوقوع آمده باید دانست ......
علتے کہ آنحضرت را طاری شده بود کہ علتہ بواست بدانکه در اول شروع مرض بچند
غلامان خود راز نہانی درمیان آوردند دران غلامان راقم نیز بود کہ حضرت شیخی قبله
مہاروی صاحب رضی اللہ عنه مرا از کرم خبر صادق ارشاد فرموده بودند کہ چون از عمر شما
روزهای معدوده باقی خواهد ماند یک وارد عظیم الشان مرا نشان داده بودند کہ آن وارد
خواهد شد تا حال آن وارد نرسیده انتظار آن باقیست این قدر کلام فرمودند و از
اسم و رسم وارد ہیچ بیان درمیان نیاید از ین کلام بعضے یاران شادی کردن گرفتند
کہ عمر شریف آن حضرت دراز است و چون این راقم را در علم طب مہارت و از قرائن
دیگر نیز اطلاع داشت در فہم قاصر خیال آمد کہ این مرض طول خواهد کشید و چون چند ایام
عمر شریف خواهد ماند وارد بلاریب خواهد رسید چون چہار ماہ قدرے کم و بیش در
مرض آنحضرت را منقضی شدند روزے وقت اشراق از نوم کہ بمعنی استغراق بود متنبه
شدند بے اختیار این کلام صادر شد کہ امروز در تمام تاریخ سفر کشیدیم خوب شد کہ بہ
منزل رسیدیم یاران کہ حاضر بودند حیران شده از حضور پرسیدن گرفتند کہ ذات
مبارک ہمین جا نشسته اند سفر کدام است و منزل را چه نام است و این راقم را از استماع
این کلام مبارک چیزے در دل رسید کہ از ان گریه مستولی شد و فغان برآمد از ان حضرت
کہ این در بقیه سکر صادر شده بود از شور و فغان ما غلامان متنبه شده سکوت ورزیدند
بعد زمانے کہ از ان جناب پرسیده می شد کہ ذات مبارک چه فرمودند در جواب
چنین دادند کہ خیریت خیال بود الغرض بعد از ان صورتے عجیب نمودار شد کہ آنحضرت

یعنی قبلهٔ عالم حضرت خواجه نور محمد صاحب رحمه الله



درمقام تاریک نشست و خفت ورزیدند و یک سوراخ انجارانه گذاشتند و در روزها
دروازه را نیز بحکم آنحضرت بپارچه بند ساختند و در شب تا که قریب یکپاس نگذشت
بیرون از حجره تشریف نمی آوردند و قبل از صبح صادق باز در حجره تشریف می بردند
و سبب چنین بیان می فرمودند که گرمی آفتاب پسند خاطر نمی افتد لهذا این طریق اختیار
نموده ایم و اگر کسی عرض میکرد که در شب آفتاب کجاست خود بدولت می فرمودند که
تا یکپاس شب نمیگذرد اثر آفتاب باقی میباشد. و چون صبح کاذب میشود باز تاثیر
آفتاب بروز کردن میگیرد ازین سبب قبل از صبح صادق در حجره میرویم و بعد از
گذشتن یکپاس بیرون آئیم الغرض دران ایام مرا یک رویا که قبل از طاری شدن
مرض بقدر یکماه دیده بودم که آنحضرت را از کمال متابعت جناب علیه الصلوٰة والسلام
سایه گم شده در خاطر من ازین قرائن خیال واثق شد که حضرت قبله مهاروی صاحب رض
که آنحضرت را از رسیدن وارد خبر داده بودند همین خواهد بود که حال آثار آن ظاهر اند
به بعضے یاران دیگر نیز گفتم و خود هم در تفحص افتادم مرا و دیگر یاران را سایه بنظر نمی آید لیکن
حجاب تاریکی مکان و تاریکی شب برای ظهور این سر تمام حائل می شد آخرالامر روزی
درخلوت جناب التماس نمودم بطریق مسئله پرسیدم که ای قبله عالم و عالمیان اولیا
را نیز سایه گم میشود فرمودند آرے از کمال متابعت بعضے اولیا را در آخر عمر سایه گم می شود
چنانچه حضرت بابا صاحب شکر گنج را چهار ماه اخیر سایه گم شده بود لیکن کتمان آن
واجب است حضرت بابا صاحب عذر درد زانو می فرمودند و از حجره بیرون نمی
آمدند بعد ازان عرضداشت نمودم که این غلام در رؤیا دیده بود که ذات سامی را
نیز حق تعالی این مرتبه ارزانی فرموده است چون غلام کلام تا اینجا رسانید ذات
مبارک خاموش ماندند هیچ حرف از نعم ولا نفرمودند بعد ازان از جوش جرأت کردم
و عرض نمودم که سبب تاریکی انتقال نمودن ذات سامی نیز همین معلوم میشود که حال



همین حالة وارداست در جواب آن باهستگی چنین فرمودند که این حسن ظن شماست
سبحان الله چه پخته مزاجی کتمان راز بودند تخته در بیان تاریخ وصال آن حضرت
وصال آنحضرت در موضع شدانی شده وازانجا بطرف کوت مٹهن شریف روانگی
شد در راه برای نماز پیشین مهیا و تیار بودیم که حضرت قطب دائره آفاق غوث
غیاث عشاق حضرت سلطان الملة والدین محمود رضا فرمودند که تاریخ وصال آنحضرت
خیال نمایند درین اثنای تکبیر نماز شد در نماز همین مصرعه که روز هشتم بود از ماه رجب
درخیال آمد وبدل گفتم که بعد از نماز عدد این مصرع شمار خواهم نمود چون از نماز فارغ
شدم عدد او را شمار نمودم درست تاریخ بود ؎ دل زداغ درد پرسوز ولهب +
جان بلب شد چون سخن گوید بلب + رفت از دار فنا سوی بقا + رهبر دین هدی
عالی نسب + مظهر نور محمد فخر دین + شه محمد عاقل محبوب رب + هادی خلق خلافت از
جهان + حسرتا دردا دریغا صد عجب + آه واویلا وصد افسوس و درد + کز جهان فخر جهان شد
محتجب + خم تهی گشت ونمانده صاف درد + درد باقی بهر مست ومضطرب + چونکه تاریخ
ومه سال وصال + ۱۲۲۹ از دل پردرد خود کردم طلب + سر رجب بیخودی برکرد و گفت +
روز هشتم بود از ماه رجب + تخته در بیان اولاد کرام آنحضرت بچند فصول -

فصل اول در ذکر آن مقتدای دین پیشوای اہل یقین شمع شبستان

هدایت چراغ دودمان ولایت قبله خاص وعام برگزیده کافه انام مظهر فیض جلیله
صاحبزاده میان احمد علی جیو قدس الله سره در جمیع علوم بهره وافی یافتند وسراپا حلم و
مسکنت داشتند و بهر خاص وعام خلق محمدی می نمودند ولباس ساده میکردند جمیع
اخلاق ایشان مهذب بودند ودر علم جفر نیز مهارت داشتند یکی روزه حکایت عجب فرمودند
که مرا استاد فرموده بود که لوحے که بران کرده میشد وقت شستن آن لوح خود را از ریخته
آب غساله محافظت نموده باشی تا باعضای تو از آن آب غساله نرسد اتفاقا روزی

ع یعنی حضرت صاحب خان بیلیه ۱۲۱۰

ع تاریخ وصال حضرت سلطان الاولیا ... مولانا خواجه محمد عاقل ۱۲۲۹



یک قطره ازان غساله بر ساعد من رسید بمجرد رسیدن سیاهی آن در اعضاء سرایت کردن گرفت تا که باندک فرصت تمام بدن سیاه شد صورت حال باستاد علیه الرحمة باز گفتم بعد از بسیار سعی او استاد حق تعالی ازان بلا خلاصی بخشید روزی شخصی را سلطان الاولیاء رح میفرمودند که من از شیخ خود حضرت قبله مهاروی رض در حق بعضی اقرباء خود در حق فرزند خود سوال نمودم که ازیشان کسی بمنزل خود خواهد رسید خود بدولت فرمودند که بهمین فرزند شما میان احمد علی جیو در آخر عمر بمنزل مقصود خواهد رسید لهذا از فرزندم خاطر من جمع است که الله تبارک و تعالی او را بمرتبه کمال خواهد رسانید الحق چنان شد بعد وصال حضرت سلطان الاولیاء رض چون صاحبزاده موصوف بر مسند مشیخت و سجادگی نشستند روزی باین غلام در خلوت فرمود که بعد وصال حضرت قبله رض بروز هفتم الله تعالی برین درویش عنایت بغایت ارزانی داشته و بمقصود رسانیده الحمد لله علی ذلک بعد از وصال حضرت سلطان الاولیاء رضی الله تعالی عنه یکسال و ششماه و چند روز آن صاحبزاده والا تبار در قید حیات مانده بتاریخ نهم ماه شعبان المعظم ازین دار فانی رحلت فرمودند انا لله وانا الیه راجعون +

فصل دویم در ذکر آن رابعه عصر مریم دهر شفیعه عاصیان ذریعه بیکسیان

مشکوة نور هدایت کریمه مصباح دودمان ولایت عظیمه بنت حضرت سلطان الاولیاء که اسم شریف او در پرده وصف ولایت مستور است توصیف صلاحیت و کمالیت آن مکرمه معظمه از حد اخفا بیرون است مختصر آنکه درویش بعد وصال آن رابعه عصر در واقعه دید که هر که از مریدان آنجناب ازین جهان رحلت می کند شفاعت آن خدمه مکرمه آن رابعه عصر مینمایند صاحبدلی تاریخ وصالش چنین فرموده رباعی

رابعه ثانی دل از دنیا گرفت + یا سبک راهی سوی عقبی گرفت + گفت تاریخش بمن هاتف ز غیب + جا بزیر پردهٔ امن زهرا گرفت ۱۲۲۳

فصل سیوم در ذکر مبارک خجسته فرجام نیکنام

در ذکر رابعه عصر بنت حضرت خواجه محمد عاقل صاحب رض ۱۲۱۲

در ذکر حضرت خواجه ... صاحب

قبلهٔ کافهٔ انام مقتدای خاص و عام فیض بخش فیض رسان تکیهٔ تولای بیکسیان زیب آرای مسند معلی سجاده نشین حضرت اعلی صاحبی ام میاں صاحب میان خدابخش جیو متع الله المسلمین بطول بقائه که بعد وصال پدر بزرگوار خود یعنی حضرت صاحبزاده کلان قبله جهان میاں صاحب میان احمد علی صاحب جیو بر مسند سجادگی نشستند و داد افاضه داده اند الله تبارک و تعالی دران فیاض عالم و عالمیان عجب اسرار خود ودیعت فرموده است که انوار ان اسرار از ناصیه مبارک او هویدا است که مثل این وجود شریف کم کسی دیده باشد در علم و حلم و جاه و سخاوت درین زمانه عدیل او کسی نیست و قدم بر قدم جد خود حضرت سلطان الاولیا رضی الله عنه میرود و ترک یک مستحب ازان ذات فائض البرکات نیامده باشد و هنوز در خورد سالی بود که حضرت سلطان الاولیا رض او شان را محبوب میداشت و وصف او می فرمود و از کمال آن ذات مصدر حسنات خبر میداد چنانچه سابق مذکور شد و حضرت سلطان الاولیا رض در شب وصال خود آن نور دیده را طلبیده دست آن نور دیده ید بیضا خود گرفته تا دیرے متوجه حق سبحانه شده ماندند آن سر را حق تعالی میداند که چه نعمتها از درگاه خلایق سجده گاه خواسته در سینه بے کینه آن نور دیده نهاده اند الحمد لله علی ذلک ختم سخن بر دعا تر قید رجات و طول حیات آن خجسته صفات نموده میشود ع بدریا بست تا امواج ماهی + بود مستغرق انوار الهی +

فصل چهارم در ذکر آن مصدر مکارم بیکران مطلع انوار یزدان محبوب

صاحبدلان سر حلقهٔ عاشقان مظهر نور محمدی صاحبی میان تاج محمود جیو دام برکاته و زاد شوقه و ذوقه بحرمة النبی و آله صلعم که فرزند دویم حضرت صاحبزاده والا تبار حضرت میان احمد علی جیو قدس سره است الله تعالی آن ذات را مظهر عشق ساخته و همگین وجود شریف خود را در راه حق سبحانه باخته الهی تا ابد الآباد چنین باد بحرمت محمد و آله الامجاد و انچه مطلوب اوست با و حق سبحانه میسر گرداند و از مراتب فقر بغایت قصوی رساند بمنه و کماله کرمه فیض سلسلا الیشان

نیز جاری است ؎ تا ابد این سلسله پیوسته باد + گردن ایام بدو لبسته باد + تمت

در بیان خلفاء سلطان الاولیاء رض چون ذکر خلیفه اکبر رض علیحده در فصل چهارم مذکور خواهد شد لهذا دریجا ذکر باقی خلفاء راشدین المهدین نموده می آید بچند فصول **فصل اول در ذکر آن** منبع بحور علوم حاوی اطوار فهوم کاشف اسرار معانی حافظ کلام ربانی حاجی الحرمین الشریفین المتوکل علی الله والمجاهد فی سبیل الله مولٰنا و صاحبنا مولوی عبد الله دام برکاته از خلفاء حضرت سلطان سلطان الاولیاء است آن ذات شریف آنقدر داد مجاهده داده که کم کسی را این توفیق دست داده و سیاحت نیز بسیار فرموده اند و بدت عمر در ترک و تجرید گذرانیده اند و از اهل دنیا اعراض ورزیده و بزیارت حرمین شریفین مشرف گشته و چند بار برای زیارت مزار شریف حضرت خواجه بزرگ غریب نواز رسیده و در ناگور از آن ذات بسیار خلق الله در سلسله منوره داخل شده و یک بزرگ از اولاد سلطان التارکین از دست ایشان در آن مقام شرف خلافت یافته و بسیار عالم از ایشان نیز مستفید شده و بر بعضی کتب ایشان شروح نموده چنانچه در علم تصوف ترجیع بند که تصنیف حضرت قطب جهان آبادی فانی فی الله باقی بالله شیخ کلیم الله رض است شرح نموده و نام او نسیم داشته و بر میر ایساغوجی حاشیه مرغوب قلوب نموده الله تعالی ذات عالی ایشان را با فادت و افاضت دیرگاه سلامت دارد بمنه و کماله کرمه +

فصل دویم در ذکر زبدة الشاغلین سرحلقه عاشقین نور سپهر آگاهی مخزن اسرار نامتناهی صورت عشق مجسم خلیفه محمد اعظم جیو قدس الله سره آن ذات شریف عجب ولوله عشق داشت علم تا شرح عقائد خوانده بودند در حین طالب علمی شغل غالب آمد که از هر طرف صورت شغل مینمود لاچار از نقوش حروف رسمی رو بگردانیدند و حضرت سلطان الاولیاء رض می فرمودند که این شخص را در اوایل بعضے واردات انتهاء وارد شده ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و اکثر در وجد از نواطق همه حالی خبر میدادند و بعضی اوقات در وجد خوف شهید شدن او شان میشد و صحبت حضرت سلطان الاولیاء بسیار یافته و در سفر و حضر همراه می بودند و بقدر

دوازده سال موجب ارشاد سلطان الاولیاء در خدمت حضرت خلیفه اکبر رضہ حاضر الخدمت مانده ومجاهده کشیده وهمگین فیض بواسطه آنجناب شاه بجرو بر خلیفه اکبر رضی الله عنه از حضرت سلطان الاولیاء حاصل آورده وفیمابین راقم وآنذات شریف مودت واتحاد تمام بود که اکثر بواردات خود باین بنده اظهار می فرمودند حق تعالی آن ذات را عجیب مظهریته حقیقت جامعه عطا فرموده وراقم وآن ذات شریف مدت العمر در یک کاسه میخوردیم ودر یک لحاف می خسپیدیم ودر یک خلوت خانه در مشغولی با یکدیگر مشارک بودیم مثل مشارکت خادم با مخدوم وشاگرد با اوستاد ومستفید با مستفاد وبعد از وصال حضرت سلطان الاولیاء یازده سال وچند ماه در قید حیات مانده وتاریخ وصال ایشان راقم چنین گفته ع

چو شد واصل بحق آن ماه دلجو ✤ معظم پایه از عشاق یکسو ✤ محب احمد وفانی بد اسمش محمد اعظم از مردان حق جو ✤ بپرسیدم ز دل تاریخ وصلش ✤ که روز عرس هم پیدا بود زو ✤ دلم گفتا دو صد بر غم چو افزود ✤ ز دردش گو ز ذوالحج بیست با دو ✤ بدانکه درین بیت تاریخ از هر مصرعه ظاهر میشود تاریخ یکهزار دو صد و چهل است واگر دو صد بر غم بیفزائی تاریخ حاصل شود ونیز عدد ذوالحج بیست با دو واگر شمار نمائی تا هم تاریخ حاصل است ✤

یعنی حضرت مولانا شیخ المشائخ غریب نواز جدی مولائی خواجه گل محمد صاحب احمد پوری واز ایشان دو صاحب زاده ذی شان ذوالکرم والعرفان بودند یکے حضرت جدی مولانا شیخی مولوی صاحب خواجه محمود بخش صاحب که از حضرت غریب نواز موصوف ارشاد واجازت بیعت وخرقه خلافت پیران چشت اهل بهشت بلکه بر چهار سلسله ونیز از حضرت شیخ المشائخ خواجه خدا بخش صاحب وحضرت میاں صاحب میاں محمد شریف صاحب شرانوی وحضرت خواجه تاج محمود صاحب اجازت وکرم میدارند ودوم جدی حضرت مولانا خواجه محمد بخش صاحب که از والد شریف خود وغیره بزرگان موصوف فیض میدارند واز ایشان یک صاحبزاده عموی حضرت مولوی حاجی محمد نصیر بخش صاحب که از سرکار بہاولپور بر عهده وکالت ومعتمدی مامور اند واز صاحبزاده کلان نیز دو صاحبزاده بودند یکے خورد عمی حضرت مولوی الله یار صاحب مرحوم لاولد بودند وصاحبزاده کلان حضرت سید محمد وابی صاحبی مولانا مولوی محمد نظام الدین صاحب علیه الرحمة واز ایشان سه فرزند آن یکے اخی حضرت مولوی صاحب دین محمد صاحب مرحوم که دو فرزند ایشان میاں محمود بخش ومیاں خدا بخش زید حیاتهما اند ودویم حضرت اخی شفیقی رفیقی فیاضی حافظ کلام ربانی مولوی محمد سیف الدین صاحب از ایشان یکے فرزند میاں گل محمد المعروف محمد نواز زید حیاته است وسیوم این فقیر خاکراه درومندان محمد نجم الدین متولی وسجاده نشین خانقاه شریف حضور خواجه غریب نواز احمد پوری است ۱۲

فصل سیوم در ذکر آن ذات عالی صفات جامع الکمالات

منظر آیات علی مطلع نور هدی میاں صاحب میان شریف الدین جیو سلمه الله تعالی این ذات شریف اگرچه در اول از صاحبدلے دیگر طریق سلوک حاصل ساخته لیکن بعد وصال آن صاحبدل بموجب ایمای اوشان در سلک غلامان سلطان الاولیاء رضی الله عنه منسلک گشته و از ان حضرت خلافت یافته و بسیار خلق الله از دست مبارک ایشان در سلسله سلطان الاولیاء رض داخل شده و میشوند الله تبارک و تعالی بکرم و فضل خود روز افزون دارد و در سلوک مریدان روش غریب و نمط عجیب دارند و از مشاهده و از مکاشفه اوشان بسیار معامله شهره آفاق است حاجت بارقام نیست

فصل چهارم در ذکر آن سلطان العاشقین برهان الواصلین سپهر سیر خلافت راسرور حضرت خلیفه اکبر رضی الله عنه

نظم

شریعت را امامے پیشوائی	بسر راه طریقت رهنمائی	بدریائی حقیقت آن نهنگی
بدشت جاهدوا فینا پلنگی	ببرج معرفت شمس الهدائی	دُر درج فنا و هم بقائی
چراغ خواجگان نور معبود	شهنشاه جهان سلطان محمود	بدریاے حقیقت موج تا باد
خدا را حین بود زواو زمانم		

از حضرت سلطان الاولیاء اولاً و سابقاً خرقه خلافت حضرت ایشان را عنایت شده و بدیگران باستصواب ایشان مرحمت شده و اکثر غلامان حضرت سلطان الاولیاء را تحویل بحضرت ایشان بود روزے خلیفه صاحب میان محمد اعظم جیو قدس الله سره در زمان ابتدای خلافت ایشان از حضرت سلطان الاولیاء سوال کرد که حضرت ایشان را حق تعالی مرتبه فنا و بقا بخشیده است حضرت سلطان الاولیاء فرمود که مراتب فنا بسیار اند حق سبحانه جمیع مراتب فنا را بایشان عطا فرمود مگر فنائیکه بعد از ان باحیاء و اماتت موصوف میشود باقیمانده عنقریب است که بایشان خواهد رسید بعد ازین کلام سلطان الاولیاء حضرت ایشان زیاده از بیست سال در حیات ترقیدرجات گذرانیده ازین کلام قیاس باید کرد که آن ذات شریف در نهایت بکدام مرتبه اقصی

رسیده باشد - **قطعه** - من چه گویم وصف آن محبوب حق + فرد بود از هر کسے
برده سبق + نیست امکان عقل را ادراک او + باد جان را دست در فتراک او +
روزے حضرت ایشان در جناب حضرت سلطان الاولیاء حاضر شدند حضرت
موصوف بدیدار ایشان فرمودند که حالا پیر شده بمجرد استماع کلام پر از معانی حضرت
ایشان را سخت وجد طاری شد و نیز حضرت سلطان الاولیاء در حق حضرت ایشان
میفرمودند که الله تبارک و تعالی در وجود شریف ایشان تمام فراخ حوصله ودیعت
نهاده و نیز حضرت سلطان الاولیاء می فرمودند تا ابواب ارادت بر ایشان کشوده
نشده در سماع شورش و حالت بر ایشان طاری نگردیده وقتی که در محفل حضرت سلطان
الاولیاء حضرت ایشان می آمدند تمام توجه سلطان الاولیاء با ایشان میبود و فرحت و
بشاشت بچهره مبارک دیگر میشد و حضرت ایشان را دوستی سماع بسیار بود و کثیر الوجد
بودند روزے در مجلس حضرت سلطان الاولیاء بر ایشان وجد سخت بود در عین وجود
وجد ایشان حضرت سلطان الاولیاء قوالان را از سرود منع فرمودند بعد از
مجلس حضرت ایشان میفرمودند که اگر قوالان از سرود بس نکردند روح از قالب وداع
میساخت حضرت ایشان را کتمان سلوک پسند خاطر بود و تعلیم نیز چنین میکردند و میفرمودند
که دوستی پنهان بسیار خوب است ؎ از درون آشنا باش واز بیرون بیگانه وش
این روش باید ترا اندر جهان آموختن + و نیز حضرت ایشان می فرمودند که در ابتدای
سلوک وقتی که همراهان خواب میکردند ما بشغل حبس مشغول میگشتیم تا صبح صادق باین کار
مشغول میبودم و پیش از بیدار شدن یاران نماز فجر ادا کرده می خسپیدم تا که آفتاب بلند
می آمد یاران گفتند که ترا چه بلا شده که نماز هم نمی خوانی و نیز حضرت ایشان را از کثرت حبس
فتق شده بود در جمیع غلامان حضرت سلطان الاولیاء نظر شفقت میداشتند و باین غلام
از همه مخصوص بود قبل از وصال سلطان الاولیاء نیز و بعد از آن بتمامه تربیت این



این راقم از حضرت ایشان بود روزے از حضور سلطان الاولیاء یکے وظیفہ
سوال نمودہ بودم ازان روز تحویل این غلام بحضرت ایشان شد الحمد للہ علی ذالک
روزی حضرت ایشان در حضور سلطان الاولیاء در ابتدای این راقم را قول کلی از
کشکول شریف تعلیم فرمودہ تبرکاً بعینہ آوردہ میشود بدان ارشدک اللہ تعالی
مقصود از جمیع اذکار و افکار و اقسام مراقبات محویت و طمس است چہ سیان لطیفہ ربانیہ
درید و فطرت توحید الغریمیہ و جمعیت است و از ربط بنشاء کون انطلاقاتش می افزاید
و ازان وحدت عزیمت و جمعیت بکثرت عزایم و تفرقہ میرسد ہمت صاحب الصافات
وابستہ آلست کہ باز بہمان وحدت گراید و شتات و تبات لطیفہ را بربط توحید مکافات
کند و تحصیل آن را سبیل نیست مگر آنکہ علم خود را بسیط سازد و از انجا شتی بنحو واحد آرد و تا
نہ بیند در عوالم ذات مگر ذات او و صفات مگر صفات او و افعال مگر افعال او تعالی و
تقدس لیس او را معلوم شود سر سریان وجود او کہ ساریست در سائر مکنونات و درین
حالت باہمان حقیقی و تقوی اکمل متصف گردد و بیدا گردد او را کہ جنت چیست و دوزخ
و دنیا چیست و آخرت چیست و روح چیست و نفس چیست و شیطان کیست و رحمن و
ہادی کیست و مضل کیست اگرچہ عارف را غرض بدریافت این امور نہ بستہ است
لیکن بحکم شہود ازان چارہ نبود و این طریق اذکار و افکار و مراقبات در اصل مبنی
بر عشق است ہر چند عشق بیشتر تاثیر این امور بیشتر و ہر چند سست تر تاثیر کمتر و
گاہ باشد کہ از مزاولۃ این اقسام رشتۂ محبت گسستہ باز در تاب آید و محکم گردد و
نباید کہ اذکار و مراقبات را برای تحصیل ثواب بکند کہ کار عاشق ازین معلی است روزے
حضرت ایشان بعد وصال حضرت سلطان الاولیاء برای تنبیہ این غلام چنین میفرمودند
دیگر بزرگان کہ باختفاء کوشیدہ اند سلسلہ از کسے جاری نماندہ و گم شدہ بخلاف
مشایخ ما کہ در اقلیم فیض رسانی علم افراختہ اند خود را مختفی ساختہ مسند آرای

خلافت نموده اند و صاحب لنگر بوده اند و هرچه از خواجگان بما رسیده تا حال ما بکسی نه
سپرده ایم شمار الیعنی این غلام را جمعیت نان خود شاید باین دولت سرفرود آوردن
نمیدید سبحان الله والحمد لله چه کرم‌ها بود **فرد** یاد باد آنکه صبوحی زده در مجلس انس
جز من و دوست نه بودیم خدا با ما بود + و نیز روزی حضرت ایشان در تعلیم غلام
میفرمودند که در ابتدای سلوک خود ذکر قلبی و ذاکر آمدن جمیع جوارح بذکر را امری مغتنم
می شمردیم چون نیک نگاه کردم بدانستم که اینها امور گذائی اند هرچه هست اشتیاق و انتظار
است که وصف لازم قلب شود و قلب در هر لحظه و آن بهمین صفت اشتیاق و بی آرامی
موصوف شود این خاکپای ایشان قبل از یوم وصال شش روز در جناب پاک ایشان
رسید بمجرد دیدن این غلام همین لفظ فرمودند بروقت آمده الحمد لله علی ذلک دیگر
کیفیت کرم آنجناب که دران ایام باین غلام ارزانی فرمودند در قید قلم نمی آید مصرع
مپرس از من کیفیت که چون بود + سوم ربیع الآخر روز یکشنبه وقت زوال سنه ۱۳۳۹ھ
یکهزار و سه صد سی و نه هجری وصال آنحضرت ایشان بوقوع رسیده و این چند
ابیات در بیان تاریخ آنجناب املا نموده شد **نظم** شاه سلطان ملک دین محمود +
زد علم چون بمنزل مینو + داغ بر داغ آه و اویلا + حسرت و درد ماند بر من و تو +
گفت جانم بگویم ای هاتف + بهر تاریخ وصل آن خوشرو + گر دهی در جواب واه
کشید + گفت سیوم ربیع الآخر گو + یعنی عدد هی که پانزده باشد در جواب که سیوم
ربیع الآخر باشد داخل کرده دو عدد آه که شش باشد از جواب بر کشید پس تاریخ درست
باشد + **خاتمه** در بیان یاران اعلی و غلامان والاحضرت سلطان الاولیاء
منتهم ـ فضائل آیات حقایق معارف آب بلبل شاخسار معانی کاشف رموز نکت دانی
مولانا مولوی گل حسن جیو که نسبت بندگی بجناب سلطان الاولیاء میداردند و اشعار
وحدت بسیار از وشان صدور یافته و بیان مسئله کما حقه فرموده و حضرت

وحضرت سلطان الاولیاء را بر شعر او شان اکثری وجد می شد و ذوق اشعار او شان هم جنب اشعار حضرت اسیری است واین اشعار از و شان است +

غزل

چون ز خود بیرون شدم خود آن شدم	چون ز جان بالا شدم جانان شدم
زنده بودم پیش ازین از جان کنون	جان ز من شد زنده من جانان شدم
عشق بودم عشق ما را محو کرد ؛؛	ذات پاک از جملهٔ الوان شدم
نیستم در خود که میگویم ز خود	من بری از کفر واز ایمان شدم
گل حسن در کسوت بلبل نگر	نغمه هاے عشق را گویان شدم

ایضاً منه

عیان شد از من آن یار نهانی	مراد هر دو عالم نیست ثانی
شد این یک ذره چون خورشید تابان	شد این یک قطره بحر بیکرانی
ز من پیدا شده است این جمله اشیاء	منم هر چند را خود اصل و بانی
بود فیض وجود هر زمان نو ؛؛	که پی در پی بود تو یک بدانی

ایضاً منه

بدور جام ما شد ساقی ما	شدم من محو در محو از تماشا
نفی چون در نفی آمد ثبات است	مرا دان ذات پاک حق تعالیٰ

ایضاً منه

بیا اے عشق از من کن تجلی	بمن هر جا که خواهی کن تماشا
سریر کن فکان را بادشاهم	بقبضه مانم چو قبضه مائی بقبضه ما
ز احدیت علم بر کش به بطحا	باسم احمدی زن سکهٔ آنجا
وهم قدوسیان را درس تقدیس	به تسبیح آورم سبوحیان را

زنور من بود این نور و ظلمت — لنوری من اشار فقد هدینا
حجاب روی من هر جا دوئی شد — مراد از نور و ظلمت دان معدا
بهر جا گل حسن احمد احد شد — ز ذات من تو دانی کل شی را

ایضاً منه

خبرم گر سوزدم یکبار عشق — هر چه بادا باد اندر کار عشق
یافتم الی انا الله را نشان — اندرین وادی دل از نار عشق
تافت مهر حسنم از هر ذره — عاشقان را گرم شد بازار عشق
از اثر عشق اینجا آمدم — شد ز ما پیدا همه آثار عشق
من جمال ذات را آئینه ام — روی ما بین مطلع انوار عشق
گل حسن را شوق گل روی سنت — بلبل خوش خوان در گلزار عشق

منهم آن سالک مسالک طریقت طالب اسرار حقیقت نقاوه دودمان کرام عمده خاندان عظام مولانا مولوی احمد یار چشتی سلمه الله تعالی آن وجود شریف را عجب ذوق و شوق بخشیده و در ترقی مدارج قدم راسخ داده ذاتی روز بروز مزید باد منهم آن مصدر فضائل و فواضل و آن شاغل بالله استاد سیرت ملکی دارد الله تبارک و تعالی آن ذات شریف را بمنزل مقصود اعلی فائز گرداند و کمال کرمه منهم آن زبدة السالکین عمدة العاشقین مظهر لطف الهی میان محمد شریف چیو سلمه الله تعالی اوشان را از عاشقین صادقین کاملین مکملین گرداند آمین ثم آمین منهم آن حاجی الحرمین الشریفین شیر بیشه وحدت میان حاجی محمد لضرت سلمه الله تعالی - اگرچه مرد امی است اما عجب آمد مسئله وحدت دارد الله تبارک و تعالی دیرگاه سلامت دارد +

باب دوم در ملفوظات حضرت سلطان الاولیا غریب پرور

مظہر ذات قاضی الحاجات مستغرق بحر عرفان سلطان المشایخ ثانی کامل مکمل حضرت
شیخ محمد عاقل رض۔ باید دانست کہ مراد این راقم از ترقیم حالات مشایخ رضوان اللہ علیہم
اجمعین وخصوص از حالات سلطان الاولیاء ملفوظات ایشان اموذجبیت کہ برای طالبان
شوق وذوق بکار آید وبطوالت نہ انجامد تا طبع صاحبان اشتغال ملال نگیرد لہذا باندک از
بسیار ویکی از ہزار اکتفا نمودہ واین باب مشتمل است بر دو فصل **فصل اول** در ملفوظات
کتابی اگرچہ ہر کتابے کہ این راقم در جناب حضرت سلطان الاولیاء سبقاً سبقاً خواندہ
فائدہ ومعانی آن حاصل ساختہ تمام کتاب برای راقم ملفوظ است اما برای اختصار
بر ہیبہ بر ہیبہ مسئلہ مسئلہ کہ فائدہ آن میدید دریخجا آوردہ وہر مسئلہ وملفوظ آنحضرت را
بلامعہ مرقوم ساختہ + **فصل دویم** در چند لوامع از سائر ملفوظات۔ **فصل اول**
در لوامع کتابی ۔ **لامعہ** ۔ تسنیم التحمید الجمعی والفرقی بالکاس الدہاق وبشرب
منہ المقربون تسنیم جوی در بہشت دہاق بالکسر پر وبالامال جمع عبارت ازان است
کہ منسوب بحق باشد وفرق آن است کہ منسوب بخلق است. استاد ابو علی دقاق گفتہ
کل ما نسب الیک فہو فرق وما سلب منک فہو جمع وقال الشیخ ابو بکر الواسطی اذا نظرت
الی نفسک فرقت والی ذلک جمعت وشرب عبارت از ذوق است یعنی از جوی تحمید
جمعی وفرقی مقربون با کاسہ پر ہمی نوشند وذوق می گیرند چون از مقربون کہ متصف
باوصاف اللہ اند ظہور صفات الٰہی از وشان میشود وتحمید جمعی نیز بران قیاس باید کرد
کہ از وشان میشود وتحمید جمعی نیز بران قیاس باید کرد کہ از وشان ظہور میگیرند چنانچہ قرآن
مجید کلام از مرتبہ جمع است واز لسان نبی علیہ السلام صادر شدہ در سواء السبیل ہر مسئلہ
نفحت وسکر آوردہ است العاد یقول ما خاطب لاہوتیۃ ذلک النبی بتوسط ملکوتیۃ التی
ہی المعانی الملکتبۃ من حضرت المثال الالبسان ذلک النبی . . . . ولیس الوحی والواسطۃ
خارجین عن الرسول ؎ گرچہ قرآن از لب پیغمبر است + ہر کہ گوید حق نگفت آن کافر است

وکذلک ما نطق انی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی الا قلب لاھوتیہ موسیٰ علیہ السلام وما سمع ذلک الا اذن ناسوتیہ موسیٰ علیہ السلام فالحاکی والمحکی علیہ والمحکی باحدیۃ جمیع جمیع المراتب امر واحد پس بدانکہ برای مقربون ہر دو مقام حاصل باشد وقتیکہ مجموع باشند او صاف وافعال آنہا دران حال جملہ مضاف بحق باشد چنانچہ قولہ علیہ السلام ان اللہ ینطق علی لسان عمر وقولہ تعالیٰ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ وقولہ تعالیٰ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم وتمام خوارق عادات ومعجزات وکرامات خیر از مرتبہ جمع میدہند **نکت** حضرت سلطان الاولیا ہم درین مقام فرمود کہ درمیان قرآن مجید وحدیث قدسی وحدیث نبوی اہل تحقیق چنین فرق کردہ اند وقتیکہ آنحضرت علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التحیات اکملہا مستغرق ومجموع میبودند ہرچہ آنوقت صدور مییافت کلام اللہ بود وقتیکہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام را رجوع بجمع وفرق مساوی میبود ہرچہ صدور مییافت آن حدیث قدسی است ووقتیکہ بفرق توجہ میشد آنوقت کہ کلام صادر میشد آن را حدیث نبوی میگویند پس باید دانست کہ تحمید جمعی وفرقی ہر دو از مقربون صادر میشود لیکن حمدی کہ در وقت جمع از آنہا صادر میشود آن کلام اللہ است کہ از زبان مقربون کہ مثل شجرہ موسیٰ علی نبینا علیہ السلام است وتجلی ظہور میکند **لامعہ** از فصوص الحکم در فص حکمۃ فردیۃ فی کلمۃ محمدیۃ مفصل مذکور است وملفوظ آنجناب است برخی تبرکاً اینجا آوردہ می شود باید دانست کہ مشاہدہ الٰہی بغیر از تعین محالست کما قال صاحب الفصوص لا یشاہد الحق مجردۃ عن المواد ابدا فان اللہ غنی عن العالمین وشہود ذات مطلقہ عارفان را در مرأۃ وقت وقائع اتم واکمل واعظم است از دیگر شہود است کما قال شہودہ للحق فی المرأۃ اتم واکمل لانہ یشاہد الحق فیہا من حیث انہ فاعل ومفعول منہا یعنی در وقت جماع در صورت مرأۃ فعل وانفعال حق ظاہر می شود زیرا کہ زن اثر می کند

در مرد با نگیختہ کردن شہوۃ دران مرد و نیز متاثر میباشد از مرد پس مشاہدہ می کند عارف
حق تعالی را کہ موثر و متاثر است معاً من غیر الفصل بینہما لکن باید دانست کہ این امر برای
عارفان است کہ جمال حق تعالی در صور کونیہ مدام او شان را مشہود و غفلت را در نفوس
طیبہ او شان راہ نباشد اگر کسے سوال کند کہ مرد نیز ازان متاثر میباشد و موثر نیز باشد
پس در نفس خود نیز فعل و انفعال مجتمع می بیند شہود او در مرأۃ چگونہ اتم و اکمل است +
جواب آنست کہ فعل و انفعال در مرأۃ میباشد بآن مشابہ و بآن کیفیت در نفس خود
نگیرد لہذا آن شہود کہ در مرأۃ است اتم و اکمل است کما لا یخفی علی الفطن لامعہ در
کشکول شریف در بیان رقص نقل از رسالہ قشیریہ چنین فرمودہ است کہ حرکت از ہر کہ
باشد خواہ مبتدی خواہ منتہی خواہ متوسط از حال و چیزے میکاہد حضرت سلطان المشائخ
معنی این کلام چنین میفرمودند حال مبتدی کہ غش غفلت است و حال متوسط کہ کثافت است
و حال منتہی اگرچہ جید است اما بسبب بشریۃ لطیفہ تر نسبت حرکت رقصیہ از حال ایشان
چیزے می کاہد کما قالہ الشیخ رضی اللہ تعالی عنہ فی کتاب اللمع بعشرۃ کاملۃ اعلم ان ما من
احد الا وقد فیہ تاثیر لہ فمن فیہ غش فیسحد لہ بالذوبان کثافۃ ومن ہو جید
فیزید بالاحتراق لطافۃ باید دانست کہ چند لامع از شرح قصیدہ فارضیہ خمریہ مع بعض
اشعار کہ از انجناب معلی تعلیم یافتہ بعینہا آوردہ میشود حضرت سلطان الاولیاء رض میفرمودند
کہ شرح قصیدہ فارضیہ را سبقاً سبقاً در جناب حضرت مولوی صاحب و قبلہ رض خواندہ
شدہ عجب مورث عشق است لامعہ چون ذو الجلال والاکرام والجمال بحکم ان اللہ
جمیل و یحب الجمال محبت جمال و کمال صفۃ ذاتی اوست و آدمی را بموجب خلق اللہ
آدم علی صورتہ بصورت خود آفریدہ است و خلعت صفات خودش پوشانیدہ
پس بضرورت میل خاطرش بحسن جمال شہوۃ اصلی او باشد و انجذاب باطن بفضل و
کمال سیرت جبلی او پس در ہر مرتبہ از مراتب وجود کہ فی الجملہ جمالے بنظر شہود او در آید

دل دران بندد و رشتۂ تعلق بدان پیوندد ۔ رباعی۔

گہ در ہوس روی نکو آویزم	گہ در سر زلف مشکبو آویزم
القصہ ز ہرچہ رنگ بوی دارد	از حسن تو فی الحال درو آویزم

..... شک نیست کہ تفاوۃ درجات محبان بقدر تفاوت طبقات محبوبان بود ہر چند محبوب را مایہ حسن و بہجت ارجمند تر محب طالب را پایہ ہمت بلند تر و اعلی درجات آن محبت ذاتی است کہ محب طالب را میلے و تعلقے و انجذابے و تعشقی بمحبوب و مطلوب مطلق در باطن پدید آید و چنان از خودش بشتابد کہ گنجائی و توانائی بر دفع و رفع آتش نماند کہ نہ تعین سببے تواند کرد و نہ تمیز مطلبی دوست میدارد اما نمیداند کہ چون و چرا در خود کشش مییابد لیکن نمیداند کہ کجاست تا کجا۔ رباعی۔

شیرین پسرا سنگدلا سیمبرا	با تو کارے عجب افتاد مرا
محبوب منی لیک ندانم زچہ روی	مشعوف توام لیک ندانم کہ چرا

علامت صحت این آنست کہ متقابلہ محبوب چون وعد و وعید و تقریب و تبعید و اعزاز و اذلال و ہدایت و ضلالت بر محب یکسان شود و کشیدن مرارت آثار نعوت قہر جلال چون چشیدن حلاوت احکام صفات لطیف و جمال بروی آسان گردد

رباعی

خوبی و ز تو شکل و شمائل ہمہ خوش	با عشق تو جان و خرد و دل ہمہ خوش
خواہی تو بلطف کوش خواہی بہ ستم	ہست از تو صفات متقابل ہمہ خوش

رباعی

گر نور دہ دیدہ گریان منی	ور داغ بہ سینہ بریان منی
ہر تو قدم بر سر عالم زدہ ام	باز آکہ ز سر تا بہ قدم جان منی

لامعہ محبت ثمرہ مناسبت است بین المتحابین و حکم غلبہ مابہ الاتحاد بر مابہ الامتیاز ر

پس محبت ذاتی را ناچار باشد از مناسبت ذاتی بین الحق والعبد بر دو وجہ بود یکے آنکہ
جہت مرائیت وحیثیۃ ومظہریۃ عین عبد مر تجلی وجودی را ضعیف بود و اکثر احکام
وامکان وخواص وسایط سلسلہ ترتیب از وی منتفی وتعین آن تجلی بواسطہ تقیید تعین
عبد در قدس ذاتی او تاثیر نتواند کرد وطہارت اصلی او را تغیر نتواند داد و تفاوت
درجات مقربان حضرت محبوبے نزدیکان مجذوب باعتبار تفاوت در کمال و نقصان
این وجہ تواند بود۔ رباعی دیدم پیرے کہ زیر این چرخ کبود ٭ چون او
دگرے زبود خود پاک نبود ٭ بود آئینہ کہ عکس خورشید وجود ٭ جاوید در و بصورت
اصل بنود ٭ وجہ دیگر از مناسبت خط عبد است از مرتبہ جمعیت الہیت باعتبار
تخلق باخلاق الہی وتحقق باوصاف نامتناہی واین متفاوت میباشد بحسب تفاوت
جمعیت ہر کہ وسعت دائرہ جمعیتش بیشتر قدم او در استیفاء این خط بیشتر ومن جمع
بین ہذین الوجہین من المناسبۃ فہو محبوب الحق ولہ الکمال المطلق وحقیقۃ مرأت
الذات والالوہیۃ معًا واحکامہا ولوازمہا جمیعًا بلکہ او برزخیت جامع بین مرتبتی
الوجوب والامکان ومراتب واقع بین عالم القدم والحدثان از یک رو مظہر اسرار
لاہوتیت واز دیگر ومجمع احکام وآثار ناسوتی علی الدوام لسان مرتبہ اش بدین مقالت
متکلم است وزبان جمعش بدین ترانہ مترنم کہ رباعی برا وج کمال صبح صادق
مائیم ٭ حل نکت وکشف دقائق مائیم ٭ سر حق وخلق از دل ما بیرون نیست
مجموعہ مجموع حقائق مائیم ٭ وتالی محبت ذاتیت محبت حق سبحانہ وتعالی
بواسطہ اموری کہ اختصاص کلی وارتباط تمام باآنحضرت داشتہ باشد چون معرفت
وشہود وقرب ووصول بہ واین نسبتہ بمرتبہ اولی اگرچہ نازلیت ومعلول فان للمحبۃ
فی المرتبۃ الاولی وقوفا مع الحق سبحانہ وفی ہذہ المرتبۃ وقوف مع الحظ منہ
وشتان بین الوقوف معہ وبین الوقوف مع الحظ منہ رباعی

معشوق که شد ز کامها عایق من ؛ وی گفت نه بعاشقی لایق من ؛ وصل است ز من کام
تو آری هستی ؛ تو عاشق کام خویش نه عاشق من ؛ لامعه اما نسبت بمرتبه که تالی اوست
رفیع و عالی است و آن محبت حق است سبحانه بواسطهٔ اموری که اختصاص و ارتباط به
مذکور نداشته باشند چون فوز بمرادات عاجله از مطعومات و مشروبات و ملبوسات و
مرکوبات و چون ظفر بسعادات آجله از حور و قصور و غلمان و ولدان زیرا که همچنانکه تفاوت
بسیار است میان وقوف مع الحق و وقوف مع الحظ منه همچنین فرق بیشمار است بین الوقوف
مع الحظ منه و بین الوقوف مع الحظ من آلائه و نعمائه چه صاحب این مرتبه را مطلوب ؛
بالاصالة و مقصود بالحقیقة راحات دنیوی و لذات اخروی است و حضرت حق را سبحانه
وسیلهٔ حصول آن ساخته و واسطهٔ وصول بدان شناخته و کدام غبین از این فاحش تر
که مطلوب اصلی را تابع مطالب عارضی دارند و مقصود حقیقی را طفیل مقاصد مجازی پندارند

رباعی - آنم که وفای دلبری خواست مرا + کونین بهای یکسر مو است مرا + شرمت
باد اکه با چنین حسن و جمال + دارد بطفیل دیگران دوست مرا + **رباعی** من شحنهٔ شهر دلبری
بس باشم + زانبازی این و آن مقدس باشم + خوبان جهان طفیل خوان منند + هیهات
که من طفیل کس باشم **لامعه** ما عدای مرتبهٔ اول که محبت ذاتی است از قبیل محبت اسمائی
و صفاتی یا افعالی و آثاری تواند بود محبت اسمائی و صفاتی آنست که محب بعضی از اسمای
و صفات محبوب را چون افضال و اعزاز و انعام و اکرام بر اضدادش ایثار و اختیار کند بملاحظهٔ
وصول آثار آنها بوی و محبت افعالی و آثاری آنست که آن اختیار و ایثار بنا بر وصول احکام
و آثار آنها باشد بوی و این محبت لایزال در صدد زوال و معرض تغیر و انتقال میباشد هر گاه که
محبوب بصفات حمیده و افعال پسندیده که متعلق محبت محب است تجلی کند بهمگی قصد و نهمت
خود بآن اقبال نماید و در آن آویزد و چون بمقابلات این صفات و افعال که ملائم هوا
و موافق رضاء او نباشد تجلی کند بتمامی او قوت خود از آن اعراض کند و پرهیزد قال الله تعالی



ومن الناس من یعبد الله علی حرف فان اصابه خیر اطمان به وان اصابته فتنة انقلب علی وجهه رباعی - چون یار وفای کند درآویزی + ور تیغ جفا زند از وگریزی آب رخ عاشقان چرا میریزی + کاش ازسر کوی عاشقی برخیزی لامعه ادنی مراتب محبت آثاری است و متعلق آن جمال آثاراست که معتبر میشود بحسن و مفسر میگردد بروح مفرغ در قالب تناسب وفی الحقیقة ظهور سر وحدت است درصورت کثرت وآن یا معنوی روحانی باشد چون تناسب وعدالت اخلاق واوصاف کاملان مکمل که متعلق ارادت ومحبت طالبان ومریدان میگردد وارادت واختیار خودرا درفدای ارادت واختیار ایشان می کند ویا صوری غیر روحانی چون تناسب اعضاء واجزاء بعضے از صور عنصری انسانی که بصفت حسن وملاطفت موصوف باشند ومشاهدان صفت جمال درصور عنصری انسانی بر چهار طبقه اند طبقه اولی - روشندلانے که نفوس طیبه ایشان ازشوب شهوت مصفا شده باشد وقلوب طاهره ایشان ازلوث طبیعت مبرا گشته درمظاهر خلقیه جز مشاهده وجه حق نمی کنند ودر مرائی کونیه جز مطالعه جمال مطلق او نمی نمایند ودرعشق بشکلهای مطبوع وصورتهای زیبا مقید نیستند بلکه بهر صورت که درکل عالم است نسبة بایشان کارآن اشکال وصور میکنند رباعی - مه را بینیم روی توام یاد دهد + گل را بویم و بوئی توام یاد دهد + چون زلف بنفشه را زند برهم باد + آشفتگی موی توام یاد دهد + رباعی عارف زوجود خویش رست الحق + دربحر شهود حق بود مستغرق + بر خود محجب حسن مقید زده شق + حیران شده درنور جمال مطلق + طبقه دویم پاکبازانے که نفس شان بغایت بهجت یا بواسطه مجاهدت وریاضت از احکام کثرت وانحراف ظلمت وکدورت طبیعت فی الجمله صافی شده باشد اگرچه آن احکام بالکلیه زائل نه گشته باشد ادراک معانی مجرد شان بی مظهری مناسب حال وشان ایشان میسر نه گردد لاجرم برابطه معنی حسن صوری از حقیقیه مظهر انسانی که اتم مظاهر است آتش عشق وشورش شوق در نهاد شان شعله ور گردد

وبقایای احکام مابه الامتیاز سوختن گردد ... و حکم مابه الاتحاد قوت یابد آن تعلق و میل
حسی از آن منقطع گردد و سر جمال مطلق از صور حسن مقید تجرید یابد دری از درهای مشاهده بر
روی ایشان کشاده گردد و عشق مجازی عارضی رنگ محبت اصلی حقیقی گیرد +
رباعی بس کس که بدید روی خوبان طراز + افتاده ز داغ عشق در سوز و گداز +
در مجلس اهل ذوق شد محرم راز + نوشید می حقیقت از جام مجاز + طبقه سیوم- گرفتارانی
اند در صدد عدم ترقی بلکه در معرض احتجاب باشند چنانچه بعضے بزرگان از آن استعاذه کرده
اند و گفته اند که نعوذ بالله من التنکر بعد التعرف و من الحجاب بعد التجلی و تعلق آن نسبة بایشان
از صورت ظاهر حسی که بصفت حسن موصوف باشد تجاوز نه کند هر چند شهود و کشف مقید شان
دست داده باشد و اگر آن تعلق و میل حسی از صورتے منقطع شود بصورت دیگر که آن
بحسن آراسته باشد پیوند گیرد و دائما درین کشش بماند و آن تعلق و میل بصورت او
فحتیاب احجاب و حرمان و فتنه و آفت خذلان شود در دین و دنیا اعاذنا الله
و سائر الصادقین من شر ذلک رباعی درماند کسے که بست در خوبان دل + وز
مهر بتان نخست پیوند گسست + در صورت کل معنی جان دید و نماند + پائے دل او
تا بقیامت در گل + رباعی- ای خواجه ز حسن خاکیان خو وا کن + آهنگ جمال
اقدس و اعلے کن + تا چند در آب چاه می بینی ماه + سر تافته ز اوج چرخ سر بالا کن
طبقه چهارم آلودگانی که نفس اماره ایشان نمرده است و آتش شهوت شان نیفسرده
و در اسفل السافلین طبقه افتاده اند در سجن سجین بهیمه رخت نهاده و صفت محبت از ایشان
منتفی است و نعت رقت و لطافت در ایشان مختفی محبوب را بالکلیه فراموش کرده اند
با محبوبان مجازی دست در آغوش آورده به آرزوی طبع آرام گرفته اند و هوای نفس را
عشق نام نهاده هیهات هیهات رباعی- اینها ز کجا و عشقبازی ز کجا + هندو ز کجا
زبان تازی ز کجا + چون اهل حقیقة سخن عشق کنند + بیهوده این قوم مجازی ز کجا +

رباعی قومی که نیامدند در عشق تمام + خوانند هوای نفس را عشق بنام + کی شاید در حرم عشق مقام + خود هست برایشان سخن عشق حرام + رباعی - عشق ار نه کمال نسل آدم بودی + آوازه عشق در جهان کم بودی + در شهوة نفس عشق بودی خر و گاو + سر دفتر عاشقان عالم بودی + لامعه ادنی مراتب محبت آثاری محبت شهوت است و این نسبت با محجوبیت که هنوز از رق نفس و قید طبع خلاص نیافته است و پرتو کشف و مشاهده بر ساحت ذوق و ادراک او نتافته جز مراد نفس مقصودی نه بیند و مطلوبی نداند هرچه دهد بحکم نفس دهد و هرچه ستاند بحکم نفس ستاند اما نسبت با اهل الله که ارباب کشف و شهود اند از قبیل تجلیات اسم بزرگوار الظاهر است بلکه آن را صاحب فصوص الحکم رضی الله تعالی عنه اعظم شهودات داشته اند و آنکه علماء و عرفاء آنرا مذمت کرده اند و آنرا مراتب بهیمی شمرده نسبت با اهل حجاب است الا تری ان النبی صلی الله علیه وسلم کیف قال حبب الی من دنیاکم ثلث النساء والطیب وقرة عینی فی الصلوة مع انه اکمل الوری و انزل من شانه مازاغ البصر وما طغی و شرح این حدیث و سر این محبت در حکمت فردیه از فصوص مذکور است فمن اراد الاطلاع علیه فلیرجع الیه اینجا تنبیه است بر آنکه آنچه اهل الله میگذرانند صورت شهوت طبیعت است نه حقیقة آن تا محجوبان حال ایشانرا بر خود قیاس نه کنند و خود را هدف رشته ادبار و رد انکار نگنند رباعی خوش نیست قیاس پاکبازان کریم + در شهوة از بخیلان لئیم + زان آتش جان فروز کس دید کلیم + تا آتش خانه سوز فرقیست عظیم + رباعی احکام طبیعت که بود گوناگون + نحس است یکی را و یکی را میمون + در قصه شنیده باشی از نیل که چون + بر سبطی آب بود و بر قبطی خون + لامعه - اسباب محبت پنج چیز است اول محبت نفس وجود و بقاء او بضرورت معلوم است که همه کس طالب بقاء وجود خود است و اهتمام همه در جذب منفعت و دفع مضرت بجهة ابقاء وجود خود است چون محبت وجود و بقاء ضروری انسانی باشد

محبت موحد و مبتغی بطریق اولی عجب بود از کسی که از گرما گریزد و سایه درخت را دوست
دارد و درخت که قیام سایه بوی است دوست ندارد مگر این خود نداند و شک نیست که جاهلی حقیقت
را سبحانه دوست ندارد زیرا که محبت وی ثمرهٔ معرفت وی است رباعی تا کی بهوای
خویش یکدل باشی + وز حق ببقای نفس مایل باشی + ای برده به سایه رخت و در پای درخت
سهل است که از درخت غافل باشی + دویم محبت منعم و محسن - پوشیده نیست که آفریننده
منعم و محسن بحضرت حق است و همچنین باعث منعم را بر انعام نیز وی است زیرا که حق سبحانه در خاطر
منعم می افگند که سعادت و خیریت وی در رسانیدن منعم به است بمنعم علیه و او را در آن مضطر
می گرداند که نتواند که نرساند پس حضرت حق سبحانه بمحبت اولی باشد از هر منعمی و محسنی رباعی
بین نعمت از آن کس نعمت دیدن از وست + گو شکر کسی که شکر ورزیدن از وست + بخشش
از خدای دان که در ملک وجود + بخشنده بخشیده بخشیدن از وست + سیوم محبت صاحب کمال
چون شخصی که بصفتی از صفات کمال موصوف است از علم و سخاوت و تقوی و غیرها آن صفت
کمال موجب محبت میگردد پس حضرتی که منبع جمیع کمالات و همه مکارم اخلاق و محامد اوصاف
رشحه از فیض کمال اوست بمحبت اولی رباعی هر بت که کمند کمان زیبائی زه + صد
دل شده پیش باشدش از که و مه + ای جمله بتان تو پاک از جمله خره - چون دل ندهم ترا
خود انصاف بده + چهارم محبت جمال است چون جمال عاریتی که در حقیقت عکس خیال
بیش نیست که از پس پرده آب و گل و حجاب گوشت و پوست مینماید مع هذا بحدوث اندک
عارضه متغیر می گردد فی حد ذاته محبوب است پس جمیل علی الاطلاق که جمال جمیع ممکنات پرتو
انوار جمال اوست و ظهورش بمظهر و صورتی مقید به محبت اولی رباعی گه جلوه گر از عارض
گلگون باشی + گه خنده زن از لولو مکنون باشی + در پرده چنین لطیف و موزون باشی +
آن لحظه که بی پرده شوی چون باشی + پنجم محبتی که نتیجه تعارف روحانی است و این تعارف
مترتب بر مناسبت روحانیت است بین المتحابین و این مناسبت متفرع بر اشتراک در مزاج



بالمعنی کہ مزاج شان دریک درجہ از درجات اعتدال واقع باشد یا درجہ مزاج یکے باشد بدرجہ مزاج دیگرے زیراکہ موجب تفاوت درجات ارواح در شرف وعلو بعد قضاء اللہ وقدرت تفاوت درجات امزجہ است فالاقرب نسبۃ اعتدال الحقیقی یستلزم قبول روح اشرف واعلی والابعد بالعکس فی الجنۃ ونزول الدرجۃ لاجرم چون دو مزاج در شرف وعلو بعینا مرتبہ آن دیگرے باشد یا قریب بدان واسطہ این اتحاد یا قرب مرتبہ میان الیشان تعارف واقع شود کہ موجب ایتلاف ومحبت گردد پس چون تعارف روحانی کہ مترتب برہمین اسباب است موجب محبت می گردد وحضرت مسبب الاسباب کہ تقدیر این اسباب فرمودے ہیچ علتی واستحقاقے برآئینہ المحبت الاولی رباعی ای رفتہ بعشق داستانی من وتو + در مہر ووفا یکیست جان من وتو من بندۂ آن یگانہ کز عہد ازل + زو خاست یگانگی میان من وتو لاسعہ قال الامام العالم العامل السائر العارف الفاضل شرف الدین ابو حفص عمر بن علی السعدی المعروف بابن الفارض المصری قدس سرہ واعلی فی الملاء الاعلی ذکرہ ؎ شربنا علی ذکر الحبیب مدامۃ + سکرنا بہا من قبل ان یخلق الکرم + الشرب بالحرکات الثلث آشامیدن آب وغیرآن از باب سیم از ابواب سگانہ ثلاثی مجرد. ومدامۃ خمر را گویند باین اعتبار کہ شارب آن بران مداومۃ میتواند نمود والسکر بفتحتین مست شدن از باب سیوم الکرم درخت انگور جملہ سکرنا بہا صفۃ مدامۃ است و جار مجرور من قبل ان یخلق متعلق بشربنا میگوید کہ نوش کردیم وبا یکدیگر بدو سگانے خوردیم بر یاد حضرت دوست کہ روی محبت ہمہ بدوست شرابیکہ بدان مست شدیم بلکہ ببوی آن از دست شدیم واین بیش از آفریدن کرم بود کہ درخت انگور است وبادہ شراب شہور بیر شر وشور رباعی روزیکہ مدار چرخ وافلاک نبود آمیزش آب آتش وخاک نبود + بر یاد تو مست بودم وبادہ پرست +

ہر چند نشان بادہ و تاک نبود + رباعی مائیم ز جام عشق تو جرعہ کشان + بر جرعہ کشان خود گذر جرعہ فشان + بر یاد تو آن صبح صبوحی زدہ ایم + کز تاک نشان نبود از تاک نشان + لامعہ حضرت حق تعالی را دو تجلی است یکے علمی عینی کہ عبارت از ظہور وجود حق است سبحانہ بر خودش در حضرت علم بصور اعیان و قابلیات و استعدادات ایشان و درین تجلی اعیان متصف بوجود عینی نیستند و کمالات اعیان چون علم و معرفت و عشق و محبت و امثال آن در ایشان پوشیدہ است و پنہان دوم تجلی وجودی شہودی کہ عبارت از ظہور وجود حق است سبحانہ بحسب الاستعدادات و قابلیات اعیان روحاً و مثالاً و جسماً و این تجلی ثانی مترتب است بر تجلی اول و مظہر است مر کمالات را کہ بتجلی اول در استعدادات و قابلیات ایشان اندراج داشتہ است رباعی ما را طلب و نیاز دادی ز آغاز + پس بر سبب طلب کرم کردی باز + اینہا ہمہ چیست تا کنی گنج پنہان + بر خلق جہان عیان گنجینہ راز + پس میشاید کہ مراد بمداومت محبتہ ذاتیہ باشد و بشرب مدام قبول استعداد محبت در مرتبہ اعیان ثابتہ و بذکر حبیب تجلی علمی عینی خودش در حضرت علم بصور اعیان و قابلیات و حینئذ اضافہ ذکر بحبیب از قبیل اضافہ مقدر باشد بفاعلش و مراد بسکر استعداد سکر باشد در ہمان مرتبہ یا حقیقة سکر در مراتب دیگر از ان فرود تر و بکرم کثرت وجودی عینی یعنی قابل شدیم و مستعد گشتیم نزد یک تجلی علمی عینی سبحانہ و تعالی بصورت اعیان ثابتہ تا در حضرت علم مر شراب صفتہ محبت ذاتیہ را کہ سبب استعداد سکر ما بود در ہمان مرتبہ یا موجب حقیقت سکر در مراتب دیگر و این قبول و استعدادش از ظہور کثرت وجودی عینی بود رباعی خوش آنکہ برون ز عالم سر و علن + نہ راحت روح بود نہ زحمت تن + در زاویہ کتم عدم کردہ وطن + من بودم و عشق تو و تو و من + و میشاید کہ مراد بشراب مدام



تحقق بصفت محبت باشد در عالم ارواح اضافه ذکر بحبیب اضافه مصدر باشد بمفعولش و مراد
بسکر حقیقت سکر باشد یعنی حیرت و حیرانی که ارواح کمل را در مشاهده جمال و جلال
حق سبحانه و تعالی بوده باشد یعنی آشنا میدیم پیش از تعلق جان به تن و تعلق ارواح
به بدن بر یاد دوست شراب محبتی را که مستی و حیرت ارواح ما در مشاهده جمال و جلال و
با آن شراب بود رباعی زان پیش که خضر جان فتد در ظلمات + در چشمهٔ تن روان
شود آب حیات + خوردیم می عشق ز خمخانهٔ ذات + بی کام و دهان ز جام اسماء و صفات
سوال اگر کسی سوال کند که توجیه ثانی موقوف است بر وجود ارواح پیش از اشباح و این
مسلم نیست زیرا که مذهب حکما آنست که وجود ارواح بعد از حصول مزاج و تسویه اشباح
است و امام حجة الاسلام بایشان موافقت و این خبر مشهور را که ان الله تعالی
خلق الارواح قبل الاجساد بالفی عام بران حمل کرده که مراد بارواح ارواح ملکیه
که مبادی سلسلهٔ وجود اند و در لسان حکما معتبر بعقول و نفوس و مراد باجساد عالم که عرش
و کرسی و افلاک و انجم و عناصر است جواب گوییم که شیخ کامل محقق شیخ صدر الدین قونوی
قدس سره در بعضی از رسائل خود اینجا تحقیقی و تفصیلی است و تقریرش آنکه وجود نفوس
جزئیه انسانیه که عموم آدمیان راست بعد از حصول مزاجیت بحسب آن اما وجود
نفوس کلیه انسانیه که کمل و خواص راست پیش از حصول مزاج است و از شیخ خود صاحب
فصوص الحکم نقل میکند و می گوید اخبرنی الشیخ الامام الاکمل رضی الله عنه مشیرا الی انه
این ثمه من یکون مدبر الاجزاء بدنه قبل اجتماعه بعلم و شعور و بعد از ان می گوید
و ذلک بکلیة نفسه اذ من یکون نفسه جزئیة یستحیل علیه ذلک لان النفوس
الجزئیة لا یتعین الا بعد المزاج و بحسبه فلا وجود لها قبل ذلک حتی یتاتی لها
تدبیر الاجزاء البدنیة بعلم و شعور و مراد بنفوس کلیه چنانکه از کلام شیخ مذکور در همان
رساله معلوم میشود نفوسیت جزئیه که در استعداد ایشان باشد ترقی کردن ان

از مرتبہ جزئیہ و منسلخ شدن از صفات تقیدیہ عرضیہ بحیثیتی کہ بکلمات خود عود کنند و متصل گردند

وذلک لان ذواتها الجزئیة من حیث جزئیتها محال ان نشاهد مبدئه الاول اذ من

المتفق علیه عند اهل الشهود انهم لایشاهدون کلیًا تا حتی یصیرون کذلک ثم

یزدادون ترقیًا باتصالهم بالکلیات علی الوجه المذکور فی معراج طبقة بعد طبقة مستفید

من کل اتصال استعدادًا وجوابًا ونورًا وبصیرة هکذا حتی ینتهوا الی العقل الاول فیستفیدون

من الاتصال به ما یستفیدون به لمشاهدة المبدء کما هو شان العقل الاول سوال - اگر گویند

کہ دلائلے کہ اقامت کردہ اند بر وجود ارواح جزئیہ بعد از حصول المزاج خصوصیتے ببعضے دون بعضی

ندارد جواب گوئیم کہ آن دلائل ناتمام است و دلیل بر ناتمامی آن ہمین بس کہ مکاشفات ارباب کشف

و شہود کہ مقتبس از مشکوٰۃ نبوۃ است بخلاف آن گواہی میدہد رباعی در وحی جلیل کے رسد

عقل علیل + ہر چند کہ ہر دو راہنمی نام دلیل - گر پشہ چو فیل صاحب خرطوم است + ہیہات

کہ پشہ را بود قوت پیل لامعہ ہر جزوی از اجزاء عالم مظہر اسمی است از اسماء الٰہی مجموع عالم

مظہر جمیع اسماء - اما بر سبیل تفرقہ و تفصیل حقیقۃ انسانیہ کمالیہ احدیہ جمع جمیع مظاہر است ہیچ جزوے

از اجزاء عالم نیست کہ او را در انسان نمونہ واری نیست لیکن بر سبیل جمعیت و اجمال گوئیا عالم کتابی است

مفصل و مبوب و انسان کامل انتخاب آن یا فہرست فصول و ابواب آن رباعی - ایزد کہ

نگاشت خامہ احسانش + ابواب کتاب عالم و ارکانش + بر لوح وجود زد رقمی فہرستی +

در آخر کار نام کرد انسانش + پس میشاید کہ ایراد شرب ما و سکر ما بضمیر ما فوق متکلم مع الغیر برای

اشارتے بجمعیت مذکورہ بودہ باشد بملاحظہ مشارکان در ین شرب و سکر و میشاید کہ بنا بر

ملاحظہ این مشارکتہ باشد زیرا کہ اعیان و ارواح کمال افراد و اقطاب در شرب و سکر این شراب

با شیخ ناظم مشارک اند و مساہم رباعی تنہا نہ منم ز عشق تو بادہ پرست + آن کیست تو خود

بگو کزین بادہ برست + آن روز کہ من گرفتم این بادہ بدست + بودند حریفان می پرستان

الست + شعر لها البدر کاس وهو شمس یدیرها + هلال وکم یبدو اذا مزجت نجم

الکاس لا تسمی کاساً الا فیها الشراب + والشمس تطلق علی الجرم وعلی الضوء البدو ظاهر
شدن والمزج آمیختن هر دو از باب اول واو و ہی شمس ہر یک از عطف و حال را میشاید
ممیز کم خبریه محذوف است ای کم مرة یبدو نجم تشبیه کرده است جام مدام را در استدارة
واشتمال بر امر صافی کثیر الفیضان ماه تمام و مدامه را در صفایت و نور و فیضان بضوء شمس و
انگشتان ساقی را حین اخذ الکاس در وقت و استقواس بهلال و شکلهای حبابی را در استدارة
و نورانیته و صغر حجم بنجم می گوید مراد شراب علی الدوام ماه تمام است جام و صال آنکه خود ش
آفتابی است در فیضان و براقی که میگرداندش انگشت هلال مثال ساقی و لبسیار پیدا می آید
وقت آمیختن با آن ستاره رخشنده از شکلهای حباب رباعی ماهی است تمام جام می
مهر منیر + وآن مهر منیر را هلال ست مدیر + صد اختر رخشنده هویدا گردد + چون آتش می
ز آب شود لطف پذیر لامعه حقیقة محمدی را که صورت معلومیته ذات است مع التعین الاول و
صورت وجودی وی قلم اعلاست نسبته با شمس ذات احدیته محاذات تمام و مقابله
کامل که برتر از ان مرتبه متصور نیست حاصل است و استفاضه نور وجود و کمالات تابع ان
احتیاج بهیچ واسطه ندارد بلکه سائر حقایق و اعیان که تاریک نشینان ظلمات امکانند در
استفاضه نه مذکور بوی محتاجند پس نسبته وی در کمال محاذات با ذات احدیه و توسط او میان
آن ذات و حقایق امکانی در افاضه وجود و توابع آن ابعینا چون نسبته مقابله ماه تمام
باشد با آفتاب و توسط او میان آفتاب و ساکنان شب ظلمانی در افاضه نور و لوازم آن پس
بنا برین علاقه لفظ مدیر را که موضوعست باز ار ماه تمام برای آن حقیقة استعاره توان کرد
رباعی ای جان و دل آخر بچه نامت خوانم + هم جانی و هم دل یکدامت خوانم + چونکه
با فت شب تمام عالم ز تو نور + معذورم اگر ماه تمامت خوانم + و بعد از تعبیر ازان حقیقة
ببدر و از محبته بمدامه چون متعطشان بادیه ضلال و گمراهی بشرب زلال سلسبیل در کاس آن
مدام نتوان داشت و جام شراب توان نگاشت رباعی دور رخسار تو ای ماه تمام



جامی است که نو خورم میٔ عشق مدام ✥ از بس که فتاده بیخودم زین می و جام + می چیست نمی شناسم و جام کدام ؛؛ چون متصدی اداره این کاس خبره اسماء الوهیت و اوصاف ربوبیت که در حدیث قلب المومن بین اصبعین من اصابع الرحمن ازان باصابع تعبیر رفته تواند بود بلال را که مشیر بازگشت ساقی است اشاره بدان توان داشت و گشاد و اداره باو توان کرد

رباعی این بزم چه بزم است که ارباب کمال + نوشند میٔ محبت از جام جمال + بین بر کف ساقی قدحے مالامال + بدری که بود مدیران چند بلال

لامعه واصلان و کاملان دو قسم اند جماعتی مقربان حضرت جلال اند که بعد از وصول بدرجه کمال حواله تکمیل دیگران بایشان نرفت چندان شراب عشق و محبت برایشان پیمودند که ایشان را از ایشان بربودند غرقه بحر جمع گشتند از بقیه علم و عقل منخلع شدند احکام شریعت و آداب طریقت از ایشان برخاست سکان قباب عزت و قطان دیار حیرت اند ایشان را از وجود خود آگاهی نبود بدیگری کجا توانند پرداخت

رباعی خوش وقت کسی که می درین میخانه + از خم و سبو خورد نه از پیمانه + صد بار که گر نیست شود عالم و هست + واقف نشود که هست عالم یا نه + وقسم دویم آنانند که چون ایشان را از ایشان بربایند باز بتصرف جمال ازل ایشان را بایشان دهند و از استغراق در عین جمع و لجه فنا بساحل تفرقه و میدان بقا خلاص ارزانی دارند باحکام شریعت و آداب طریقت معاودت نمایند شراب تجلیلی جذب محبت را بازلال سلسبیلی علم و معرفت بیامیزند از مزج این آب باران شراب بسیار حباب نجوم آثار معارف و اسرار برخیزد و هر یکی نجم هدایت فروماندگان ظلمت بیابان ضلال و حیرت شوند همانا که اشارت باحوال این طایفه تواند بود قول ناظم قدس الله سره وکم بیدو اذا مزجت نجمی + رباعی

این طائفه اند مطلق از قید رسوم ✥ خارج شده ز اندیشه احوال علوم ✥ بر ظاهر شان لوامع نور هدی للدین نجوم للشیاطین رجوم + **لامعه در بیان سلسله حدیث شریف** که از جناب حضرت سلطان الاولیا تعلیم شده و اجازت یافته ـ بسم الله الرحمن الرحیم

در بیان سلسله حدیث شریف



اخبرنا سلطان المحققين وبرهان العارفين ونور القلوب السالكين واقف الاسرار و
قدوة الاخيار مرشد الخلايق وموضح الطرايق ظل الله على العلمين امام الموحدين وملجأ
الطلاب والمسترشدين وتسكين قلوب الموحدين قطب فلك الحقيقة مركز دائرة الطريقة
الشيخ محمد عاقل قدس الله سره العزيز قال اخبرنا شيخنا ومولنا الامام الكامل المكمل
والجامع بين الشريعة والحقيقة محي السنة وماحي البدعة الشيخ نور الحق والدين محمد قدس سره
وافاض علينا فيضانه قال اخبرنا شيخنا ومولنا امام العارف بالله والجامع بين
الشريعة والحقيقة خادم الكتاب والسنة الشيخ فخر الدين محمد ثم الاورنگ آبادی ثم الدهلوی
الصديقي من آبائه والفاطمي من امه نسبا والحنفي مذهبا ابن الشيخ نظام الدين الخوند
ثم الاورنگ آبادی قدس الله سره وافاض علينا فيوضهما قال اخبرنا شيخنا الامام العالم
الكامل حافظ كلام الله الشيخ الحافظ محمد اسعد الانصاري المكي ثم الاورنگ آبادی قال اخبرنا
فحل الرجال الشيخ محمد طاهر بن شيخ محمد ابراهيم الكردي الشهرزوري المدني المكي قال اخبرنا
شيخي وابي وهو الشيخ محمد ابراهيم الكردي قال والقل لنا الرواية الصحيح من طريق الحافظ ابن
حجر من طرق اعلاها بينه وبين ثلثة بالسماع والاجازة الخاصة لما فات ومن طريق
الحافظ السيوطي من طرق اعلاها بيني وبينه ثلثة بالسماع والاجازة الخاصة لما فات و
بالاجازة العامة بيني وبينه اثنان واعلى اسانيد السيوطي الى الحجازي بينه وبين
الحجازي ثمانية وذلك من رواية الداودي ايضا فبني وبين البخاري بالسماع والاجازة
الخاصة للفايت من طريق الحافظ ابن حجر احد عشر ومن طريق السيوطي اثنا عشر
وبالاجازة العامة احد عشر واعلى ما عند البخاري الثلاثيات واطول اسانيد
التساعي فيقع لنا ثلاثيات البخاري من طريق الحافظ ابن حجر واحد طريقي السيوطي
خمسة عشر واسط ومن الاخرى السيوطي ستة عشر وهو عالي اليوم وثلاثياته قد افردها
الحافظ ابن حجر وهي اثنان وعشرون حديثا فالقل لنا رواية الاصح من طريق الحافظ

ابی الفتوح المسلسلة بالمعمرین بسندی بینی وبین البخاری ثمانیة فنسا ویت فیه السیوطی
وکانی من حیث العدد سمعته من الحافظ ابن حجر وصافحته وکان الشیخ عبد الله
اللاهوری الذی رویناه سمعه من ابی اسحاق التنوخی وصافحه وبین وفاتهما ما ینا سنة
الی اثنان وثمانون سنة واشهر فان التنوخی توفی سنة ۸۰۰ واللاهوری توفی سنة ۱۰۸۳
فهذا غایة العلو الیوم لامثالی فیقع لی ثلاثیات اثنی عشریات ورباعیات ثلث عشریات
وهذا غایة العلو الیوم فیما یروی بشرط الصحة ولاسیما صحیح البخاری الذی هو فی اعلی الدرجات
فی الصحة عند الفواد فیکون ما وقع لنا عالیا جامعا بین العلوین العلو المتعارف بین اهل
الحدیث للذین هو قبل المسافة وقلة العدد والعلو المعنوی الذی هو صحة السند و
بالله التوفیق الواحد الاحد قال الحافظ زین الدین العراقی رحمة الله تعالی رویناه
عن السلفی من لفظه **نظم** لیس حسن الحدیث قرب رجال + عند ارباب علم النقاد
بل علو الحدیث من اولی الحفظ + والاتقان صحة الاسناد + واذا ما اجتمعا فی حدیث
فاغتنمه فذاک اقصی المراد + قال ابن الصلاح هذا لیس من قبل العلو المتعارف
اطلاقه بین اهل الحدیث وانما هو علو من حیث المعنی فحسب انتهی فالحمد لله العلی
القریب رفیع الدرجات حمدا کثیرا طیبا مبارکا ملاء السموات والارض مطلع الاسناد
واذا سمعته ما تقرر من الفوائد فیکون هذا اوان الشروع فی ایراد اربعین حدیثا
من رباعیات البخاری من روایة العزیزی المتصلة بالسماع بتوفیق الله الحمید المجید
مکتفیا من طرقها الکثیرة بطریق ابی ذر عن مشایخه الثلثة وطریق الداودی و
طریق الحافظ ابی الفتوح وطریق الکمشنی وطریق ابی الوقت لان روایة ابی ذر کما
مر اتقن الروایات وروایة الداودی لحافظ ابن حجر وروایة ابی الفتوح
لنا اعلی الروایات وروایة الکمشنی القلت لنا مسلسلة بالمحمدین تبرکا باسم حبیب الله
صلی الله علیه وسلم وروایة ابی الوقت القلت لنا مسلسلة بالصوفیة المعمرین



من اهل الله قدس الله تعالیٰ ارواحهم و افاض علینا من برکاتهم برحمة الله امین
اما طریق ابی ذر فحدثنا بها الفقیه الصالح اسحاق بن محمد بن ابراهیم القاسم
.... بن اسحاق بن ابراهیم المعروف کسلفه بابن جمعان الصدیقی الدوانی
الحنفی العدنانی السمینی الزبیدی رحمة الله تعالیٰ سماعا علیه بجمیعه الا قرا تا یسیرة
تقارب جزئین فی ثلثة و خمسین مجلسا اولها خامس صفر و اخرها ثالث ربیع الاول سنه ۱۰۶۷
بالروضة المقدسة علی مشرفها افضل الصلوة والسلام و اجازت لما فات و جمعان
بفتح الجیم و سکون العین المهملة نقلبحدة الخامس عشرو اسمه عبد الله وهو مخفف
جاع مان ای غلب و بسببه انه اشتغل بالریاضة و جاع کثیرا فتعرض له الشیطان فی
ذلك فدفعه و غلبه فقیل جاع و مان ای الشیطان ای غلبه کذا شافهنی به و کتبه لی
بخط رحمة الله تعالیٰ علیه عن والده شیخ الاسلام و مفتی الانام جمال الدین محمد بن
ابراهیم بن ابی قاسم بن اسحاق بن جمعان قرءة منها علیه بجمیعه عن عمیه الامامین الجلیلین
شیخ الاسلام و مفتی الانام جمال الدین محمد بن ابی القاسم بن اسحاق بن جمعان و شیخ الاسلام
و مفتی الانام وجیه الدین عبد الرحمان بن ابی القاسم بن اسحاق بن جمعان قراة منه علیهما
بجمیعه غیر مرة عن والدهما شیخ الاسلام و مفتی الانام شرف الدین ابی القاسم بن
اسحاق بن جمعان قرائة منهما علیه بجمیعه غیر مرة قال اخبرنی به شیخنا العلامة شیخ الاسلام
مفتی الانام شرف الدین ابو القاسم بن محمد الطاهر بن احمد بن عمر بن جمعان قال
اخبرنی به مشائخ الاعلام شیخی والدی الفقیه الصالح العلامة جمال الدین محمد طاهر
بن احمد بن عمر بن جمعان و شیخی العلامة الفقیه الصالح برهان الدین ابراهیم بن ابی القاسم
بن جمعان و شیخ الفقیه الصالح العلامة تقی الدین عمر بن محمد بن جمعان و شیخی واخی الفقیه
الصالح العلامة صفی الدین احمد بن الطاهر بن جمعان فالاول والثانی یرویانه عن
الفقیه الصالح الناسك ابی القاسم بن ابراهیم بن جمعان والثالث والرابع یرویانه

عن الفقیہ الصالح المعمر عبد اللہ بن عمر بن جمعان کلاہما عن الفقیہ الصالح ولی
اللہ تعالیٰ احمد بن عمر بن جمعان قال اخبرنا الفقیہ برہان الدین ابراہیم بن عبد اللہ
بن جمعان عن الفقیہ جمال الدین محمد بن موسی الدوالی عن والدہ الفقیہ موسی بن محمد
الدوالی عن الفقیہ برہان الدین ابراہیم بن عمر العلوی عن الامام الحافظ شہاب الدین احمد
بن ابی الخیر بن منصور الشماخی عن والدہ الفقیہ ابی الخیر بن منصور الشماخی عن المشایخ
الاجلاء الاعلام ابی بکر بن ابی احمد بن محمد الشراحی ومحمد بن اسماعیل الحضرمی بن بقال
بن احمد المرکبی وعبد السلام بن عبد المحسن الانصاری امام المقام وسلیمان ابن خلیل
العسقلانی عن الشیخ ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابی الصیف المیتی والشریف یونس بن
یحیی بن ابی البرکات الہاشمی عن الشیخ ابی الحسن علی بن حمید الطرابلسی عن الشیخ ابی مکتوم عیسی
ابن حافظ ابی ذر ابن احمد الہروی عن والدہ الحافظ ابی ذر عبد اللہ ابن احمد الہروی
عن الشیوخ الثلثۃ ابی محمد عبد اللہ بن احمد بن حمویہ السرخسی وابی اسحاق ابراہیم بن احمد
بن المستملی وابی الہیثم محمد بن المکی بن محمد الکشمیہنی عن ابی عبد اللہ ابن محمد بن یوسف بن
مطر الفربری عن الامام محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ واما طریق الداؤدی
فحدثنا بہا الفقیہ الصالحی المقری نور الدین علی بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن محدث
الیمن الوجیہ عبد الرحمن بن علی بن محمد بن عمر المعروف کسلفہ بابن الدیبع الشیبانی الیمنی
الزبیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سماعا من لفظہ بجمیعہ لاقراءۃ یسیرۃ نحو خوریقین بالروضۃ
المقدسۃ زیدت شرفا واجازتنا مافات سنۃ عن الفقیہ محمد بن الصدیق الخاص الیمنی
الزبیدی عن والدہ الصدیق بن محمد الخاص الزبیدی عن المحدث الیمنی السید الطاہر بن
الحسین الاہدل الحسینی الشافعی الزبیدی عن محدث الیمن وجیہ الدین بن عبد الرحمن
بن علی بن محمد بن عمر بن الدیبع بفتح الدال المہملۃ وسکون المثناۃ التحتانیۃ بعدہا موحدۃ
وآخرہا مہملۃ وہو لقب جدہ الخامس واسمہ علی ومعناہ الابیض بلغۃ الیونانیۃ



قال انا شیخنا الامام خاتمة الحفاظ خادم السنة ابو العباس زین الدین احمد بن
عبد اللطیف الشرجی رحمة الله تعالی قرأة منی علیه سنة ۸۹۶ھ بمنزله من مدینة زبید
قال انا شیخنا الامام الحافظ نفیس الدین ابو الربیع سلیمان بن ابراهیم العلوی
اجازة ان لم یکن سماعا بمدینة تعز سنة ۸۲۳ھ قال انا الشیخ الامام الحافظ شرف الدین
شیخ المحدثین موسی بن موسی بن علی الدمشقی المعروف بالغزولی قرأة علیه
سنة ۷۹۵ھ قال انا الشیخ المسند ابو العباس احمد بن ابی طالب الحجار الصالحی سماعا علیه
سنة ۷۲۵ھ قال انا الشیخ الصالح ابو عبد الله الحسین بن المبارك بن محمد بن یحیی بن
زبیدی البغدادی سماعا منه سنة ۶۳۰ھ قال انا الامام الحافظ ابو الوقت عبد الاول
بن عیسی بن شعیب السجزی الهروی الصوفی سماعا منه فی شهر صفر سنة ۵۵۳ھ
قال انا الشیخ الامام ابو الحسن بن المظفر الداؤدی ابو یحیی سماعا منه سنة ۴۶۵ھ
قال انا الامام ابو محمد عبد الله بن احمد بن حمویة الحموی السرخسی سماعا منه فی
شهر صفر سنة ۳۸۱ھ قال انا الشیخ الامام ابو عبد الله محمد بن یوسف ابن مطر بن
صالح العزیزی سماعا منه سنة ۳۱۵ھ خمس عشر او سنة ۳۱۶ عشر وثلث مایة قال
انا الامام الحافظ الکبیر سید حفاظ الاسلام ابو عبد الله محمد بن اسماعیل
بن ابراهیم بن مغیرة الجعفی البخاری رحمة الله تعالی سماعا علیه مرتین مرة
بعزیز سنة ۲۳۱ھ و مرة ببخارا سنة ۲۵۰ھ مرح و اخبرنی عالیا بدرجتین الفقیه الصالح
عبارة بین تخریج سندنا الی اسناد آخر ۱۲ منه
المقری الشیخ ابو العزایم سلطان بن احمد بن سلام بن اسماعیل المزاحی الازهری
رحمة الله تعالی قرأة منی علیه لطرف منه بجامع الازهری فی رمضان سنة ۱۰۶۱ھ
و اجازة الساير بقرأة الجمعیة علی الشهاب الدین احمد بن خلیل السکنی بقرأة
الجمعیة علی الشیخ نجم الدین محمد بن احمد بن علی الغطی السکندری الاصل القاهری
المولد ح و اخبرنا عالیا بما قبله بدرجة شیخ الاسلام و مفتی دمشق الشام
حجة ۲



نجم الدین محمد بن بدر الدین محمد بن رضی الدین محمد العامری الغزی ثم الدمشقی رحمہ اللہ
سماعا علیہ الاطراف منہ سنہ ۱۰۹۹ھ واجازۃ بسائرہ بجامع دمشق عن والدہ البدر ح
واخبرنا بھذا العلو شیخنا الامام العارف باللہ سیدی صفی الدین احمد بن محمد الانصاری
المدنی قدس اللہ سرہ قراءۃ منی علیہ الاطراف من اولہ واوسطہ واخرہ واجازۃ لسائرہ
بالاجازۃ العامۃ من الشمس محمد بن احمد بن حمزۃ الرملی وبروایۃ والنجم الدین الغیطی والبدر الغزی
عن شیخ الاسلام زین الدین زکریا بن محمد الانصاری السنیکی القاھری عن شیخ الاسلام
حافظ العصر شہاب الدین احمد بن علی بن حجر الکنانی العسقلانی ثم المصری سماعا علیہ لکثیر منہ
واجازۃ لسائرہ عن برھان الدین ابی اسحاق ابراھیم بن احمد بن عبد الواحد التنوخی البعلی ثم الدمشقی
ثم المصری قال اخبرنا ابو العباس احمد بن ابی طالب بن نعمت بن حسن بن علی الصالحی الحجار سماعا
علیہ بجمیع السابق واما طریق ابو الفتوح الطاؤسی المسلسلۃ بالمعمرین فاخبرنا بھا
العبد الصالح الناسک المعمر الصوفی عبد اللہ بن ملا سعد اللہ اللاھوری ثم المدنی ح
سماعا علیہ لجمیع ثلاثیاتہ وحدیثین من رباعیاتہ التی بینہ الحافظ ابن حجر علی انھا ملحق با
لثلاثیات وھی التی بین البخاری وبین التابعی فیھما واحد ثم التابعی اما ان یرویہ عن
تابعی اخر عن الصحابی او عن صحابی وھو عن صحابی اخر واجازۃ لسائرہ یوم الاثنین ثالث
صفر سنہ ۱۱۳۳ھ بمنزلہ داخل المدینۃ المنورہ علی ساکنہا افضل الصلوۃ والسلام توفی یوم الاحد
سادس ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۴ھ عن تسع وتسعین سنہ باجازۃ العامۃ من الشیخ قطب الدین محمد بن
علاؤ الدین احمد النھروالی الاصل الہندی المولد المکی الوفات المفتی بھا وعن عبد الرحمن بن
عبد القاھر بن عبد العزیز ابن فھد المکی فالثانی عن عمہ جار اللہ بن عبد العزیز ابن فھد عن
الطیب محمد بن عبد اللہ بامخرمۃ العدنی عن الشریف ھبۃ اللہ بن عطاء اللہ الحسنی الحسینی عن
جدہ لامہ الحافظ ابی الفتوح نور الدین احمد بن جلال الدین عبد اللہ الطاؤسی والاول
ھو اعلی بدرجتین عن والدہ علاؤ الدین احمد بن الشمس محمد النھروانی ثم المکی عن الحافظ

نور الدین احمد بن جلال الدین عبد الله الطاوسی سماعاً علی عمه المولی ظهیر الدین
عبد الرحمن بسماعه علی عمه المولی صدر الدین ابی اسحاق بسماعه علی جده المولی نور الدین
عبد القادر الحکیم الابرقوهی بسماعه علی الشیخ المعمر ابی عبد الرحمن بن شادبخت الفرغانی
ح وبه الی الحافظ احمد بن عبد الله الطاوسی وهو اعلی بدرجتین بسماعه علی الشیخ المعمر
ابی یوسف الهروی المشهور بسی صد ساله معناه ثلث مائة سنة وهو عن الامام المعمر بن
شادبخت الفرغانی بسماعه علی الشیخ المعمر بن لقمان یحیی بن عمار بن مقبل بن شاهان الختلانی
بسماعه علی الامام ابی عبد الله محمد بن یوسف الفربری عن الامام محمد بن اسمعیل البخاری
رحمة الله تعالی واما طریق الکمهشتی المسلسلة بالمحمدین فاخبرنا بها الفقیه المحدث الشمس
محمد بن علاء الدین البابلی اجازة سنة ۱۰۶۲ بمکة المعظمة زیدت شرفاً عن شمس محمد
بن عبد الله الانصاری المعروف بحجازی والواعظ شارح الجامع الصغیر عن النجم محمد
بن احمد الغیطی عن الشمس محمد بن محمد الذهبی العثمانی عن الحافظ شمس الدین محمد بن
عبد الرحمن السخاوی عن الامام تقی الدین محمد بن النجم محمد بن ابی الخیر محمد بن عبد الله
محمد بن فهد الهاشمی العلوی المکی انا الحافظ جمال محمد بن عفیف المخزومی انا ایضاً ابو الفضل
محمد بن عبد الرحمن المالکی انا اشرف محمد بن محمد بن علی بن حسین الطبری انا ابی
عبد الله محمد بن علی اخبرنا ابو المظفر محمد بن علوان بن مهاجر الموصلی انا ابو بکر محمد بن
علی یاسر الختلانی انا فقیه الحرم ابو عبد الله محمد بن ابو الفضل بن احمد الصاعدی
الفرادی انا محمد بن علی بن الحسن الخبازی النیشاپوری ومحمد بن ابو سهل المسیح بن احمد
عبد الله الجعفی المرقدی قال اخبرنا ابو الهیثم محمد بن المکی بن زراع المرفدی الکشمیهنی
انا عبد الله محمد بن یوسف الفربری انا الامام ابو عبد الله محمد بن اسمعیل البخاری
ح اما طریق ابیوقت المسلسلة بالصوفیة فاخبرنا بها شیخنا الامام العارف بالله
المحقق الراسخ صفی الدین احمد بن احمد بن الانصاری المدنی قدس الله سره عن شیخه

العارف باللہ ابی المواہب احمد بن علی بن عبد القدوس العباسی الشناوی ثم المدنی قدس
اللہ سرہ بالاجازۃ العامۃ من الشیخ قطب الدین محمد بن احمد النہروالی المکی الصوفی عن والدہ
علاؤ الدین احمد بن شمس محمد النہروانی ثم المکی الصوفی وعن الوجیہ عبد الرحمن بن علی
بن الدبیع التمیمی الزبیدی الصوفی بروایۃ الاول عن شیخہ العارف باللہ قطب الدین
محمد بن محی الدین بن نظام الدین محمود الانصاری الکوشکناری الصوفی الرحلۃ بن
نور الدین ابی الفتوح احمد بن جلال الدین بن عبد اللہ الطاؤسی الصوفی وبروایۃ
الثانی عن الحافظ زین الدین احمد بن عبد اللطیف الشرجی الصوفی عن العارف باللہ
شرف الدین ابی الفتح محمد بن زین الدین المراغی ثم المدنی الصوفی باجازتہما من القطب
شرف الدین اسماعیل بن ابراہیم الہاشمی العقیلی الجبرتی الزبیدی الصوفی اجازۃ عامۃ
للطاؤسی وخاصۃ للمراغی ان لم یکن سماعا بالاجازۃ العامۃ من المسند المعمر ابی الحسن
علی بن عمر بن ابی بکر الوالی الصوفی باجازۃ العامۃ من استاد المحقق محی الدین محمد
بن علی العربی الحاتمی الصوفی قدس اللہ سرہ عن جمال الدین ابی محمد یونس بن یحیی
بن ابی الحسن بن ابی البرکات الہاشمی العباسی الصوفی وبہ الی شرف الدین الجبرتی قدس
اللہ سرہ باجازۃ العامۃ من مسند المعمر احمد بن ابی طالب الحجاز عن احمد بن یعقوب المارستانی
عن القطب الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی ثم البغدادی قدس سرہ ونفعنا بہ بروایۃ
والجمال العباسی عن ابی الوقت عبد الاول بن عیسی بن شعیب بن ابراہیم بن اسحاق
السجزی الہروی الصوفی عن ذی القدم الراسخ فی التقوی ابی الحسن عبد الرحمن بن محمد
بن المظفر بن محمد بن داؤد الداؤدی فقیہ التقلید للحافظ ابن نقطۃ ان ابا الحسن الداؤدی
بقی ربعین سنۃ لا یاکل اللحم وقت تشویش الترکمان والنہب وکان یاکل السمک فحکی لہ
ان بعض الامراء اکل السمک علی حافۃ النہر الذی یصادر منہ السمک وانفقت سفرتہ
وما فضل منہ فی النہر فما اکل السمک بعد ذلک انتہی عن السرخسی عن العزیزی عن النجاد

قطب الدین طاوسی
شرف الدین اسماعیل
نمبر

رحمۃ اللہ تعالی وشکر سعیہم واعاد علینا من برکاتہم امین بحق رب العالمین
وبیان طریق الثانی حدثنا عبد اللہ الاہوری عن شیخہ عبد الرحمن عن شیخہ حافظ اللہ
عن شیخہ طیب محمد عن شریف ہیبت اللہ عن جدہ الحافظ ابی الفتوح عن عمہ شیخ
ظہیر الدین عن شیخ صدر الدین عن شیخ نور الدین الحکیم الابرقوہی عن شیخہ المعمر بن
شاد بخت عن شیخ المعمر بن لقمان عن الشیخ الامام ابی عبد اللہ ابن محمد غزنوی عن
الامام البخاری رحمہ اللہ تعالی والطریق الاول وہو علی ید رجتین من الثانی حدثنا
شیخنا عبد اللہ الاہوری عن شیخہ قطب الدین عن شیخہ ووالدہ علاؤ الدین عن
الحافظ ابو الفتوح عن عمہ شیخ ظہیر الدین بسماعہ عن الشیخ صدر الدین عن شیخہ نور الدین
حکیم ابرقوہی عن شیخہ المعمر بن شادبخت عن شیخ المعمر بن لقمان عن الشیخ ابی عبد اللہ
بن محمد غزنوی عن الامام البخاری رحمہ اللہ تعالی والطریق الثالث وہو علی درجتین
من الاول حدثنا شیخنا عبد اللہ الاہوری عن شیخہ قطب الدین عن شیخہ ووالدہ
علاؤ الدین عن الحافظ ابو الفتوح عن الشیخ المعمر ابو یوسف عن الشیخ المعمر بن شادبخت
عن الشیخ المعمر بن لقمان عن الشیخ المعمر ابی عبد اللہ محمد غزنوی عن الامام البخاری
رحمہ اللہ تعالی اجمعین **لامعہ در بیان ثلاثیات بخاری** بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لولیہ والصلوۃ علی نبیہ حدثنا المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید اللہ
عن سلمۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یقل علی ما لم اقل فلیتبوء
مقعدہ من النار حدثنا المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن عبید عن سلمۃ قال
کان جدار المسجد عند المنبر ما کادت الشاۃ تجوزہا حدثنا مکی بن ابراہیم
قال حدثنا یزید بن ابی عبد اللہ قال کنت اتی مع سلمۃ بن الاکوع فیصلی
عند الاسطوانۃ التی عند المصحف فقلت یا ابا مسلم اراک تتحری الصلوۃ عند
ہذہ الاسطوانۃ قال فانی رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری الصلوۃ عندہا



حدثنا المکی ابن ابراهیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمة قال کنا نصلی مع
النبی صلی الله علیه وسلم المغرب اذا توارت بالحجاب حدثنا ابو عاصم عن یزید
بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع ان النبی صلی الله علیه وسلم بعث رجلا ینادی
فی الناس یوم عاشوراء ان من اکل فلیتم او فلیصم ومن لم یاکل فلا یاکل حدثنا
المکی بن ابراهیم قال حدثنا یزید بن عبید عن سلمة ابن الاکوع قال امر النبی ﷺ رجلا
من بنی اسلم ان اذن فی الناس ان من کان اکل فلیصم بقیة یومه ومن لم یکن
اکل فلیصم فان الیوم یوم عاشوراء حدثنا المکی بن ابراهیم قال حدثنا یزید
بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع قال کنا جلوسا عند النبی صلی الله علیه وسلم
اذ اتی بجنازة فقالوا صل علیها فقال هل علیه دین قالوا لا قال هل ترک شیئا
قالوا لا فصلی علیه ثم اتی بجنازة اخری فقالوا صل علیها قال هل علیه دین قیل
نعم قال فهل ترک شیئا قالوا ثلثة دنانیر فصلی علیه ثم اتی بالثالثة فقالوا صل علیها
قال هل ترک شیئا قالوا لا قال هل علیه دین قالوا نعم ثلثة دنانیر قال صلوا علی
صاحبکم قال ابو قتادة صل علیه یا رسول الله وعلی دینه فصلی علیه حدثنا ابو عاصم
عن یزید بن ابی عبید الله عن سلمة بن الاکوع ان النبی صلی الله علیه وسلم
اتی بجنازة اخری فقال هل علیه من دین قالوا نعم قال صلوا علی صاحبکم قال
ابو قتادة علی دینه یا رسول الله فصلی علیه حدثنا ابو عاصم الضحاک بن مخلد
عن یزید بن ابی عبید الله عن سلمة بن الاکوع ان النبی صلی الله علیه وسلم رای نیرانا
توقد یوم خیبر فقال علی ما توقد هذه النیران قالوا علی الحمر الانسیة قال اکسروها
واهریقوها فقالوا الا نهریقها ونغسلها قال اغسلوا حدثنا محمد بن عبد الله
الانصاری قال حدثنا حمید ان انسا حدثهم ان الربیع وهی ابنة النضر کسرت
ثنیة جاریة فطلبوا الارش وطلبوا العفو فاتوا النبی صلی الله علیه وسلم فامر

بالقصاص فقال انس بن النضر اتکسر ثنیۃ الربیع یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق
لا تکسر ثنیتہا قال یا انس کتاب اللہ القصاص فرضی القوم فعفو فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ حدثنا المکی بن ابراہیم قال حدثنا
یزید ابن ابی عبید عن سلمۃ قال بایعت النبی صلعم ثم عدلت الی ظل شجرۃ فلما خفت الناس
قال یا ابن الاکوع الا تبایع قال قلت قد بایعت یا رسول اللہ قال وایضا فبایعتہ الثانیۃ
فقلت لہ یا ابا مسلم علی ای شی کنتم تبایعون یومئذ قال علی الموت حدثنا المکی ابن
ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید اللہ عن سلمۃ انہ اخبرہ فاخبرنا من المدینۃ
ذاہبا نحو الغابۃ حتی اذا کنت بثنیۃ الغابۃ یقینی غلام لعبد الرحمن بن عوف قلت
ویحک ما بک قال اخذت لقاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت من اخذہا قال
غطفان وفزارۃ فصرخت ثلث صرخات اسمعت ما بین لابیتہا یا صباحاہ ثم اندفعت
حتی لقاہم وقد اخذوہا فجعلت ارمیہم واقول انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع
فاستنقذتہا منہم قبل ان یشربوا فاقبلت بہا اسوقہا فلقینی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان القوم عطاش وانی عجلتہم قبل ان یشربوا
سقیہم فابعث فی اثرہم فقال یا ابن الاکوع ملکت فاسجح القوم یقرؤن فی قومہم حدثنا
عصام ابن خالد قال حدثنا جریر ابن عثمان انہ سال عبد اللہ ابن بسر صاحب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان شیخا قال کان فی عنفقتہ شعرات
بیض حدثنا المکی ابن ابراہیم قال حدثنا یزید ابن عبید قال رأیت اثر ضربۃ فی ساق
سلمۃ فقلت یا ابا مسلم ما ہذہ الضربۃ فقال ہذہ ضربۃ اصابتنی یوم خیبر فقال
الناس اصیب مسلمۃ فاتیت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنفث فیہ ثلث نفثات فما
اشتکیتہا حتی ساعۃ حدثنا ابو عاصم الضحاک بن مخلد قال حدثنا یزید ابن ابی عبید
عن سلمۃ بن الاکوع قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات مع ابن



ابن حارثة فاستعمله علينا [17] حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري قال حدثنا حميد
ان انسًا حدثهم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كتاب الله القصاص [18] حدثنا المكي ابن
ابراهيم قال حدثني يزيد ابن ابي عبيد عن سلمة ابن الاكوع قال لما مسوا يوم خيبر
وقدوا النيران قال النبي صلى الله عليه وسلم على ما اوقدتم هذه النيران قالوا
على لحوم الحمر الانسية فقال اهريقوا ما فيها واكسروا قدورها فقام رجل من القوم فقال نهريق
ما فيها ونغسلها فقال النبي صلى الله عليه وسلم او ذاك [18] حدثنا ابو عاصم عن يزيد بن
ابي عبيد الله عن سلمة بن الاكوع قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ضحى منكم فلا
يصبحن بعد ثالثة وفي بيته من شيء فلما كان العام المقبل قالوا يا رسول الله صلى الله
عليه وسلم انفعل كما فعلنا العام الماضي قال كلوا واطعموا وادخروا فان ذلك العام
كان بالناس جهد فاردت ان تعينوا فيها [19] حدثنا المكي بن ابراهيم قال حدثنا يزيد
بن ابي عبيد عن سلمة قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم الى خيبر فقال رجل
منهم اسمعنا يا عامر من هنياتك فحدا بهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم من السابق قالوا
عامر فقال رحمه الله تعالى فقالوا يا رسول الله هلا امتعتنا به فاصيب صبيحة ليلته فقال
القوم حبط عمله قتل نفسه فقال رجعت وهم يتحدثون ان عامرا حبط عمله فجئت الى
النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا نبي الله فداك ابي وامي زعموا ان عامرا حبط عمله
فقال كذب من قالها ان له لاجرين اثنين انه لجاهد مجاهد واي قتل يزيده عليه [20] حدثنا
الانصاري قال حدثنا حميد عن انس ان ابنة النضر لطمت جارية فكسرت ثنيتها
فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فامر بالقصاص [21] حدثنا ابو عاصم عن يزيد بن ابي عبيد
عن سلمة قال بايعنا النبي صلى الله عليه وسلم تحت الشجرة فقال يا سلمة الا تبايع قلت
يا رسول الله بايعت في الاول قال وفي الثاني ايضًا [22] حدثنا الخلاد بن يحيى حدثنا
عيسى بن طهمان سمعت انس بن مالك يقول نزلت اية الحجاب في زينب بنت جحش و

واطعم علیہا یومئذ خبزاً ولحماً وکانت تفتخر علی نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
کانت تقول ان اللہ انکحنی فی السماء غالب و اہیض

فصل دوم در ذکر بعضے لوامع کہ بغیر از کتاب از حضرت سلطان الاولیاء رضی
اللہ تعالی عنہ اتفاق ذکر آنہا افتاد لامعہ روزے میفرمودند کہ در دہلی شریف بہ رکاب
فیض انتساب شیخنا حضرت قبلہ مہاروی رضی اللہ عنہ بودم شبی اتفاق مبیت بمکانے
افتاد کہ آن مکان از آب باران فارغ نبود چند چہارپائی میسر آمدند حضرت قبلہ
رضی اللہ عنہ فرمودند کہ بر یک یک چہارپائی دو دو آدم استراحت کنند واز تنگی چہارپائی
ارشاد چنان صادر شد کہ ہر یک آدم پا، خود بسر دیگرے کند و باین درویش چنان ارشاد
شد کہ غلام یعنی سلطان الاولیاء و مولا یعنی حضرت قبلہ مہاروی بر یک چارپائی بطرز
مذکورہ استراحت نمودہ آید درویش را این امر صعب شد لیکن موجب امتثال پائے
خود را تا زانو از بالین گذرانیدہ ہمراہ حضرت قبلہ عالم بخسپیدم و بعجب راحت رسیدم
الحمد للہ علی ذلک لامعہ دیگر میفرمودند کہ روزے در دہلی شریف حضرت مولوی صاحب
و قبلہ رضی اللہ تعالی عنہ حضرت شیخ قبلہ مہاروی رضہ ہر دو نیرین بہم شدہ برای ما ربعہ
سیارہ یعنی درویش کہ عبارت از سلطان الاولیاء باشد و حضرت نارو والہ صاحب
و حضرت حافظ صاحب ملتان والہ و مولوی صاحب مولوی محمد اکرم راجن پور والہ صحنک ہا
طعام بدست مبارک ہا خود بر داشتہ آوردند و پیش ما چہارکس نہادند و حضرت مولوی
صاحب و قبلہ رضی اللہ عنہ بحضرت قبلہ مہاروی فرمودند کہ این درویشان بطعام مشغول
نشوند و شما یعنی آنحضرت قبلہ مہاروی رضہ استادہ برایشان بادکشی نمایند کہ موسم تابستان
دست حضرت قبلہ مہاروی رضہ ہمچنان نمودند از ما درویشان کسی را طاقت نبود کہ چیزے
عرض نماید چون ما پان دست بہ طعام کردیم خود بدولت حضرت مولوی صاحب
و قبلہ رضی اللہ عنہ بخلوت خانۂ خود تشریف بردند بعد ازان یکی از ما در خیا بانچ خود

عرض نمود که حال حضرت مولوی صاحب و قبله رضی الله عنه بخلوتخانه تشریف برده اند ذات
سامی از باد گشتی لبس کنند و معاف فرمایند حضرت قبله مهاروی رضی الله عنه فرمودند
که حضرت مولوی صاحب و قبله از شما غائب اند پیش چشم من حاضر و ناظر اند **لامعه** حضرت
سلطان الاولیاء میفرمود که روزے در جناب شیخ خود عرض نمودم که در خیال خود چنان
می اندیشیم که همگی مصروف خود حواله فرزند خود میان احمد علی رضی الله عنه نمائم و خود فارغ
البال باشم حضرت شیخ رضی الله عنه فرمود که چنین نه باید اندیشید زیرا که از فرزند شما البته
صرف جا و بیجا خواهد شد این برکت نخواهد ماند باید دانست که راقم مناسب این مقوله حکایت
حضرت شیخ شبلی و حضرت ابوحفص رضی الله عنهما می آرد تا معنے صرف جا بیجا روشن شود در
تذکرة الاولیاء آورده که شبلی چهار ماه بوحفص را مهمان کرد هر روز چند لون طعام و چند گونه
حلوا آوردی آخر چون بوداع او برفت گفت یا شبلی اگر به نیشاپور آئی میزبانی و جوانمردی
بتو آموزم گفت یا ابا حفص چه کردم گفت تکلف کردی و متکلف جوانمرد نه بود چنان باید
داشت که خود را به آمدن مهمان گرانی نه بود و برفتن او شادمانی نه آید چون تکلف کنی
آمدن او گران بود و رفتن آسان و هر کرا با مهمان حالت چنین بود نه جوانمرد باشد چون
شبلی به نیشاپور آمد بر حفص فرود آمد و چهل تن بودند شبانه چهل و یک چراغ در گرفت شبلی گفت
نگفته بودی که تکلف نه باید کرد بوحفص گفت چه تکلف کردم گفت چهل و یک چراغ در گرفته
بوحفص گفت بر خیز و بنشان شبلی هر چند جهد میکرد از یک چراغ بیش نتوانست نشاند- گفت
یا شیخ این چه بوده است بوحفص گفت شما چهل تن بودند فرستادهٔ حق که مهمان فرستادهٔ
حق بود لاجرم بنام هر یک چراغ گرفتم برای خدا تعالی و یکے از ان چهل که برای حق مهمان بود
نتوانستے نشاند و از ان یکے که برای من بود نشاندی و تو هر چه در بغداد کردی برای من کردی
و من برای خدا تعالی لاجرم آن تکلف باشد و این نه بود **لامعه** **وقتی** در ذکر حضرت
مولوی صاحب و قبله قطب الٰهی فرمودند که کلام حضرت مولانا رضی الله عنه پر معانی می بود



عوام را مطابق ظاهر مینمود و خواص از اشارات آنجناب بهره اندوز میشدند و در تمثیل این حکایت
فرمودند که روزے شخصے از ضابطه خان که از مریدان آنجناب بود مبالغ نقد نیاز رسانید حضرت
مولانا لطیفه فرمودند آنکه داده است شکر او باید نمود یا آنکه او رسانیده شکر او نیز کرده شود بعد
ازان حضرت مولنا فرمود که یاران شکر هر دو باید کرد ظاهران بود که ضابطه خان تحفه
داده است و شخصی که آورده است این هر دو را باید کرد و معنی لطیف مراد آنجناب آن بود که
شکر حق تعالی باید کرد یاران مظهر که از و عطا رسیده آن را نیز شکر باید کرد بعد ازان فرمود که
رعایت هر دو باید ساخت زیرا که من لم یشکر الناس لم یشکر الله این کلام برای تعلیم بود
لامعه روزی در تعلیم این غلام خود این بیت حافظ شیراز خواندند ~~بیت~~ نگویمت که همه
سال می پرستی کن ✤ سه ماه می خور و نه ماه پارسا می باش ✤ و فرمودند که حضرت شیخ قبله
مهاروی رضی الله عنه در تعلیم این درویش این بیت خوانده بودند پس ازان همچنین میکردم که
سه ماه کامل در هر سال بجناب شیخ خود در حجره مشغول میبودم **لامعه** روزی فرمودند که حضرت
مولنا مولویصاحب قبله رضی الله عنه این بیت خوانده ~~بیت~~ برزخ و ذات و صفات و مد و شد
و تحت و فوق ✤ می فزاید طالبان را کل نفس فوق و شوق ✤ از معنے متعارف که در جهر و در
ذکر سه پایه مشروط اند معنی غریب پرورد دیگر فرمودند که در شغل البرازخ بکار می آیند یعنی برزخ خود
را ذات حق دانند و صفات الهی دانند و مد یعنی دراز دانند که از عرش تا فرش رسیده است
و شد یعنی عریض بینند که تمام جهته را محیط است و فوق تحت دانند **لامعه** روزی غریب نوا
می فرمودند که حضرت مولویصاحب و قبله رض مرا در خلوت چند اشغال عجیب و غریب آموختند
بجناب حضرت شیخ خود قبله مهاروی رض عرض و گذارش ساختم حضرت شیخ مرا فرمود که این
نشان خلافت دادن است مبارک باشد **لامعه** روزی ذکر در صحبت شیخ افتاده
فرمودند آنچه گفته اند **فرد** یک زمانه صحبت با اولیاء ✤ بهتر از صد سال بودن با التقاء
مراد از صحبت صحبت معنوی است و صحبت ظاهری نیز برای آنکه مثمر صحبت معنوی شود مفید است

والا سود ندارد **مثنوی** چو پیوندی نباشد جان و دل را + چه خیزد از ملاقات آب و
گل را + آنکه را از روی به بهبود نبود + دیدن روی نبی سود نبود **لامعه** وقتی ذکر در
حضور صورت مثالی افتاده فرمودند سالک را که وقتی تجلی صوری شود آنوقت سالک را فنای
غیر حاصل میباشد و فنای نفس خود حاصل نیست یعنی در انوقت همه عالم از نظر سالک ساقط گردد
ورای مرئی باقی میباشد از ین مغایره ساقط نشده **لامعه** وقتی ذکر در واردات افتاده
فرمودند اگر بعد وارد سالک را اشتیاق غلبه کند و از فراق آن وارد دردمند شود بداند که
تجلی ذاتی بود و اگر این آثار پیدا نباشد بلکه در طبع وحشت شود بداند که تجلی ملکی است **لامعه**
روزی ذکر در ان افتاد که بعضے بزرگان اویسی میباشند فرمودند که ما همه اویسی هستیم
مگر خلقت اویسی آنرا میگویند که در ظاهر کسی پیر نداشته باشد و از روح بزرگے بروفیض
شود والا نه فی الحقیقة هر کس را که فیض میشود روحی میشود پس همه اویسی اند **لامعه** روزی ذکر
اعمال افتاد فرمودند که سالک را برای نفس عمل کردن نشاید بلکه همین تفویض عمل کافی اعمال
برای دیگران محتاجان که غرض حق داشته باشند باید نمود **لامعه** راقم را فرزندی بود
احمد بخش نام رحمة الله تعالی باآزار چیچک ازین جهان فانی درگذشت روزی حضرت
غریب پرور از غلام راقم الحروف پرسیدند که عملی برای دفع آزار چیچک بتوارزانی داشته
بودیم نموده بودی عرض کردم بخیر فرمودند بچه سبب گذارش کردم که در زبان خود اثر نمیدانم
فرمودند که آینده من هم برای کسی محتاج عمل نمایم در زبان خود اثر دانسته نمیشود بعد
از ان ارشاد و تعلیم نمودند و فرمودند نسبت اثر بخود کردن عین شرک است موثر حقیقی حق
تعالی است و برکت پیران که اعمال از ایشان سند بسند با رسیده اند نگاه باید نمود
بخود نگاه نباید ساخت **لامعه** روزی شخصی در خدمت حضرت غریب پرور آمد و خلوة طلبید
بعد از خلوة بیباکانه رخصت شده برفت این راقم را از روی دریافت حقیقت آن شخص مستور
شد حضرت غریب پرور از راه کرم باین غلام اطلاع بخشیدند که این بزرگ مرا می گفت که



که من اگر در کسی نظر و توجه سازم تاثیر دران کس فی الفور پیدا میشود این قدر بهم رسانیده ام
بخدمت شما ازان رسیده ام که ازین مرتبه بفیض شما زیادتی پیدا سازم غریب پرور فرمودند
که در جواب آن بزرگ عرض کردم که این قدر شما را حاصل است من هیچ نیستم اگر باور ندارید
دست بر کلام اللہ داشته حلف بردارم ازین سبب شتاب رخصت گرفته رفته است ازین
کلام پر معانی آنحضرت راقم را حیرت در گرفت باز خود ید ولت از بنده پروری فرمودند
که موثر حقیقی اوست دیگر کسی است که اثر کند هر که نسبت تاثیر بخود میداند از و چه خواهد شد
و کدام ثمره بران مرتب خواهد بود **لامعه** ذکر در فنا ر سالک افتاده فرمودند که در فنا ر تعین
از نظر سالک بر میخیزد و حقیقة مرتفع نمیشود و حکم امکانی باقی باشد حضرت استادی خالی
مد ظله العالی دران مجلس حاضر بودند پرسیدند که مولٰنا جامی علیه الرحمة فرموده
قدم زنگ حدوث از جان او شست ✤ وجوب آلایش امکان او شست ✤ معنی این
کلام چگونه باشد حضرت غریب پرور فرمودند مولانا جامی زنگ حدوث و آلایش امکان
را شسته گفته است و نفرموده است که نفس امکان و حدوث برخواست چون این مسئله
غامض بود برای تائید آن از فصوص شرح آن که از مولانا جامی است سند مرقوم میگردد
تا ناظرین را ارتیاب نماند فلا یزال العالم فی حجاب ای فی حجاب تعینه وانیته عن
ادراک الحق لا یرفع ذلک الحجاب عنه بحیث لم یصر مانعًا عن الشهود ولم یبق له
حکم فیه فانه وان امکن ان یرتفع تعینه عن نظر الشهود لکن یکون حکمه باقیا فیه
و یکون محجوبه لا محجوب ما هو المشهود علیه فلا یرتفع الحجاب بالکلیة این کلام در
فص اللهیة فی کلمة آدمیة مرقوم است هر که وضوح طلبد بدان رجوع نماید **لامعه**
روزی ذکر در بیان معنی نحن اقرب الیه من حبل الورید افتاده فرمودند که حبل الورید
جزو وجود است و رید را با حق تعالے عینیة حقیقی و مغائره اعتباری است پس حق تعالے اقرب
است از حبل الورید **لامعه** - ذکر مرتبهٔ لاتعین و ذات بحت افتاده فرمودند



که ذات مقدس موجود حقیقی اوست که بذات خود موجود است نه بامری زائد و وجود همه
اشیاء علماً وعیناً باوست چون نور که بنفسه در روشن است پوشیده نماند که حضرت ذات بحت
دیده نمیشود و معلوم بکنه کماهی نیست و چیزی منسوب و محکوم بران ذات مقدس نگردد جمیع اعتبارات
درانجا ساقط اند بلکه اطلاق نیز ازان مرتبه مسلوب است و اینکه مطلق می گویند لبشرط آن نیعقل بمعنی
انه وصف سلبی نه آنکه وصف ثبوتی که ضد تقید است معتبر و نیز اینکه موجود گفته میشود معنی موجود من
تعلق به الوجود مراد نیست بلکه مراد آن است آنچه من تعلق به الوجود را حاصل میشود از نسبت وجود
آن ذات مقدس را فی ذاته بطریق اکمل و اولی حاصل است بغیر ملاحظه اعتبار امری باو بلکه صرف
ذات بحت اعتبار باید نمود و برای توضیح اینمعنی عبارة از نقد النصوص مرقوم می گردد

فان قیل کیف یوصف الضوء بانه مضیء مع ان معنی المضیء کما یتبادر الی الافهام ما قام به
الضوء قلنا ذلک المعنی هو الذی یتعارفه العامة وقد وضع له لفظ المضیء فی اللغة ولیس کلامنا
فیه فانا اذا قلنا الضوء مضیء بذاته لم ترد انه قام به ضوء آخر فصار مضیئاً بذلک الضوء
بل اردنا به ان ما کان حاصلاً لکل واحد من المضیء بالغیر والمضیء بضوء هو غیره اعنی الظهور
علی الابصار بسبب الضوء فهو حاصل للضوء فی نفسه بحسب ذاته لا بامر زائد علی ذاته +

و نیز فرموده اند اینکه گفته میشود که ذات بحت را بوجوب و امکان صفت نتوان کرد معنی این کلام
آنست که وجوب که ضد امکان است درین مرتبه مسلوب الاعتبار است و وجوب ذاتی که
عبارت از خود آیندگی ذات مقدس است فی نفسه بغیر ملاحظه امر آخر ثابت و مقرر است و
اگر کسی سوال کند که در بحت هیچ امری مثبت و منسوب موجود نیست مگر ذات صرف و شما
وجوب ذاتی درانجا ثابت و موجود میگوئید پس وی اگرچه اعتباری بود لاجرم آمد جوابش
آنست چنانچه در تحقیق معنی موجود و اطلاق گذاشته است بران قیاس باید گفت که ذات
مقدس فی ذاته خود آینده است یعنی محتاج بغیر نیست و خود آیندگی ذات از عین ذات
منتزع میشود نه از اعتبار امری دیگر و وجوب ذاتی را بامکان تقابل نیست بلکه مقابل امکان



وجوب وصفی است چنانچه وحدت ذاتی را تقابل بکثرت نیست مقابلات آنجا همه از اعتبارات
ساقط اند و مقابل وجود مطلق عدم مطلق است که ممتنع لذاته است پس چنانچه عدم مطلق ممتنع
الوجود لذاته همچنان وجود مطلق واجب لذاته است در مراتب تنزلات ممکن و واجب وست
باید دانست که برای توضیح مرام راقم الحروف تشریح این مقام مینماید و اول چند مقامات را
نوشته میشود یکی آنکه صفات نزد متکلمین موجود و زاید بر ذات مقدس اند و نزد حکماء عین
ذات یعنی اگرچه بحسب مفهوم مغائر اند اما باعتبار حقیقة و ماصدق علیه متحد اند مثلاً واجب و
ذات مقدس بحسب مفهوم مغائر اند و ماصدق علیه ایشان هر دو واحد است و نزد صوفیه
صافیه صفات عین ذات اند باعتبار وجود و تحقق و غیر ذات اند بحسب تعقل یعنی صفات
چنانچه باعتبار مفهوم بایکدیگر و با ذات مقدس متغائر اند همچنان ماصدق علیه ایشان نیز
متغائر است لیکن مغائرة در تعقل است نه در وجود و تحقق مثلا چنانچه مفهوم واجب با ذات
مغائر است همچنان ماصدق علیه واجب نیز متغائر است زیرا که ماصدق علیه واجب نفس
ذات نیست بلکه باعث بالوجوب و همچنان سائر صفات فائده باید دانست که دیگر امور
منفصله مثل زید و عمرو و بکر نیز مغائرة با ذات مقدس بهمین صورت مذکوره است درمیان
صفات و دیگر امور درین باب هیچ فرق نیست مگر صفات را با ذات مقدس خصوصیتی دیگر
است که بآن خصوصیت امتیاز از امور منفصله دارند و نیز باید دانست که تاثیر برای ذات
مقدس است نه برای صفات و این تحقیق در حاشیه درّه فاخره که از مولانا عبد الغفور است
مفصل مذکور است فان اردت زیادة التوضیح فلیرجع الیه **مقدمه دوم** آنکه ذات
مطلقه را مطلق دانستن نیز در تعقل است والا نه در وجود و از نسب و اعتبارات بر ذات مقدس
زائد نیست لیکن عقل انتزاع میکند نسب و اعتبارات را از ذات مقدس و معری و مجرد می سازد
ذات مقدس را از نسب در تعقل و تفصیل این در نقد النصوص مرقوم است **مقدمه سوم**
آنکه از ثبوت شئی برای شئی ثبوت الشئی فی نفسه لازم نمی آید قال المحقق الدوانی الخ



من کون الشیٔ صفة لشیٔ وثابتا له کونه موجوداً وثابتاً فی نفسه مطلقاً کالقدم
للذاتی والوجوب الذاتی انتهی **مقدمه چهارم** آنکه هر چیز از مقابل خود ممتاز از
وجدا می گردد با آن چیز که بینهما تقابل باشد **مقدمه پنجم** آنکه هر مرتبه که فوق متقابلین
باشد هر دو متقابلین دران مرتبه جمع میشوند پس باید دانست که ذات مطلق فوق
متقابلات است ومقابل ذات مقدس نیست مگر عدم صرف وهو لیس بشیٔ یعنی آنکه
فرض کرده شود ما صدق علیه برای عدم مطلق علی تقدیر اتفاقه بالعنوان وما هو
کذلک فهو لیس بشیٔ پس چنانچه عدم مطلق ممتنع الوجود بذاته است وجود مطلق واجب
لذاته است چنانچه حضرت خواجه شیخ محمد پارسا در رساله خود آورده است **نظم** +
هستی که وجود او بخود نیست + هستیش نام نهادن از خرد نیست + هستی که بحق قوام
دارد + او نیست ولیک نام دارد + وآنکه واجب لذاته باشد غنی لذاته باشد وهمچنین
واحد لذاته باشد از تعین زائد که بر ذات او باشد وآنکه متعین بذاته باشد مطلق باطلاق
حقیقی باشد که مقابل تقیید واطلاق نیست ولکونه مطلقا بهذا المعنی صح ان یجلی فی المظاهر
المتعددة بالصور المختلفة مع بقاء التنزیه بلیس کمثله شیٔ لکونه مطلقا بالاطلاق الحقیقی
لا یتقید بشیٔ من التعینات المختلفة باختلاف المظاهر وما لا یتقید بشیٔ من التعینات
لیس کمثله شیٔ مما یتقید ویتعین وکلما هو کذلک فهو واحد بالذات وحدة حقیقیة
لا تقابل کثرة ولا وحدة اضافیة یقابل الکثرة وباید دانست که ان الحدوث عندهم
ظهوره فی الصور المختلفة بالتجلیات المتعاقبة غیر المتکثرة پس چون مطلق حقیقی را صحت
تجلی در صور مختلفه وجوب ذاتی منافی حدوث وامکان نباشد زیرا که وجود ممکن نزد
ایشان عبارة است از ظهور وجود مطلق وتقییدا وبقید ظهور خاص وعدم آن عبارت
است از بطون وجود مطلق وتقییدا وبقید بطون خاص پس ازینجا دانسته شد که امکان
نسبتی است که منتشی از عدم تقیید وجود مطلق بظهور وبطون است وآن منافی وجوب



ذاتی نیست فافهم باید دانست که خلاصه کلام آن است که وجوب ذاتی و قدم ذاتی و وحدت ذاتی و اطلاق حقیقی اینها امور زائد بر ذات نیستند در تعقل و در وجود بلکه حقیقة اند مظهر بهمالیت لغتا للذات بل عینها بمعنی ان ذاته تعالی من حیث حقیقة مبدء لانتزاعها و مصداق لحملها بلا اعتبار حیثیة اخری کما یعتبر الحیثیة فی حمل الصفات علی الذات فتدبر باید دانست اینکه می گویند که لا یصح ان یحکم علیه بحکم معنی آنست که هیچ حیثیت آنجا معتبر نیست و میگویند که نه ذات توان گفت و نه صفت معنی آنست که چون ذات را مقابل صفت میکنند مراد آن دارند که هو باعتبار ظهوره فی الحالة التی یستلزم تعین الاحوال الباقیة لها هکذا فی نقد النصوص **لامعه** روزے میفرمودند که هر که بشیخے بیعت کند فردا اعمال آن مرید در شیخ او نهند بعد ازان فرمودند الحمد لله ما ازین امر رستگاریم که مستمعین را ازین کلام پر رموز تعجب و استغراب حاصل شد که بجناب حضرت سامی هزاران در هزار غلام پیوند دارند ذات مبارک چگونه ازین تعهد فارغ البال اند از راه کرم و نوازش تعجب حاضرین دیده تفصیل بشارت بخش وا فرمودند که سلسلۂ ما یان قطعے صحیح است که بدید بجناب حضرت رسالت مآب صلی الله علیه وسلم می رسد پس اعمال ما یان همه و ما را در پلۂ شیخ و همچنین شیخ ما را در پلۂ شیخ خود هلم جرا تا همه اعمال و ما را در پلۂ واسع جناب مصطفوی صلی الله علیه وسلم خواهند انداخت ؎ چه غم دیوار امت را که باشد چو تو پشتیبان و مطابق این کلام که از آنحضرت صادر شده در کتاب فوائد الفواد در تاریخ دهم ماه ذو القعده سنه ۷۱۶ ستة عشره و سبع مایة و در کتاب سیر الاولیاء در باب ششم مرقوم است که حضرت سلطان المشائخ رض فرمود که هر کرا شیخ پیوند میکند هر چه آن مرید می کند فردا آن اعمال در پلۂ پیر او نهند باید دانست چون این مقام غموض داشت تشریح این مقام کرده میشود که اعمال مرید از دو قسم خالی نیستند یا متابعت قولی و فعلی پیر خود می کند یا سوای متابعت می کند و همچنان پیر نیز از دو قسم خالی نیست یا هادی



مهدی است حقیقة یا حکماً و یا ضال مضل است هادی مهدی حکمی آنست که بامر و حکم شیخ
هادی مهدی بیعت و هدایت خلائق مینماید اگرچه خود بمرتبهٔ تکمیل نرسیده و امّا چون شیخ کامل که عالم
بعواقب امور و مامور من الله است او را فرموده و کفیل کار او گردیده پس ارشاد و بیعت او ارشاد
و بیعت آن کامل مکمل است پس اعمال مرید شیخ کامل آنچه بمتابعت پیر خود هستند و آن اعمال مرید
که بغیر متابعت صادر یافته بشرط ایمان و ارادت و ایقان همه در پلهٔ پیر کامل نهند بسبب الحاق مرید
بشیخ کامل بدلیل قطعی قوله تعالی و زوجناهم عطف علی فی جنات من قوله تعالی ان المتقین فی
جنّات بحور عین و الذین آمنوا ـ صاحب کشاف و صاحب بیضاوی عطف والذین آمنوا
بر حور عین انداخته زیرا که در تزویج معنی الصاق و قران است ای قرناهم بالحور العین و بالذین آمنوا
ای بالرفقاء والجلساء منهم واتبعناهم ذریتهم این قراءة ابو عمرو است بایمان الحقنا بهم ذریتهم
قال صاحب الکشاف قوله تعالی بایمان کلام علیحدة معناه بسبب ایمان عظیم الشان والمحل وهو
ایمان الآباء او بسبب ایمان حصیر وانی المحل ای بشیء من الایمان وهو ایمان الذریة الحقنا
بهم قال البیضاوی الحقنا بهم فی دخول الجنة او الدرجة لما روی انه علیه الصلوٰة والسلام قال
ان الله یرفع ذریة المومن فی درجة وان کانوا دونه فی الاعمال تقر بهم عینه ثم تلا هذه الآیة
والذین آمنوا الخ وما التناهم ای ما نقصناهم من عملهم من شیء بهذا الالحاق بل وفینا و وفرنا اجورهم
قال البیضاوی فان الالحاق لا یحتمل ان یکون بنقص مرتبة الآباء باعطاء الابناء بعض
مثوباتهم یحتمل ان یکون بالتفضیل علیهم وهو اللایق بکمال لطفه پس برای دفع احتمال اوّل
حق تعالی نص فرموده بقوله ما التناهم من عملهم من شیء ـ شنیدم که در روز امید و بیم +
بدان را به نیکان ببخشد کریم + وقیل الذین آمنوا مبتدا خبره الحقنا بهم وقوله تعالی واتبعتهم
ذریتهم بایمان اعتراض للتعلیل وتنکیره للاشعار بانه یکفی للالحاق المتابعت فی اصل الایمان
قال القشیری تحت قوله تعالی الحقنا بهم لیکمل علیهم سرورهم بان یلحق بهم ذریاتهم فان
الانفراد بالنعمة عن المشتغل به من الاهل والذریة یوجب تنغیص العیش وکذلک



کل من القلب الولی یلاحظ من صدیق و قریب فی ولی و خادم انتهی پس بهر صورت خواه
قوله تعالی والذین امنوا را معطوف نموده شود و بر حور عین خواه ببندد گفته آید مفسرین با تحاشی
خدا ما ورفقا قایل اند و اعمال مرید شیخ تلبیسی انچه بمتابعت اند نیک خواه بد . . . بمقتضای حدیث
مشهور من سن حسنة فله اجره و اجر من عمل بها و من سن سیئة فعلیه وزره و وزر من
عمل بها بجمیعه مثبت - در پله او نهند اما آن اعمال که بغیر متابعت اند پیرهادی مهدی نیست
خارج از مرام اند زیرا که فی الحقیقة نه پیر پیر است و نه دستگیر و نه سبب اعمال مرید و نه مباشر
والله اعلم بالصواب لیکن همین و از نقصان برای هر دو کافی مولانا روم می فرماید مثنوی
گر قبول حق رسد آن مرد راست + دست او در کارها دست خداست + دست ناقص دست
شیطان است و دیو + زانکه اندر دام تکلیف است و ریو + حضرت شیخ برهان الدین برنایتی
از شیخ خود نقل مینماید که می فرمودند که هر که بدین دستهای خود یعنی با دست شیخ فانی مرید میکند
دستهای او در آتش دوزخ سوخته گردد نعوذ بالله منها - باید دانست که بعضی ناظرین بآیة کریمه
ان لا تزر وازرة وزر اخری و ان لیس للانسان الا ما سعی درینمقام مناقشه مینمایند
اقول و بالله التوفیق که در مجمع البحار آورده الوزر الحمل والثقل و یطلق کثیرا علی الاثم لهذا اکثر
مفسرین در تفسیر این آیة وزر را بر اثم محمول نموده و معنی لا تزر لا تاثم نموده و بعضی تفسیر به لا
تحمل کرده و مراد از حمل زیر بار گناه آمدن داشته و این هر دو فریقین حاصل معنی چنین گفته
انه لا یواخذ احد بذنب غیره قال محمد بن ابو بکر الرازی فان قیل کیف الجمع بین الایة
والحدیث المشهور فعلیه وزره و وزر من عمل بها قلنا المراد بالایة وزر لا یکون مضافا
الیها مباشرة او لتسبب لتحقق اضافة الی غیرها علی الکمال اما اذا لم یکن کذلک فهو وزره
من وجه فتزره و قیل معناه لا تزره طوعا کما زعم المشرکون و یقولون اتبعوا سبیلنا و
نحمل خطایاکم والمراد من الحدیث یحمل علیه وزر من عمل بها کرها کما قال الله تعالی و لیحملوا
اوزارهم کاملة یوم القیامة و من اوزار الذین یضلونهم بغیر علم و انچه برای متقین



الحاق رفقا و ذریۃ خواہد بود و اعمال آنها در پلہ متقین خواهند انداخت یعنی کرم تفضل ا
نہ برای از و یکے دیگران را مواخذہ باشد کما قال اللہ تعالی ما التناهم من عملہم من شئ فلا
مناقشۃ بالآیۃ لهذا الالحاق وهو مراد شیخنا و سلطان المشائخ رضی اللہ تعالی عنهما کما لا
یخفی و بعضے مفسرین معنی لا تذر لا تحمل نموده اند یعنی بر مندارد و مراد ازان رفع دراز داشتہ ہر کہ
از کسے بار بر دارد یا ادای حقوق خواه لشفاعۃ میگویند حمل عنه و تحمل عنه چنانچه در دلائل الخیرات
است اللهم ان لی ذنوبا فی ما بینی و بینک و ذنوباً فیما بینی و بین خلقک اللهم ما کان
لک منها فاغفر و ما کان منها لخلقک فتحمل عنی یعنی رفع کن از من یا ادای حقوق آنها و در مجمع
آورده است تحملت علی عثمان ای تشفعت به الیہ پس درینوقت نفی بر داشتن و از منفید
بکافر است چنانچه در تفسیر عرائس آورده است لا تزر لا تحمل نفس وازره ای تقلبہ بالاثم
کا المرضاء بکونها معبوده من دون اللہ و از ثقل معاصی نفس اخری فبثت من اسلوب الکلام
التحمل ای الرفیع فی نفس مومنۃ والا لما کان لنفی حمل الکافر عند القصد الی تفضیح ایاہم
سبلیهم معنی کما استدل العلامۃ فی شرح العقائد علی ثبوت قبول الشفاعۃ بقوله فما تنفعهم
شفاعۃ الشافعین و قال فان اسلوب هذا الکلام یدل علی ثبوت الشفاعۃ المقبولۃ
فی الجملۃ والا لما کان لنفی نفعها عن الکافرین عند القصد الی تقبیح حالهم و تحقیق یأسهم معنی لان
مثل هذا المقام یقتضی ان یوسموا بما یخصهم لا بما یعمهم و غیرهم ولیس المراد ان تعلق الحکم با
لکافر یدل علی نفیه عما عداه حتی یرد علیه انه انما یقوم حجۃ علی من یقول بمفهوم المخالفۃ ۔
انتهی و علی هذا قال مولنا فی الدفتر الثالث من المثنوی ؎ گفت پیغمبر کہ روز رستخیز +
کے گذارم مجرمان اشک ریز + من شفیع عاصیان باشم بجان + تا رہانم شان ز اشکنجہ
گران + عاصیان اہل کبائر را بجہد + وارہانم از عتاب و نقض عہد + صالحان امتم
خود فارغ اند + از شفاعتہای من روز گزند + بلکہ ایشان را شفاعتہا بود + گفت شان
چون حکم نافذ میرود + ہیچ وازر وزر غیرے بر نداشت + من نیم وازر خدایم بر فراشت +



خواجہ ایوب فرمود کہ این بیت مقولہ رسول علیہ السلام است و مولانا حمل واز بر شفاعت حمل
نمود حاصل آنکہ ہیچ صاحب وزر وار غیری بشفاعت نتواند رفع کرد مصرعہ من یتیم وازر
خدایم برفراشت ÷ تا مجرمان را شفیع باشم وزر آنہا رفع نمایم و قول باریتعالی ان لیس
للانسان الا ما سعی نزد محدثین و مفسرین و نیز نزد فقہا منسوخ است و بعضے انسان را
ماسوای امت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مخصوص داشتہ اند قال صاحب المصابیح فی معالم التنزیل
قال ابن عباس ھذا یعنی آیۃ ان لیس للانسان الخ منسوخ الحکم فی ھذہ الشریعۃ بقولہ
تعالی الحقنا بہم ذریاتہم فادخل الابناء الجنۃ بصلاح الآباء و قال عکرمۃ کان ذلک
لقوم ابراھیم و موسیٰ فاما ھذہ الامۃ فلہم ما سعو و ما سعی لہم غیرہم قال الربیع بن
انس ان لیس للانسان الا ما سعی یعنی الکافر فاما المؤمن فلہ ما سعی و ما سعی لہ و ھکذا
آوردہ الزیلعی فی باب الحج عن الغیر و ھکذا آوردہ صاحب التبیان لامعہ روزے
میفرمودند کہ سالک را باید کہ در سفر زاد نہ بردارد تا توکل او پختہ شود و کامل را باید کہ زاد
بردارد لامعہ روزے میفرمودند کہ نشان گرسنگی صادق آنست کہ مگس بر لعاب او نہ نشیند
لامعہ میفرمودند کہ وقت طعام خوردن حاضر باشد و بغفلت نخورد کہ طعام خوردن مثل
تخم افشاندن است ہر چہ تخم خواہد انداخت بار آنچنان خواہد آورد یعنی اگر بغفلت خورد
غفلت بار آرد و اگر بحضور خورد آگاہی و نور ثمرہ خواہد آورد وقت مدخل یا مخرج است و این
ابیات خواندند ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکارند ÷ تا تو نانے بکف آری و
بغفلت نخوری ÷ ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار ÷ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نہ
بری لامعہ روزے میفرمودند کہ آب بعد از طعام بدیر باید خورد و معنی خیر الماء بین الطعامین
آنست کہ یک طعام ہضم شود آنگاہ آب باید خورد یعنی درمیان طعام صبح و شام بخورد لامعہ
میفرمودند کہ اصل سلوک بر این چار امور مبنی است قلۃ الطعام و قلۃ الکلام و قلۃ المنام و قلۃ
الصحبۃ مع الانام لامعہ میفرمودند کہ اصل کار خلوت است اما جملہ نباید کشید کہ درین کار



شهرت است لامعه می فرمودند که صوم لقوع بسیار نباید داشت که موجب عجب میشود بلکه بر صوم معنوی دوام باید نمود لامعه میفرمودند که درین زمان حلال با حرام مخلوط شده بلکه حلال مفقود شده سالک را چاره آنست که دست بطعام نبرد تا گرسنگی غالب نیاید و آنقدر خورد که سد رمق هر چه خورد حلال است لامعه می فرمودند که حق تعالی از کرم و فضل خود بدرویشان از غیب حلال میرساند اگرچه حلال ناپدید گردد لامعه می فرمودند برای درویش بهتر آنست که از کسی وظیفه بلا رنج برسد والا بحیاس بکسب مشغول گردد و باقی اوقات در یاد حق سبحانه مصروف دارد لامعه می فرمودند که در کلام مجید چند جا علی الله رزقها واقع است پس رزق حق سبحانه بر خود لازم فرموده بنده را سعی برای چه درکار است لامعه می فرمودند بول در میدان نه باید کرد شیطان کسی را از پیش می گذراند لامعه روزی از جناب معلی مسئلت نموده شد که در دست بنده اختیار هست در جواب که حق سبحانه و تعالی بصفت اختیار بنوعی و مقداری که خواست در مظاهر عباد ظاهر شده است لامعه روزی عرض نموده شد که وظیفه گاهی فوت میشود فرمودند که فایت را قضا باید نمود که دیگر بار فوت نشود و نیز می فرمودند که اخذ وظیفه ابتدا سهل است و بعد ترک اخذ آن صعب میشود لامعه روزی در تفسیر آیه کریمه ما من دابة فی الارض الا هو آخذ بناصیتها ان ربی علی صراط مستقیم یعنی نیست هیچ یکی از جنبنده مگر آنکه حق سبحانه و تعالی گیرنده است موی پیشانی او بدرستیکه رب من بر راه راست و مستقیم است میفرمودند که چون اخذ بر صراط مستقیم باشد مقرر است که ماخوذ نیز بر همان صراط مستقیم رود زیرا که ماخوذ از طریق انقیاد چگونه انحراف گیرد فرمودند که این صراط مستقیم اسمایی است یعنی آنچه مقتضای الهی باشد از جلال یا جمال برای آن اسم صراط مستقیم است مثلا صراط مستقیم اسم هادی طریق هدایت است و برای اسم مضل طریق غوایت و ضلالت صراط مستقیم است و آنکه در سورت فاتحه مسطور است اهدنا الصراط المستقیم صراط مستقیم انبیا است صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین آمین لامعه روزی این کلام فرمودند سجل مبشر لاجل ما خلق.



مصرعه هر کسی را بهر کاری ساختند + میل او در خاطرش انگاشتند لامعه روزی در
بیان معنی کلام من تحقق بسر التکوین فلا خوف علیهم ولا رجاء له چنین فرمودند که هر کرا
صفات بشریه بصفات الهیه متبدل شود و صفت تکوین او را حاصل گردد برو خوف و رجا نباشد
زیرا که میداند هر چه هست از منست لامعه روزے میفرمودند که آوردن تخت بلقیس پیش حضرت
سلیمان علی نبینا و علیه السلام در یک طرفة العین باین صورت بود که در انجا اعدام تخت نمودند و
پیش حضرت سلیمان ع ایجاد مثل او ساختند لهذا حضرت بلقیس گفت کانه هو لامعه روزی میفرمودند
که عالم میداند که چون کسی را قرب الهی حاصل شد آنکس هر چه میخواهد میکند و نمیدانند که در قرب انکسار
است و عدم خواهش و خلایق میدانند که بدست ما فقرا چیزے نیست و نمیدانند الامر یومئذ
لله - لامعه وقتی از اهل حکام بسیار امور نامناسب در حق سلطان الاولیاء صدور یافت و همه
غلامان حاضرین بخود خون جگر می خوردند از آنها مردی جری مولوی خدا بخش نام روزی
از جوش و صدق دل پیش حضرت سلطان الاولیاء آمده هر دو دست از تاسف بر سر و ران
خود زد و عرض نمود که این قدر حوصله کدام موقع دارد و عملهای پیران برای کدام روز نهاده شدند
اگر خود بدولت نمیکنند ما را اجازت دهند که عمل بخوانیم و کار بے ادبانه ساخته کنیم حضرت
سلطان الاولیاء بتلافی و خنده پیشانی آن بزرگ را معذرت فرمودند چون آن بزرگ از
حضور برخاست باین غلام کاتب الحروف آهسته فرمودند اگر ازین امور تنگ شویم و عمل نمایم
پس مسئله وحدت برای چه پخته کرده بودیم لامعه روزے فاضلے متبحر در حضور حضرت قبله سلطان
الاولیاء سوال کرد که مسئله مقرر است که علم تابع معلوم باشد علم ازلی چگونه تابع معلوم باشد
فرمودند که باعتبار آنکه جمله معلومات شیون ذاتیه حق اند بر صفت علم تقدم ذاتی دارند بهمین اعتبار
تابعیت علم ازلی برای معلومات میشود لامعه روزی در حق غلام کاتب الحروف از راه غریب نوازی
این کلام فرمودند ترا حق تعالی همیشه خوش خواهد داشت الحمد لله علی ذلک و ختمت بذلک
وارجو من الله تعالی حسن الخاتمة بجاله ونصلی علی محمد و آله + **خاتمه در بیان**

اعراس متبرکہ بدانکہ حضرت مظہر اللہ الصمد حضرت شیخ محمد رضی اللہ تعالی عنہ در آداب الطالبین آوردہ است بدان ای طالب حق وای عزیز وای محبوب باید کہ رعایت اعراس اولیاء اللہ کنی تا امداد ایشان شود و ترا استعدادی بر کار نیک حق تعالی بطفیل ایشان دہد و بکرم خود در دارین بہ آبرو باشی و فرمودہ است صاحب مجموعہ روایات اذا اراد ان یتخذ الولیمۃ فیتخذ بادراک یوم موتہ و یحتاط فی السّاعۃ التی نقل روحہ فیہا لان ارواح الموتی یاتون فی ایام الاعراس فی کل عام فی ذلک الموضع فی تلک الساعۃ فینبغی ان یطعم الطعام والشراب فی تلک الساعۃ فان بذلک یفرح ارواحہم وان فیہ تاثیراً بلیغاً و اذا ارد شیئاً من الماکولات والمشروبات یفرحون و یدعون لہم والاولی ان یعلم انتہی پس اگر طالب را دران محل کہ مزار است رفتن دشوار شود بدشواری رفتن حاجت نیست ہر جا کہ باشد چیزے علی قدر الامکان دران ساعت کند و اگر آن ساعت معلوم نباشد پس اگر در روز روح نقل شدہ باشد در روز کند اگر در شب نقل شدہ باشد در شب کند حضرت صاحب دراز گیسو عرس حضرت قطب الاقطاب در شب ہژدہم ماہ رمضان المبارک بسیار خرچ کردے چہ نقل روح ایشان در شب بود و در روز ہم کردے و اگر بالیقین روز معلوم است و نہ شب پس در روز کند و در شب ہم چیزے کند و باید دانست کہ اول شب قبر نیز حکم خرچ کردن دارد و بدانکہ اگر روز و شب یقیناً معلوم نباشد پس در ماہ کند و اگر ماہ ہم معلوم نباشد باید کہ در سال کند خصوصاً در ماہ رجب در لیلۃ الرغائب یا روز آن کند بدانکہ اگر کسے در لیلۃ الرغائب یا یوم آن بقدر امکان بلا حرج بہ ارواح جمیع انبیاء و اولیاء و اہل ایمان خرچ طعام کند زہی سعادت آن شخص ہمہ در مددی شوند و اگر کسے فقیر باشد باید کہ آنچہ در خانہ خود پختہ باشد بروح ایشان نیت کند و باہل و عیال بخورد و اگر آن نیز فاتحہ باشد از فاتحہ فراموش نہ کند بدان ای طالب حق سبحانہ و تعالی مسترشدان کاملان و مریدان صادقان و معتقدان و اتقان را باید کہ بہ ارواح پیران خویش و شیخان خود و مرشدان خود طعام بر حسب قدرۃ بلا حرج



اکرام کنند و اگر تمام اعراس کردن دشوار شود رعایة بعضے اعراس کنند تا ببرکت ایشان فتوحات و نعمات دارین مزید گردد و عمر و مال ایشان بیفزاید و بمراد خود رسند محتاج هیچ مخلوق نگردند و عزت و دولت بسیار باشد و عاقبت ببرکت نظر ایشان المرء مع من احب خیر گردد انشاء الله تبارک و تعالی و آنچه به تجربه و معائنه رسیده که توفیق نمی باشد برین کار مگر کسی را که صاحب دولت باشد در هردو سرای بدانکه در رعایت کردن اعراس اگر اذن از شیخ گیرد صوتاً یا معناً افضل است و بهتر است و ما توفیقی الا بالله و السلام علی من اتبع الهدی + تمت و تمام شد

تکمله شریف سیر الاولیا من تصنیف آن معدن عشق و جذبات الهی مخزن غلبات شوق اسرار نامتناهی آن بادشاه عالم حقیقة اولیا و نامدار مقتدای اولیاء روزگار پیشوای صلحای عالی مقدار خواجه خواجگان باقی بالله از خود فانی شیخ المشائخ مظهر الله الصمد مولانا غریب نواز حضرت خواجه گل محمد صاحب معروف کرخی چشتی احمدپوری رضی الله تعالی عنه —— و برخے از حالات کرامات آن غریب نواز حضور حضرت صاحب قبله احمدپوری این فقیر خاکراه دردمندان محمد نجم الدین سجاده نشین خانقاه شریف حضور ممدوح تحریر میسازد نقل است از حکیم غلام سرور صاحب ملتانی که مرید حضرت خواجه غریب نواز است که من در ایام در احمدپور شرقیه ریاست بهاولپور در مدرسه عربی حضور تحصیل علم میکردم و نان از لنگر میخوردم که با بدان دو صد نفر فقیر و مهمان و طلاب از لنگر نان میخوردند یکے روز در حضور حضرت صاحب موصوف مشرف بودم که مسمی بهادر و غیره قوالان حضرت شیخ المشائخ خواجه محمد سلیمان صاحب تونسوی مشرف بحضور شدند که همیشه سال بسال جمیع قوالان صاحبان سلسله برای گرفتن معمول بحضور می آمدند خواجه غریب نواز فرمود که امروز روز عرس از پیران طریقت ماست شاید حضرت قبله عالم خواجه غریب نواز اجمیری یا دهلوی رضی الله عنهما باشد که همیشه عرس جمیع صاحبان هر سلسله میفرمودند مجلس بکنید قوالان عرض کردند که حاضر آخر در کوٹهه که بر دیوڑهی است و همیشه حضور وظیفه نیز در آن می فرمودند مجلس آغاز شد چند اشخاص معدود خاصه در مجلس کردند پس دروازه ها بند کنانیدند در مجلس خاصه مذکور یکے من بودم و حضرت میان صاحب میان محمد شریف صاحب شادنوی

تتمه بیان حالات مصنف



که از خلفای کبار حضور بودند و میان محمد یعقوب خان مرحوم وزیر ریاست که مرید و منسلک
بغلامان حضور بود و دیگر دو سه شخص وظیفه خوان و حقائق آگاه و خادمان حضور بودند
حضرت صاحب قبله را وجد شد مگر نهایت بغلبه عشق اوّل برخاستند بعده بمجرد نشستن بر
فرش مجلس استراحت فرمودند تا دیر پس کسی شخص که شناخت نبض داشت نبض را دیده که حس و
حرکت نبض گم شد آن شخص وزیر و حاضرین را گفت که وصال حضرت صاحب قبله گردیده که نبض را
هرگز تحرک نیست جمیع حاضرین مجلس و خدام حیران گردیدند که این چه شد آخر منجمله حاضرین یکی
حقائق و معارف آگاه که صاحب حال بود گفت که وصال نگردیده در وجد اند و در مرتبه فنا
فی الله و بقاء بالله و قوالان غزل هذا جاری دارند بعد دیر حضور ممدوح در وجد برخاسته
پیراهن مبارک که گریبان از پیش بود از درمیان پیراهن کشیدند از جسد مبارک که آن وقت
محض سوز بود پیراهن بیرون آمد بلا انشگاف وغیره که مقام فنا فی الله بود چنانچه کسی شخص از حضرت
صاحب سلطان الاولیاء خواجه محمد عاقل صاحب پرسیدند که فنا فی الله بچه طور میباشد حضور
ممدوح سلاری بر خود کرده نشسته بودند از جسد اشرف کشیدند بیرون آمد سبحان الله سبحان الله
سبحان الله آخر وزیر مرحوم قوالان را گفته که این پیراهن که حضرت صاحب قبله احمد نوری شیخ با برا
عطا فرموده مرا بدهند و هشتاد روپیه بگیرند میان بهادر قوال مذکور گفته که نمیدهم که در این چنین
حالت کسی پارچه از کسے صاحب حال مرا حاصل نشده من فرزند خود را نصیحت خواهم کرد که بوقت فوت
شدن من بر کفن این پیراهن خواهی داد هر چند که وزیر صاحب موصوف آرزو کرد قوال پیراهن مبارک
نداد **نقل** است از حکیم صاحب موصوف که مریدان حضور در ملتان شریف بسیار بودند و
مکانات بزرگان اسلاف حضور نیز در ملتان بودند که موجود اند اکثر سال بسال در ملتان شریف
تشریف فرما می شدند یکبار که رونق بخش ملتان شدند و جمیع غلامان و مریدان برای زیارت
آمدند یکی شخص میان غلام محی الدین نام که مرید حضور بود و حضور را نیز بروی شفقت کمال بود
برای زیارت آمد بمجرد نشستن عرض کرد که یا حضرت اگر حضور در نیجهان دستگیری نفرموده در ان

جهان چه دستگیری خواهند فرمود عیال من کثیر گردیده از گذران تنگ ام مرا کیمیا عطا شود حضور فرمود
که من کیمیا گر ام که کیمیا بدهم من فقیرم الله الله میسازم شما نیز الله الله بکنید و بجوش فرمودند که نظر فقیران
کیمیا است نظر اقدس بر کلوخ وغیره که بر زمین افتاده بود فرمودند آن کلوخ طلا شد بمجرد طلا شدن
میان غلام محی الدین مذکور گفتند که این را برخاسته بازار بروم و فروخته بیایم حضور آن کلوخ طلائی را گرفته
بر زمین افگندند همان طور کلوخ شد او را فرمودند که این حرام است کیمیا چه میکنی همین وظیفه خوان
انشخص حسب الارشاد وظیفه آغاز کرد حکیم مذکور میگوید که نامبرده در اندک مدت مالدار و توانگر شد
نقل است از منشی غلام رسول صاحب شدانوی که حضور حضرت صاحب قبله احمد پوری بر
عرس پیر خود حضرت سلطان الاولیاء خواجه محمد عاقل صاحب قبله رضی الله عنه در کوٹ مٹھن
شریف تشریف آوردند قوالان غزل آغاز کرد بر همین بیت حضور احمد پوری را وجد شد +
بیت - جمال یار چون خورشید تابان + ز جیب جان سر ستان برآمد + از پس حضور
ممدوح صاحبزاده صاحب الیشان حضور حضرت فیض رسان مولانا خواجه محمود بخش صاحب
علیه الرحمة استاده بودند نزد او شان قریب و شه صدر و بیه در چادر ملفوف بود از صاحبزاده
صاحب ممدوح یکبارگی گرفته قوالان را عطا فرمودند این چنین در مجلس جوش شد که همگی عالم
حاضر همه بیهوش و در گریه بودند نزد هر کس کسی چیز نقد یا پارچه جات بودند تصدق حضور
کرده قوالان را دادند عجب ذوق و شوق بود سبحان الله سبحان الله + **نقل** است
که در کوٹله موسی خان علاقه احمد پور برای لنگر حضور حضرت صاحب قبله احمد پوری از سرکار منهائی
و تخفیف بهاولی مقرر بود مزارعان اقوام آهنگر که از غلامان حضور بودند بحضور عالی عرض ساختند
که یک فصلی پیداوار این زمین بسبب نبودن چاه میشود و قریب کسی چاه نیست که مخلوق آبنوشی
سازد اگر فی سبیل الله ارشاد چاه شود افضل است که مخلوق آبنوشی خواهند کرد و پیداواری
دو فصلی خواهد شد حضور انور کسے غلام را ارشاد داد و خود بدولت جانب ملتان شریف حسب
معمول تیاری فرمودند شاید آن سال برای زیارت حضرت خواجه غریب نواز اجمیر شریف

وغیرہ مقامات متبرکہ پیران خود رفتند بوقت واپسی از ملتان براہ جلال پور در کوٹلہ مذکور بر چاہ
رونق بخش شدند چاہ تیار بود مزار عان قابو بن شدہ عرض کردند کہ حضور غور فرمودہ ارشاد
تیاری چاہ فرمودند مگر آب چاہ نہایت تلخ و خراب برآمدہ حضرت صاحب موصوف فرمودہ کہ بہ
ملاحظہ کردہ شود بر چاہ مذکور قدم مبارک فرمودند و ارشاد شد کہ آب از چاہ بکشند کشیدند حضور
ممدوح قدری آب مذکور در دہن کردہ در چاہ انداختند بمجرد انداختن آب مذکور آب چاہ
این چنین شیرین شد کہ کسی چاہ در کوٹلہ این چنین شیرین و عمدہ نیست و تا حال برابر استادہ
گاہی شکست ریخت نہ گردیدہ و تا ہنوز در ملکیت ما یان است **نقل است** کہ میان صاحب
حضرت خواجہ غوث بخش صاحب شدانوی کہ در ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ برای زیارت و ادای
منوتی صاحبزادہ میان عبد اللہ صاحب والد حضرت میان صاحب میان ہوت صاحب بہ
خانقاہ شریف حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری آمدند و استادی صاحب مولوی نظام الدین
صاحب مدرس عربی احمد پور نیز ہمرای زیارت آمدہ بیان کردند کہ در ملفوظ حضرت میانصاحب
قبلہ تونسوی دیدہ ام کہ کسی شخص نقل می کند کہ از حضرت صاحب قبلہ تونسوی شنیدہ بودم واللہ
اعلم کہ حضرت صاحب موصوف چہ فرمودہ و این شخص چہ فہمیدہ کہ میان یعقوب محمد مرحوم
وزیر کہ مرید حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری رضی اللہ عنہ بود بوقت فوت شدن ایمان نبرد
در حیرتم بربن بیان حضرت میانصاحب قبلہ شدانوی فرمودند من حکایت بکنم بعد وصال
حضرتصاحب قبلہ احمد پوری ہمیشہ وزیر مذکور با صاحبزادگان حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری
برابر نیاز داشتہ و خرچ لنگر و عرس مبارک بیحد میکرد الا کسے سید صاحب مسمی محمد شاہ سکنہ
علاقہ لاہور پنجاب در ینجا نزد وزیر مذکور آمدہ متوقف شد چونکہ سید صاحب مذکور موسوم
بشیعہ بود بسبب صحبت او راغب بمذہب او شد و بالکلیہ مذہب تبدیل نہ کردہ بسبب استماع
این خبر حضرت صاحب من خواجہ تاج محمود صاحب قبلہ رضی اللہ عنہ کسے شخص کہ مرید حضرت
صاحب قبلہ ممدوح رشتہ دار و آشنا وزیر بود بطرف میان یعقوب محمد وزیر مرحوم



فرستادند که از جانب من سلام بده و بگو که شما پیر برادر اینجانب و غلام حضرت صاحب من خواجه
غریب نواز قبله احمد پوری است باید که از مذهب دیگر باز آ ورنه عنقریب هلاک خواهی شد
شخص مذکور حسب الارشاد نزد وزیر مرحوم آمده و پیغام داد دو بار گفت وزیر مذکور خاموش
ماند سویم بار گفت که جواب نمیدهی وزیر جواب داد که از طرف فدوی بحضور نیاز بندگیات
بده و عرض کن که من غلام حضور و حضرت صاحب قبله احمد پوری ام نگر منشای حضور است که
اگر مرا از کسی نفع نرسد نرسد آن شخص بمجرد جواب سوار شده بحضور حضرت صاحب خواجه تاج محمود
صاحب قبله رسیده عرض کرد حضور ممدوح بمجرد شنیدن اینجواب بجوش آمدند و خاموش شدند
بعد دو سه روز باستماع آمده که وزیر را نواب صاحب بهادر ثالث بالخیر مرحوم مقید کرده حضور
ممدوح شنیده تیاری کردند و فرمودند که وزیر پیر برادر منست نزد خانصاحب میروم و او را
میرهانم در راه بودند که خبر شنیدند که وزیر شهید شد پس رفتند درین اثنا کسی شخص
مولوی سکنه علاقه چاچران شریف که مرید حضور موصوف و وظیفه خوان و صوفی بود این
خبر شنیده حیران شد و بسیار گریست که وزیر با درویشان و بزرگان این چنین نیاز
میداشت و بیعت صحیح و غلام حضور قبله عالم حضرت صاحب احمد پوری بود و وظیفه خوان
و شب بیدار بود این چنین حال او شد در خواب رفت دید که وقت صبح است ملا اذان داده
و من یعنی مولوی مذکور هم وضو کرده در مسجد شریف برای خواندن نماز صبح رفتم دیدم که میان
یعقوب محمد وزیر مرحوم سوار شده مع چار پنج صد آدمی سوار آمده دران مسجد شریف نماز
خوانده و باز همان طور سوار شده رفت از ملای مسجد مذکور پرسیدم که فلان وزیر است او گفت
که بلی من امام این مسجد ام که این مسجد شریف همین وزیر بنا کرده و همیشه پس من نماز می خواند
از خواب بیدار شدم بوقت صبح از خورسندی جلدی بحضور پیر خود خواجه تاج محمود صاحب
آمدم مرا که از دور دیده فرمودند حوصله حوصله قدمبوس شده نشستم فرمودند که شما چرا گریه
میکردید و چه خیال شما را بود چونکه یعقوب محمد مرید حضرت صاحب قبله من احمد پوری بود

چنانچہ در پنجاب بہ تعظیم و تکریم بود آنجا ہم این طور است۔ الحال و بعدی۔ حضرت میانصاحب
خواجہ غوث بخش صاحب شدانوی روی مبارک جانب این فقیر خاکراه دردمندان محمد
نجم الدین معروفی کرخی چشتی احمدپوری و مولویصاحب مدرس عربی وغیرہ حاضرین و اخوی
صاحب مولوی دین محمد صاحب علیہ الرحمۃ و حضرت مولوی محمد سیف الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ فرمودند کہ صورت حال این چنین است ہر کس گذارش کردہ کہ بجا است کہ وزیر گور
شہید و صابر و وظیفہ خوان و بیعت بشیخ کامل میداشت و دستور وزیر موصوف ہمیشہ این طور
بود کہ یومیہ بر دربار حضور غریب نواز قبلہ احمدپوری آمدہ پنجروپیہ و دو کونڈے شیرینی نذر حضرت
ابی امجدی شیخ المشائخ مولانا خواجہ محمد نظام الدین صاحب و حضرت عمو یصاحب مولانا حاجی
محمد نصیر بخش صاحب کہ خوردسال بودند در خانقاہ مبارک میرفتند دادہ زیارت حضرت
صاحبزادہ صاحبان غریب نواز شیخ المشائخ مولانا خواجہ محمود بخش صاحب و خواجہ
محمد بخش صاحب کردہ بعدہ در کچہری میرفت و نیز حضرت میانصاحب قبلہ شدانوی فرمودہ
کہ حضرت صاحب قبلہ من خواجہ تاج محمود صاحب کہ ہمیشہ برای زیارت حضور حضرتصاحب
قبلہ احمدپوری و بر عرس در احمدپور تشریف می آوردند قریب کوٹھی فرنگی کہ بفاصلہ میل و دو میل
است از سواری زیر آمدہ پاپیادہ تا شہر می آمدند ہر گاہ در شہر تشریف فرما میشدند پای
برہنہ تا خانقاہ شریف آمدہ چند یوم بعضے چہل یوم توقف می فرمودند پای برہنہ می ماندند
حضرت خانصاحبان والی ریاست کہ استدعا قدم مبارک تا دیرہ میکردند میفرمودند کہ
ہر گاہ از حضور رخصت خواہم شد در دیرہ خواہم آمد تا آنکہ چند بار خانصاحبان بر خانقاہ مبارک
می آمدند و گذارش میکردند حضرت میانصاحب موصوف بروز روانگی مخفی روانہ چاچران شریف
وغیرہ میشدند ہرگز نمی رفتند و میفرمودند کہ رفتن نزد اہل دنیا نامناسب است کرامات و
خوارق عادات حضور حضرت صاحب قبلہ احمدپوری و حضرت خواجہ تاج محمود صاحب
رضی اللہ عنہما اظہر من الشمس اند حاجت تحریر نیست اللہم نور قلوبنا بنور معرفتک نقل است

از حضرت عمو لصاحب حاجی محمد نصیر بخش صاحب قبلہ نبیرہ حضور حضرت صاحب قبلہ عالم غریب نواز
احمد پوری کہ یکبار حضرت صاحب خواجہ تاج محمود صاحب قبلہ بر عرس خواجہ غریب نواز
احمد پوری قدس سرہا بسبب ہیچ طبع وغیرہ شغل نیامدند بر دیگر عرس تشریف آوردند حضرت
مولانا خواجہ محمود بخش صاحب صاحبزادہ کلان حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری بخدمت
حضرت صاحب ممدوح گذارش کرد کہ بر عرس سابقہ تشریف نیاوردند جمیع مخلوق خلایق
زیارت ماندند وخصوص در مجلس بحجز شیخ رونق نمیشود حضرت صاحب ممدوح فرمودہ کہ چہ
شدہ کہ من نیامدم اینجانب غلام حضرت صاحب قبلہ احمد پوری است این دربار آنچنان
است کہ رونق مجلس وغیرہ تا قیامت خواہد ماند ویکے روز آن خواہد شد کہ عقدہ کشائی
و آستان بوسی جمیع خلایق اینجا خواہد شد کسی از شان حضرت قبلہ من چہ خبر است کہ خاتم
الاولیاء اند خیال شد فرمایند اینجانب موجب معمول ہمیشہ برای زیارت و بر عرس می آید و
خواہد آمد **نقل است** از حضرت مولوی صاحب فیاضی مولانا مولوی محمد حامد صاحب
شدانوی کہ در ابتدا از حضرت میانصاحب میان محمد شریف صاحب قبلہ شدانوی خلیفہ
حضرت خواجہ غریب نواز احمد پوری مجاہدہ وغیرہ بر خانقاہ شریف حضرت صاحب قبلہ
عالم در کوٹ مٹھن شریف میبودند کہ بیعت ایشان نیز با حضرت صاحب سلطان الاولیاء
قبلہ عالم خواجہ محمد عاقل صاحب بود یکبار حضرت خواجہ تاج محمود صاحب رضی اللہ تعالیٰ
عنہم برای زیارت جد امجد خویش بر خانقاہ مبارک در کوٹ مٹھن شریف رفتند میان
صاحب شدانوی موصوف بر حوض نشستہ بودند ایشان آن را دیدہ فرمودند میانصاحب
اگر کسے خیال فیض وغیرہ است در جناب حضرت صاحب قبلہ من در احمد پور شریف بروند
میانصاحب موصوف بمجرد ارشاد در احمد پور بحضور آمدند و متوقف شدند بکرم ایزدی
فیض یاب و مجاز شدند یکبار حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری و حضرت میانصاحب
میان محمد شریف صاحب شدانوی و حضرت مولانا خواجہ تاج محمود صاحب قبلہ

یعنی حضرت خواجہ تاج محمود صاحب

میانصاحب میان محمد شریف صاحب

نزد مسعود نجم

هر سه صاحبان بر عرس مبارک در کوٹ شریف آمدند بوقت والپسی میان صاحب شاد انوی
بحضور حضرت صاحب قبله احمدپوری عرض کرد که بازو من سپرد حضرت خواجه تاج محمود
صاحب کرده بروند حضور احمدپوری فرمود از دست خواجه تاج محمود صاحب بگرفته
بدست میان صاحب شاد انوی دادند او شان دست خواجه صاحب گرفته بر سر و چشم نهاده از ان
روز حسب الارشاد حضرت صاحب قبله احمدپوری خواجه صاحب نیاز با میان صاحب شاد انوی
پیدا میداشتند که فرمود شیخ خود حضور حضرت صاحب قبله عالم احمدپوری بود سبحان الله
سبحان الله فیما بین چه اتحاد بود ❊ سلسله شریفا چشتیه بهشتیه

بسم الله الرحمن الرحیم

ای که از کنج خفی در عین اظهار آمدی ‌‌ با همه اسمای حسنی خود نمودار آمدی
کردی از اطلاق خود در نقطهٔ وحدت ظهور ‌‌ در لباس میم احمد شاه مختار آمدی
حسن مجمل را چو از اعیان مفصل ساختی ‌‌ کسوت شیر خدا پوشیده کرار آمدی
از تجلای جمال خود حسن بصری شدی ‌‌ همچو عبد الواحد واحد به اطوار آمدی
از ظهور فیض خود گشتی مسمی با فضیل ‌‌ بر سریر بلخ سلطان جهاندار آمدی
گه سدید الدین شدی عشق از راه سداد ‌‌ گه امین الدین امین راز دلدار آمدی
کسوت ممشاد پوشیدی بصد شان علو ‌‌ شام بو اسحاق را چون صبح انوار آمدی
خود ابدال احمد شدی ای قدوهٔ دنیا و دین ‌‌ ناصر حق بو محمد بخت بیدار آمدی
گاه بو یوسف شدی گاه مودود جهان ‌‌ با چنان نقد تلبس گرم بازار آمدی
در طواف کعبه معنی شدی حاجی شریف ‌‌ همچو عثمان مقتدای حزب ابرار آمدی
از برای هر مستعین کردی معین الدین لقب ‌‌ رحمت اهل جهان خورشید انوار آمدی
مرکز عالم گرفتی در محیط فیض خود ‌‌ عین قطب الدین شده بر عرش طیار آمدی
از کمال انوار فیض خود فرید الدین شدی ‌‌ صد هزاران تلخکامان را شکربار آمدی



همچو محبوب الهی با هزاران عز و ناز
کردی از رخسار خود روشن چراغ دهلی
در شبستان و عالم خود سراج الدین شدی
کسوت محمود را چون کرده گشتی جلوه گر
با همه خُلق و حُسن مثل حسن کردی ظهور
از پی احیاء دلها کرده یحیی لقب
بر سر کوه طور دل مثل کلیم الله شدی
خود نظام الدین تو ئی اورنگ زیب معرفت
بسکه از فقرا تم کردی لقب فخر جهان
جلوهٔ نور محمد کردی از ملک وجود +
بعد ازان قاضی شدی بر مسند دین نبی
گردهٔ هم نام خود سلطان محمود از کرم
گل محمد از نسیم فیض خود بشگفته
ای شریف از جمله پس ماندی نهان در کنج
بر سپهر حسن تو تو تاج محمود است مهر
حافظ فضل علی کان مظهر آیات نشست

از نظام اندر جهان سلطان سیالا آمدی
در کمال از علم علامه گهر بار آمدی
همچو علم الحق بعلم دین خبردار آمدی
خود جمال الدین با حسن رخسار آمدی
وه که چون شیخ محمد خوب کردار آمدی
قطب وار اندر مدینه مرکز اسرار آمدی
در تماشای تجلی محو دیدار آمدی
در نظام سلسله چون دُرّ شهوار آمدی
آشکار از رحمت عالم پدیدار آمدی
وه که در شهر شهود این موج انوار آمدی
چون محمد عاقل اندر شرع مختار آمدی
وه که با این بادشاهی بنده بردار آمدی
تازه در بازار احمد نور زرنگار آمدی
آخر اندر شهر شیدائی باظهار آمدی
عاشقان از روی خود را پرده بردار آمدی
خود لوئی تا در سکهائی واله هوشیار آمدی

الهی بکربت و غربت خاکراه دردمندان غوث بخش و حامد عاقبت برادر ایشان میان صاحب میان محمد نجم الدین بخیر گردان + تاریخ تولد و وصال حضور حضرت صاحب قبله احمد نور رضی

سنینش تولد فیض رزاق
ایضاً مولوی و عالم علم علی
آن گلستان محمد چون گنج

وصالش دان تو منظور الهی +
منظهر اسرار خفی و جلی
زیر زمین شد به بیبی خوش دلی

ایضاً

سالها شد تشنه لبم یک جرعه بر نام خود +
ساقی من باده پیما مست سرشار آمدی +



ماه وچو فرش زکمال ظهور
وقت صبحی شد بمکان علی
فکر نمودم پی تاریخ آن
گفت بفردوس خرامید ولی ۱۲۴۳ھ
لفظ تاریخ وصل او هاتف
ماه محرم از جهان جدا شد ۱۲۴۳ھ

بر فلک غیب شده منجلی
آه کزین نائله واقعه
کرده ز دست کرمش سائلی
ایضاً مولوی شیخ گل محمد پیر
گفت مغفور ز حساب و جواب ۱۲۴۳ھ
ایضاً وصل بالذات بغیر حجب بود ۱۲۴۳ھ

یوم الجمعه ز محرم نهم
گشته زغم همه جهان ممتلی
هاتفم از سال وصالش زغیب
کرد در رفتن بهشت شتاب
ایضاً باسن اوّل مهر وزه جمعه

ایضاً تاریخ تعمیر روضه مبارک جدید حضور ممدوح رضی الله تعالی عنه - از تصنیف مولوی صاحب مولوی عبدالرحمن صاحب
مرحوم سابق مدرس عربی خیرپور

گل محمد خواجه مولانا که بود
گشت در فردوس مغفور اله
بانیش شد مولوی نصیر بخش
شد برای اجر مزدور اله

از کمال زهد منظور اله
بود چون او مظهر انوار حق
زین سعادت گشت مامور اله
از سر بهجت پی تاریخ آن

کرد چون از دار دنیا انتقال
روضه اش هم مظهر نور اله
مولوی نجم دین هم سعی کرد
گفت هاتف روضهٔ نور اله ۱۳۰۵ھ

ایضاً تاریخ وصال حضرت شیخ المشایخ مولانا خواجه محمود بخش صاحب صاحبزاده کلان حضور حضرت صاحب قبله احمدپوری رضی الله تعالی عنهما از تصنیف مولوی صاحب مولوی محمد ادریس سکنه اوچ متبرک علاقه احمدپور شرقیه ریاست بهاولپور بوقت صبح و مزار پر انوار در روضه مبارک حضور ممدوح است ۞

مسکنش بود شهر احمدپور
برگزیده ترین از ابرار
بر سر شاخسار سدره نشست
فکر کردم پی بدیده دوچار
یا الٰهی طفیل ختم رسل

چونکه محمود بخش معروفی
کوست شرقیه اشهر الدیار
روز جمعه به بستم رمضان ۲۰
آشیانه گزیده وارفتار
همدران فکر بودم و ناگاه
ابر رحمت بروح پاکش بار

کرچی و چشتی بود نیکوکار
عالم باعمل خجسته سیر
طائر روح او شده طیار
بهر تاریخ وصل آن عارف
گفت هاتف بگو خجسته کار ۱۲۸۹ھ
بنده ادریس هر صباح و مسا



بر روانش کند درود نثار ❊ **ایضاً** تاریخ حضرت مولانا شیخ المشایخ خواجہ محمد بخش صاحب صاحبزادہ خورد حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری رضی اللہ تعالی عنہما و مزار پر انوار ایشان در ملتان قریب روضہ مبارک حضرت غوث بہاؤ الدین ذکریا رضہ است ❊

چون محمد بخش نیکو خوش لقا
رخت ہستی بست زین دار فنا
ہر دم از ما صد درود از جانِ ما
حرمت آن سید خیر الورا
بود عالم باعمل فرخندہ رای
بہر سال وصل آن ادریس را
بر روانش باد تا یوم الجزا
از ربیع اولین نوزدہ و یک
اختری نیکو ز ہاتف شد ندا ۱۲۹۷ھ
خاتمہ نیکو شود ادریس را

ایضاً تاریخ وصال حضرت ابوی صاحب قبلہ مولانا شیخ باصفا خواجہ محمد نظام الدین صاحب صاحبزادہ کلان حضور حضرت مولانا خواجہ محمود بخش صاحب رضی اللہ عنہما بوقت مغرب و مزار پر انوار ایشان نیز در احاطہ خانقاہ شریف حضور ممدوح است

زہی خجستہ بخلق نکو چو مہر اشہر نظام دین نام
شب آدینہ نہم محرم بوقت شام الیقین بدانی
بروز جمعہ چو گنجے از نظر بگشت مدفون بحکم یزدان
بفکر دو شینہ پا فشردہ نہادہ دیدہ بدیدہ بر ہم
چو چشم بگشاد بندہ احمد بسینہ اندوہ گشتہ خاطر
ندیدہ آفاق مثل او را کسی بوصف نیکو کمالش
ز دار فانی بدار باقی نمود وحشی چو رخش عالیش
ہمہ عزیزانش اشک ریزان ز ہجر ہجران نمود تابش
بسال وصل آن خجستہ پیکر کہ بود نیکو جمیع خصالش
بفرق آہی خجستہ ۱۲۹۹ھ دیدار گشت ظاہر سن وصالش

ایضاً تاریخ وصال حضرت عمو صاحب مولانا میان اللہ یار صاحب صاحبزادہ خورد حضرت مولانا خواجہ محمود بخش صاحب رضی اللہ عنہما بوقت ظہر مزار ایشان نیز در احاطہ خانقاہ شریف حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری است ❊

مولوی اللہ یار آن خوش خو
خندہ پیشانی بود و نادر گو
بیست ششم ربیع آخر بود
گفت ہاتف بگو غریب نکو ❊ ۱۲۸۹ھ
نوجوان خوش زبان نیکو رو
طائر روح او باوج فلک
قرب حق را گزید از دل او
عالم و خوش لقا فرشتہ صفات
رفت و با حور گشت ہم زانو
سال وصلش چو فکر کرد ادریس

ایضاً تاریخ وصال اخوی صاحب حضرت مولوی دین محمد صاحب



علیه الرحمة مزار ایشان اندر روضه مبارک حضور حضرت صاحب قبله احمدپوری رضی الله
عنها است بروز جمعه بوقت ظهر

جمادی الآخرین را بود و هفتم
درآوردند حور النقی در آغوش
بیا آدر پیغامش با بخش زین لبس
صدای مرگت آید نیز در گوش

دریغا دین محمد قاضی با هوش
ز جام قرب حق شد مست مدهوش
ز درد و فرقت آن شیخ محضر
در و دیش خوان آباد و ناله بخروش
ز سال هجرتش چون جست او لیس

برادر نیکمردان جست و با هوش
درون روضهٔ اجداد خود خفت
برآمد از جهان صد آه پر جوش
بخواهی شربت فرقت چشیدن
ندا ایش گشت از هاتف با آغوش

ایضاً قطعه تاریخ وصال حضرت حاجی

الحرمین الشریفین مولانا مولوی محمد نصیر بخش صاحب علیه الرحمة والغفران سابق وکیل سرکار
ریاست بهاولپور هو الحی و لا یموت

چو بر تارک بخش بخشی کلاه
ز ذی قعده عشرون احدی گذشته
بشد مدفنش او لا ابتکا نیز
که ساکن بدروازه احمد پور فقیر

زهی مولوی معنوی بی نظیر
ز لفظ نصیر آنکه اسمش نصیر
اجل گیلاندش طناب امل
وز آن پس بروضه که جدش کبیر
بجنت خرامید گفتا سروش

بصورت منور بمعنی چو پیر
بهنگام مغرب بروز اربعه
سفر کرد زین عالم دلپذیر
بتربت احمد پوره آن واقع است
ز سال وصالش بادهایش بسیر

نسب نامه حضور حضرت صاحب قبله خواجه غریب نواز مولانا شیخ المشایخ مظهر الله الصمد حضرت خواجه گل محمد صاحب رضی الله عنه از آدم علیه السلام تا برخوردار شیخ غلام معین الدین زید صیانته و طول عمره بحرمت سیدنا محمد و آله و اصحابه و جمیع مشایخ کرام الی یوم الدین ❊ حضرت ابو البشر آدم صفی الله علیه السلام ابنش حضرت شیث علیه السلام ابنش انوش ابنش قینان ابنش مهلائیل ابنش یارد ابنش اخنوخ ابنش متوشلخ ابنش لامک ابنش نوح علیه السلام ابنش شام ابنش ارفخشد ابنش شالخ ابنش عابر ابنش فالغ ابنش ارغو ابنش شاروخ ابنش ناخور ابنش آذر ابنش حضرت ابراهیم علیه السلام ابنش حضرت اسماعیل علیه ابنش قیدار ابنش حمل ابنش ثابت ابنش سلامان ابنش همیع فی بعض النسخ هو همیع ابنش



اُوَدْ ابنش اُدّ ابنش عدنان ابنش معدّ ابنش نزار ابنش مضر ابنش الیاس علیه السلام ابنش مدرکه ابنش خزیمه ابنش کنانه ابنش نضر ابنش مالک ابنش فهر ابنش غالب ابنش لوی ابن مبارکش کعب است که حامل نور جناب سرور کائنات مبدء موجودات حضرت محمد مصطفے صلی الله علیه وسلم است و اولادش تا روز قیامت اظهر من الشمس که حاجت تحریر نیست از لوی دو فرزند یکے کعب و ثانی عامر است فرزند کعب مره ابنش کلاب ابنش قصی ابنش عبد مناف ابنش هاشم ابنش عبد المطلب ابنش حضرت عبد الله ابن مبارکش حضرت سردار دو جهان صلے الله علیه و آله وسلم و ثانی فرزند لوی عامر و اورا دو فرزند یکے فیل ابنش مالک ابنش نضر ابنش عبدود ابنش عبد الشمس ابنش قیس ابنش لیث ابنش عبد العصے ابنش هزیل که بر دست حضرت امام المشارق والمغارب علی المرتضیٰ کرم الله وجهه بقید باغیه شهید گشته و ابنش باسلام مشرف گشته و ثانی معاویه جانب امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم الله وجهه از دست قید باغیه شهید گشته ابنش محمد محسن با امام در دشت کربلا شهید شده ابنش عیسی ابنش سلمان ابنش عبد الرحمن ابنش زید ابنش سعد ابنش مسعود ابنش سلیمان ابنش فیروزان بعضے گویند که اسمش فیروزین و بعضے گویند فیروز علی کرخی مولی یعنی آزاد کرده حضرت امام علی موسی رضا دربان آنحضرت بود روزی مردمان اژدهام کردند در پا درامد هلاک شد و بعضے گویند بسبب اژدهام پهلو شکسته بیمار شدند بهمان بیماری بحق پیوستند ابن مبارکش شیخ الشیوخ خواجه خواجگان سر سلسلهٔ کرخیان و تفادریان چشتیان و سهروردیان وغیره عالیجناب حضرت خواجه معروف کرخی رضی الله عنه کنیت وی ابو محفوظ قدس سره از طبقهٔ اولی مشائخ است وصال ایشان دویم ماه محرم سنه ۲ مابین است و مزار پر انوار ایشان در بغداد شریف در محله کرخ است و مجرب است هر که بر آستان مبارک ایشان دعا خواهد مستجاب گردد خلافت از حضرت سلطان اولیا امام الهمام حضرت امام علی موسی رضا صاحب میدارند و صحبت

رباعی
[illegible] اقطاب [illegible] کرخی
خواجه [illegible]
[illegible] علی موسی رضا بود
از خلفای [illegible] بود
علی موسی رضا از [illegible]

۱۲



با حضرت شیخ المشایخ خواجه داود طائی رضی الله عنهم نیز بود و حالات کشف و کرامات در
تذکرة الاولیاء مندرج و قبل از شیخ المشایخ خواجه شیخ معروف کرخی رض به بنی غام معروف
بودند و از شیخ صاحب قدس سره در بغداد به ستغیث و در بخارا الخواجه اشتهار میدارند و اولادش
را ازین سبب شیخ و خواجه زاده منسوب می سازند فرزند مبارک حضرت خواجه معروف کرخی
خواجه محمد محفوظ ابنش شیخ محمد ابنش شیخ حامد ابنش شیخ محمد جعفر ابنش شیخ عبد الغنی ابنش
شیخ جمال الدین ابنش شیخ محمد عارف ابنش شیخ شهاب الدین ابنش شیخ محمد صالح ابنش
شیخ حیدر ابنش شیخ محمد نصیر ابنش شیخ نظام الدین ابنش شیخ سعید الدین ابنش شیخ رشید الدین
ابنش شیخ محمد تقی ابنش شیخ عباس علی ابنش شیخ نور الدین ابنش شیخ امان الله ابنش
شیخ مراد علی ابنش شیخ حافظ محمود ابنش شیخ حاجی احمد ابنش شیخ حاجی علی رضا ابنش
شیخ حافظ احمد ابنش شیخ ظهیر الدین در عهد حضرت سلطان خلد آشیان شاه جهان بادشاه
از بخارا در دار السلطنت بادشاه موصوف رسیده بمنصب شیخ الاسلام در دار الامان
ملتان در شهر سکونت ورزیده و در مسجد جامع اذان خود میدادند ازین سبب در عوام الناس
بشیخ الاسلام بانگه شهرت یافته بودند از ینجا لقب بانگه مقرر شده شیخ الاسلام شیخ ظهیر الدین را
دو پسر بودند یکے شیخ بدر الدین که اوستاد و پیر شاه عبد العزیز بادشاه ملک بخارا بود
و آنجا استقامت داشت دویم شیخ حاجی رحم علی که در دار الامان ملتان متولد شدند شیخ
بدر الدین را یک پسر شیخ کرم علی که معروف بشیخ کرمداد است تولد شده بود بعد وفات
پدر بزرگوار خود در عهد بادشاه غازی اورنگ زیب در ملتان شریف رسیده فاتحه
خوانی جد بزرگوار خویش ادا ساخته بملاقات بادشاه موصوف در دهلی رفتند و از بادشاه
غازی بخلعت فاخره سرفراز گشته دو پرگنه ظریف پوکهند و عمله پرگنه ملتان بجهت لنگر و مدد
معاش امداد شده چون در ملتان بآن خلعت فاخره و دستار کلان رسیدند در عوام
الناس بشیخ کرمداد و دیگه اشتهار یافتند شیخ کرمداد چهار فرزند داشت شیخ محمد حسین و شیخ



خالق داد لاولد و شیخ اللہ داد لاولد و شیخ رحیمداد و شیخ محمد حسین چہار فرزند داشت یکے شیخ
حافظ عبد الرشید و شیخ محمد صدیق و شیخ محمد زمان و شیخ کرمداد لاولد و شیخ رحیمداد و شیخ
محمد صدیق دو فرزند پیداشت یکے شیخ محمد بخش لاولد و ثانی شیخ محمد فاروق کہ بطرف بنگالہ
شہر ہندوستان رفتہ درانجا سکونت پذیر شدہ و از اولاد دیگر شان صاحبان برادران در
ملتان و خیر پور۔ بہاولپور۔ مبارکپور۔ احمد پور موجو د اند و شیخ حافظ عبد الرشید را کہ در ملتان
فرزند تولد شدہ حضرت شیخ گل محمد حکیم است و از ایشان پنج فرزند شدند یکے شیخ غلام حسن حکیم
لاولد کہ در گڑھی اختیار خان سمت غرب خانپور ریاست ہذا فوت شدہ دوم شیخ محمد رشید حکیم سوئم
شیخ محمد صدیق حکیم چہارم شیخ محمد یوسف حکیم پنجم حضرت شیخ مولوی صاحب مولوی اللہ یار صاحب
حکیم کہ از ایشان یک فرزند اسم مبارکش حضرت شیخ المشائخ غریب نواز خواجہ گل محمد صاحب قبلہ
احمد پوری کہ در جمیع سلسلہ ہا خصوص در چشتیہ خاتم الاولیا اند و از حضرت خواجہ خواجگان شیخ
المشائخ مولانا مظہر قاضی الحاجات حضور خواجہ محمد عاقل صاحب قبلہ رونق افروز کوٹ مٹھن شریف
و چاچڑان شریف و از شیخ کامل مولانا خواجہ سلطان محمود صاحب رونق بخش خان بیلہ کہ خلیفہ اعظم
حضور موصوف اند بخلافت ممتاز اند و الی یوم القیام فیض ایشان برما یان باد بیت میان جملہ
اصحاب ہمچو ماہی بود + چہ نسبت ہمہ بلکہ بادشاہی بود + ہر کہ زدل دامن پیران گرفت + گنج
بقا زین دہ ویران گرفت + و از حضرت غریب نواز قبلہ احمد پوری دو فرزند شدند یکے حضرت
مولانا شیخے فیض رسان حضرت خواجہ محمود بخش صاحب قبلہ و ثانی حضرت مولانا خواجہ محمد بخش صاحب
قبلہ و از ایشان حضرت عمو صاحب حاجی الحرمین الشریفین مولانا مولوی شیخ حاجی محمد نصیر بخش
صاحب کہ از طرف حضرت نواب صاحب بہادر والی ریاست ہذا بر عہدہ وکالت در بیکانیر مامور
اند دام اقبالہ و مدظلہ العالی و حضرت خواجہ محمود بخش صاحب را دو فرزند اند یکے ابی امجدی حضرت
مولانا شیخ محمد نظام الدین صاحب مرحوم و ثانی حضرت شیخ مولوی اللہ یار صاحب مرحوم لاولد
و از ابی امجدی سہ فرزند شدند یکے حضرت اخی صالح مولوی شیخ دین محمد صاحب مرحوم کہ

از ایشان دو فرزند یکی شیخ محمود بخش و ثانی شیخ خدا بخش زید حیاتهما و دوم حضرت اخی حافظ کلام الٰهی مولوی شیخ محمد سیف الدین صاحب و از ایشان یک فرزند شیخ گل محمد المعروف محمد نواز طول عمره در ملتان اند و سوم این خاکراه درویشان فقیر محمد نجم الدین معروفی کرخی چشتی سجاده نشین خانقاه شریف حضور حضرت صاحب قبله احمد پوری و ازین یک فرزند شیخ غلام معین الدین که بفضله و کرمه مداد و طویل العمر عطا است سلسله چشتیه بهشتیه از تصنیف حضرت عارف تکمل فیض رسان شیخی مرشدی فیاض زمان آن مصباح مشکوٰة ولایت و کرامت نور کوکب هدایت شیخ المشایخ غریب نواز مولینا خواجه غلام فرید صاحب سجاده نشین و رونق بخش کوٹ مٹھن شریف و چاچران شریف دام الله فیوضهم و مد ظله العالی که حسب الارشاد حضور بتجویز طبع شدن این کتاب تکمله شریف سیر الاولیاء کالشمس فی الضیاء گشته هر که مطالعه فرماید این فقیر بیچاره خاکراه دردمندان محمد نجم الدین احمد پوری عفا عنه را بدعاء خیر یاد نماید ✤

بیچاره و عاجز و مضطرم
از بهر رسول امین مددی
از بهر مشاهده جان طلبم
بے شبه رؤف رحیم توئے
از خوان تو هر کس زله ربا
ای مبدء دین یقین مددی
ای باب فقر علی ولے
مولای همه اصحاب توئی
تو مردم دیده هر بشری
سر حلقه مجتهدین مددی
بو الفضل شیخ عبد الواحد

ای حضرت رب معین مددی
درمانده و بے کس و متعبم
ای راحت روح حزین مددی
بے شک احمد بے میم توئی
وز جود تو نشو و نما همه را
مخصوص برحمت لم یزلی
ای والی حصن حصین مددی
فاروق خطا و صواب توئی
در جهد جهاد اولی النصری
مشرع و متقی و زاهد
ابو الفاضل علیین مددی

هر لحظه عنایت مے طلبم
ای چاره مضطرین مددی
بیر بیب رسول کریم تو ئے
یا طٰه و یٰسین مددے
محمود محمد نور خدا
داننده راز خفے و جلے
ای دار حکم را باب توئی
ای افضل صد یقین مددی
ای خواجه ما حسن البصری
متورع و محتسب و جاهد
ابو الفیض فضیل عیاض شها

بر مطلع سنت رشک مها
١٠ ای زیبا عرب ای فخر عجم
ای شیخ شیوخ زمین مددی
ای شیخ حذیفه نیک شیم
در اهل دلان بس صاحب فر
١٢ با عشق الهی معموری ؛؛
محبوب کهین و مهین مددی
سلطان ابو اسحاق توئی
ای عارف عالی پاک نسب
١٦ سرمست ز جام مئی سرمد
مشهور بناصر دین مددی
خورشید منور اوج بقا
هر قاصد را مقصود توئی
١٩ ارباب شریعت را افسر
ای حاجی مکه نشین مددی
ای گنج حیا و وفا عثمان
٢٢ تا صدق و ذوق بهر یک جان ز تو
از خنجر عشق شهید شدی
ای خواجه قطب الدین مددی
مشهور جهان بنام تو شد
منظور نبی محبوب خدا

در جنب فیاضیت مهر سها
سلطان دو کون ابراهم
١١ سلطان طریقت راسخ دم
ای عین خصال همین مددی
معروف هبیره عرش مقر
وز جام محبت مخموری
١٤ در علم شهی آفاق توئی
سر سلسلۀ تلقین مددی
حنفی مذهب و صوفی مشرب
ای واحد گشته بذات احد
١٧ تو یوسف مصر ولایت را
ای مشرق نور مبین مددی
هر عارف را مودود توئی
اصحاب طریقت را رهبر
٢٠ ای رکن ولایت جان جهان
در بقعۀ بکه دفین مددی
اسلام بهندوستان ز تو ؛
با دولت وجد وحید توئی
٢٣ با صدق فرید غلام تو شد
ای شیخ فرید الدین مددی
از مهر تو تافت بهند ضیا

ای شمع بهشت برین مددی
ای ابراهیم ابن الادهم
خوش خلق و سراپا جود و کرم
١٣ اعلی العرفان بلند قدر ؛
ای شیخ امین الدین مددی
ممشاد علو الدینوری
در کشف حقائق طاق توئی
١٥ ای بو احمد ابدال لقب
ای مایۀ محتشمین مددی
ای خواجۀ ابن ابی احمد
از حسن تو زینت زیب و ضیا
١٨ هر جا مدرا محمود توئی ؛؛
ای قطب لیار یمین مددی
مخدوم جهان شریف سیر
در قبضۀ حکم تو کون و مکان
٢١ ای تازه شده ایمان ز تو
ای شیخ معین الدین مددی
در مقعد صدق قعید توئی
از روز ازل در دام تو شد
٢٤ خورشید جبین و ماه لقا
ای شیخ نظام الدین مددی

۲۵ مستغرق بحر شهود توئے
ای شیخ نصیر الدین مددی
سرمایۂ فضل و کمال توئے
در راه طریقت نور امین
۲۸ از لطف خدا امداد ترا
ای ناصح علم الدین مددی
در جمله صفت محمود توئے
در عشق حقیقی غرق شدے
۳۱ ای اطیب اطهر ظاهر بطن
در ذات صفات حسین مددے
ای شیخ محمد هادی ما
مختار رشه لولاک توئے
۳۴ متخلق با اخلاق اله
حقدان و حقایق بین مددے
شد حال مقام بتمام ز تو
مر عیش حقیقی را سببے
۳۷ ای قطب زمانه غوث زمن
ای قبله معتقدین مددی
ای شیخ محمد عاقل ما
خوش نام خدا بخشته برهان
۴۰ ای زینت فخر مکان و مکین

مستهلک نور وجود توئے
۲۶ ای گلبن حسن جمال توئے
ای شیخ کمال الدین مددی
مصباح منیر زجاجۂ دین
وز فیض نبی ارشاد ترا
۲۹ ای واصل با مقصود توئے
ای طرهٔ حمید گزین مددی
در بحر احد تا فرق شدے
ای روح مجرد پاک رتن
۳۲ ای لایق مرتبۂ علیا
ای قدوهٔ عهد یقین مددی
بر خاک مه افلاک توئی
در فقر ولایت عالی جاه
۳۵ در ملک سلوک نظام ز تو
ای شاه نظام الدین مددے
محبوب الله محب نبے
ای خواجۂ خلق بهار وطن
۳۸ در دست تو هست زمام قضا
ای قاضی شرع متین مددی
ای قطب مدار مغیث زمان
بر تخت ولایت صدر نشین

موجود تجلی مشهود توئے
وی بلبل باغ وصال توئے
۲۷ ای بزم ولایت را تزئین
ای شیخ سراج الدین مددی
با نفس مدام جهاد ترا
وی ناظر نور وجود توئے
۳۰ ای نور قدم را شرق شدے
ای شیخ جمال الدین مددے
ای حسن محمد عین حسن
مکشوف بتو همه ارض و سما
۳۳ ای قطب مدینۂ پاک توئی
ای یحیی محی الدین مددے
ای شیخ جلیل کلیم الله
هر سالک را انعام ز تو
۳۶ تسکین ده هر مضطر بے
مولانا فخر الدین مددی
ای نور محمد مرشد من
۳۹ افزود ز فیض تو نور الهی
ای بخشاینده اهل جهان
ای رهبر جادهٔ دین مددی
ای شاه غلام فخر الدین

با دولت وصل قرین مددی	ای پردہ ز خود توحید ترا	از کون و مکان تجرید ترا
اسرار سلوک پدید ترا	دل باخت ہر آن کس دید ترا	ای نام غلام فرید ترا
از خضر حیات مزید ترا	حقا کس مثل ندید ترا	حضرت سجادہ نشین ادبی

تواریخ اعراس مشائخ کرام ہر چہار سلسلہ وغیرہ

ماہ	تاریخ	اسمای حضرات مشائخ	ماہ	تاریخ	اسمای حضرات مشائخ
محرم	۱ر	حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ			و تولد مبارک در اجودھن سنہ ۵۶۹ھ
"	"	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی	محرم	۵ر	نواب محمد بہاول خان ثالث بالخیر
		روز چہارشنبہ سنہ ۶۳۲ ہجری۔	"	۶ر	بقولے خواجہ ابو علی فضیل ابن عیاض
"	"	حضرت فضیل عیاض و حضرت شیخ			روز جمعہ سنہ ۱۸۷ھ مرقد در مکہ معظمہ گورستان
		ابوالحسن ہنکاری و شیخ ابوسعید			جنت المعلی متصل روضہ مبارک حضرت
		سنہ ۴۹۳ھ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم			خدیجۃ الکبری و تولد در سمرقند۔
"	"	ابوالخیر مخزومی + وصال ہر سہ	"	۹	جناب شیخ المشائخ مولانا حضرت خواجہ
		صاحبان درین ماہ بلاتعین تاریخ			گل محمد صاحب احمدپوری رضی اللہ عنہ
		علی الاصح +			قریب پچاس اول روز جمعہ سنہ ۱۲۴۳ھ بود در
"	۲ر	حضرت خواجہ خواجگان شیخ الشیوخ			احمدپور روضہ مبارک زیارتگاہ خلق است
		خواجہ معروف کرخی رض سنہ ۲۰۰ھ در بغداد	"	"	حضرت ابی امجدی مولانا شیخ محمد نظام
		زیارتگاہ خلق اللہ است۔			الدین صاحب رضی اللہ عنہ بوقت مغرب
"	۴ر	بقولے حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری			شب آدینہ شب نہم محرم سنہ ۱۲۸۸ھ
"	۵ر	خواجہ غریب نواز سلطان الزاہدین	"	۱۰ر	حضرت امیر المومنین امام حسین صاحب شہید
		خواجہ فرید الدین در پاک پتن			رضی اللہ عنہ وقت ظہر جمعہ و بروایتے
		شریف زیارتگاہ خلق اللہ است سنہ ۶۶۴ھ			بروز شنبہ سنہ ۶۱ھ

ماہ	تاریخ	اسماء مشائخ رضی اللہ عنہم
محرم	۱۰؍	خواجہ ابو الحسن خرقانی رضی اللہ عنہ در شب۔
〃	۱۳؍	حضرت خواجہ کریم الدین ممشاد علو دینوری ۲۹۸ھ سنہ مرقد و تولد کہ دینور است۔
〃	۱۸؍	حضرت امیر المومنین امام زین العابدین صاحب رضؓ
〃	〃	حضرت مولانا مولوی جامی صاحب رضی اللہ عنہ۔
〃	۱۹؍	شیخ محمد صادق گنگوئی رضؓ
〃	۲۰؍	حضرت شیخ المشائخ قاضی خواجہ تاج محمود صاحب در شب یکشنبہ بوقت عشا سنہ ۱۲۷۳ھ مصرعہ بستم از ماہ محرم بعد عشا راز احد۔
〃	۲۶؍	حضرت قاضی عبد المقتدر بن قاضی رکن الدین رضؓ سنہ ۷۹۱ھ
〃	۲۹؍	وصال حضرت والدہ شریفہ خواجہ تاج محمود صاحب رضؓ بروز دوشنبہ سنہ ۱۲۶ ہجری ھ
〃	〃	حضرت مولانا خواجہ محمد شرف الدین

ماہ	تاریخ	اسماء مشائخ رضی اللہ عنہم
		شہید خلیفہ حضرت سید محمد حسن علی شاہ چشتی دہلوی روز یکشنبہ وقت ظہر سنہ ۱۲۷۴ مرقد مبارک در دہلی گلی شاہ تارا و تولد در دہلی ۱۱ رجب ۱۲۱۰ھ
محرم	۳۰؍	حضرت شیخ المشائخ مولانا فیاض نا مولوی خواجہ خدا بخش صاحب خیر پوری سنہ ۱۲۵۱ھ اگر ایام محرم ۲۹ شوند یکم صفر عرس می شود۔
صفر المظفر	یکم	بقولے حضرت امیر المومنین امام علی موسیٰ رضا صاحب سنہ ۲۰۳ھ
〃	۲؍	والدہ شریفہ حضرت مولانا خواجہ گل محمد صاحب قبلہ احمد پوری رضؓ
〃	۷؍	حضرت غوث الملک خواجہ بہاء الدین ذکریا ملتانی رضؓ سنہ ۶۶۵ھ
		بقولے حضرت خواجہ ابو الفضل عبد الواحد بن زید رضؓ مرقد منورہ در بصرہ سنہ ۱۷۷ھ
〃	؍	حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد سلیمان تونسوی رضؓ روز ہفتم بود اُخیٰ از صفر
〃	۱۷؍	حضرت مخدوم عارف ابن سنہ ۱۲۵۷ھ حضرت شیخ عبد الحق صاحب توشہ



ماہ	تاریخ	اسمائے مشایخ
صفر المظفر	۲۶	حضرت شیخ علم الدین بن حضرت شیخ سراج الدین رضہ مرقد منور در پیران پٹن و تولد سیر۔
؍؍	۲۷	خواجہ عبد الواحد رضہ و بقولے حضرت خواجہ شیخ یحیی مدنی سنہ ۱۱۲۲ھ
؍؍	۲۸	حضرت امیر المومنین امام حسن صاحب شہید +
؍؍	؍؍	حضرت خواجہ یحیی مدنی۔
؍؍	؍؍	حضرت شیخ اللہ یار صاحب والد بزرگوار حضرت مولانا خواجہ گل محمد صاحب احمد پوری رضہ
ربیع الاول	۲	جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بقول اصح۔
؍؍	۳	بقولے حضرت فضیل عیاض رضہ
؍؍	؍؍	حضرت شیخ رضی الدین علی لالا رضہ سنہ ۶۴۲ھ
؍؍	؍؍	حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضہ
؍؍	۵	خواجہ ہاشم نقشبندی۔
؍؍	۸	امیر المومنین حضرت امام حسن عسکری

ماہ	تاریخ	اسمائے مشایخ
ربیع الاول	۹	حضرت شیخ شیر سرخ سید جلال الدین بخاری رضہ در اوچ زیارت گاہ خلق است۔ بقولے حضرت خواجہ محمد صاحب عرف محمد اعظم صاحب چشتی سنہ ۱۱۳۳ھ مرقد منور و تولد در احمد آباد۔
؍؍	۱۰	بقولے شیخ رضی الدین علی لالا رضہ
؍؍	۱۱	حضرت مولانا خواجہ محمد بخش صاحب صاحبزادہ خورد حضرت خواجہ گل محمد صاحب احمد پوری مزار شریف در ملتان قریب روضہ مبارک حضرت غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی سنہ ۶۹۷ھ
؍؍	۱۲	جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بقول مشہور۔
؍؍	؍؍	حضرت امام احمد حنبل رضہ
؍؍	۱۳	حضرت مخدوم علی صابر رضہ
؍؍	؍؍	حضرت شیخ جلال الدین صاحب پانی پتی رضی اللہ عنہ۔
؍؍	۱۴	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار

ماه	تاریخ	اسمای مشایخ
		اوشی رض سنه ۶۳۳ مرقد منور در مهرولی معروف بقطب که از دهلی هفت کروه جانب جنوب است و تولد در اوش که از مضافات ماوراء النهر است سنه ۵۸۲
ربیع الاول	۱۵ر	بقولے حضرت امام حسن صاحب رض
〃	۲۴ر	حضرت شیخ فانی بالله باقی بالله
〃		حضرت شیخ کلیم الله جهان آبادی رض سنه ۱۱۴۲ در دهلی مابین قلعه و جامع مسجد زیارتگاه است و تولد مبارک ۲۴ جمادی الثانی یک هزار و شصت سنه ۱۰۶۰ که عنی تاریخ تولید خود حضرت در مکتوبات کلیمی صد بست چهارم تحریر فرمود۔
〃	۲۶	حضرت شیخ محمد صاحب بن شیخ حسن محمد صاحب رض
〃	〃	خواجه عبید الله احرار رض
ربیع الثانی	۳ر	حضرت مولانا شیخ المشایخ خواجه سلطان محمود صاحب رض روز یکشنبه وقت زوال سنه ۱۲۳۹ مزار مبارک در خان بیله علاقه ریاست [illegible]

ماه	تاریخ	اسمای مشایخ
ربیع الثانی	۴ر	حضرت خواجه خواجگان خواجه ابو یوسف چشتی رض سنه ۴۵۹ مرقد منور در چشت و تولد در سنه ۳۷۵۔
〃	۵ر	حضرت خواجه محکم الدین صاحب سیرانی رض قریب بهاولپور پیرانوار است سنه
〃	۷ر	حضرت امام مالک رض۔
〃	۹ر	پیر کلان حضرت محبوب سبحانی محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رض علی الاصح۔
〃	۱۱ر	بقولے حضرت محبوب سبحانی رض
〃	۱۳ر	بقولے ایضاً
〃	۱۴	حضرت خواجه خواجگان خواجه ابو اسحاق شامی چشتی رض سنه ۳۲۹ مرقد منور در شهر عکه که از بلاد شام است و تولد در چشت۔
〃	〃	مولوی محمد مراد صاحب سیت پوری خلیفه حضرت مولانا فیاضی شیخ حافظ مولوی عبید الله صاحب ملتانی۔
〃	۱۷ر	حضرت محبوب سبحانی رض علی المشهور
〃	۱۸ر	حضرت محبوب الٰهی سلطان المشایخ

ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ کرام	ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ کرام
ربیع الثانی	۱۸	خواجہ نظام الدین بعد طلوع آفتاب روز چہار شنبہ سنہ ۷۲۵ و تولد در بدایون سنہ ۶۳۶			شیخ المشائخ خواجہ محمد عاقل صاحب رونق افروز کوٹ مٹھن شریف و چاچڑان شریف رضی اللہ عنہ
"	۲۰	بقولے حضرت محبوب سبحانی رض	ربیع الثانی	۲۹	حضرت شیخ احمد جورغانی رض۔
"	۲۲	حضرت شیخ محی الدین عربی صاحب فتوحات مکی۔	"	"	حضرت سلطان التارکین خواجہ حمید الدین صوفی ناگوری رض
"	۲۳	والدہ صاحبہ حضرت اخوی صاحب شیخ مولوی دین محمد صاحب علیہ الرحمۃ احمد پوری سنہ ۱۲۶۱ ہجری۔	جمادی الاول	۵	حضرت شیخ المشائخ خواجہ حافظ محمد جمال صاحب ملتانی قبل زوال۔
"	۲۶	حضرت خواجہ ابو یوسف صاحب چشتی رض کذا فی آداب الطالبین	"	"	حضرت شیخ المشائخ خواجہ غلام فخر الدین صاحب رونق افزای کوٹ مٹھن و چاچڑان شریف قبل زوال سنہ ۱۲۸۸۔
"	"	حضرت عمو صاحب شیخ اللہ یار صاحب علیہ الرحمۃ در احاطہ خانقاہ شریف حضور حضرت صاحب قبلہ احمد پوری در سنہ ۱۲۸۸ ہجری۔	"	۶	حضرت شیخ المشائخ خواجہ نور محمد صاحب نارووالہ رضی اللہ عنہ مزار پر انوار در حاجی پور شریف۔
"	۲۸	حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ عبد اللہ صاحب احمد پوری رض خلیفہ حضرت سلطان الاولیا	"	"	حضرت مولانا فیاضی شیخ حافظ محمد عبید اللہ صاحب رض ملتانی۔
			"	۸	حضرت سید امیر کلال صاحب نقشبندی رض
			"	۹	حضرت قطب الاقطاب شاہ رکن عالم رکن الدین



ماہ	تاریخ	اسمای مشایخ کرام
		ملتانی رضی اللہ عنہ سنہ ۷۳۵ھ
جمادی الاول	۱۰	حضرت شیخ المشایخ خواجہ نجم الدین کبرٰی رض
″	۱۲	حضرت شیخ نورالدین اسفرائنی المشہور بالکسرقی رض شب یکشنبہ سنہ ھ
″	۱۶	حضرت خواجہ خواجگان خواجہ ابراہیم بن الادہم رض بقولے۔ و بقولے حضرت شاہ رکن عالم ملتانی حضرت
″	″	مائی صاحبہ معصومہ حضرت مولانا خواجہ گل محمد صاحب قبلہ احمدپوری رض
″	۱۷	حضرت خواجہ ابو تراب نخشبی رض
″	۲۱	حضرت شیخ سراج الدین بن حضرت خواجہ کمال الدین صاحب علامہ رض سنہ ۸۱۴ھ مرقد منورہ پیران پٹن و تولد در اودہ۔

ماہ	تاریخ	اسمای مشایخ کرام
جمادی الاول	۲۶	بقولے حضرت خواجہ ابراہیم بن الادہم رض
″	۲۸	بقولے شہنشاہ اقلیم عرفان حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم بلخی قدس سرہ شب جمعہ سنہ ۲۶۲ھ و تولد در بلخ در سنہ ۱۶۰ھ بیت مرقدش در ولایت شام است ✣ نور حق بر مزار او عام است
جمادی الثانی	یکم	حضرت خواجہ ابو احمد چشتی رض سنہ ۳۵۵ھ مرقد منور در چشت و تولد ششم رمضان سنہ ۲۶۰ھ
″	″	حضرت خواجہ شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی درین ماہ بلاتعین تاریخ سنہ ۴۲۵ھ
″	۵	حضرت مولانا شیخ جلال الدین صاحب رومی رضی اللہ عنہ
″	۶	حضرت دیوان بدرالدین اسحاق رض
″	۷	حضرت اخی صالح مولوی شیخ دین محمد صاحب در روضہ مبارک حضور حضرت صاحب قبلہ احمدپوری مزار ایشان است بروز جمعہ بوقت ظہر سنہ ۱۳۰۹ھ
″	۱۰	بقولے خواجہ ابو احمد رض کذا فی السفینۃ
″	۱۲	حضرت شیخ ضیاء الدین ابی النجیب

ماہ	تاریخ	اسمای مشایخ کرام	ماہ	تاریخ	اسمائی مشایخ کرام
جمادی الثانی	″	عبدالقاہر سُہروردی رضؓ شب دوشنبہ بقولے۔			صابری رضؓ
″	۱۳ ۔	بقولے حضرت امیر المومنین امام علی تقی رضی اللہ عنہ۔	جمادی الثانی	۲۷ ۔	حضرت محبوب النبی شیخ المشایخ مولانا خواجہ محمد فخر الدین صاحب آخر شب سنہ ۱۱۹۹ھ مزار مبارک بجوار حضرت قطب الاقطاب در دہلی و تولد در اورنگ آباد سنہ ۱۱۲۶ھ
″	۱۴ ۔	حضرت امام محمد صاحب امام ابو حنیفہ صاحب کوفی رح	″	۲۹ ۔	حضرت امیر المومنین امام علی نقی رضی اللہ عنہ۔
″	″ ۱۵	حضرت شیخ محمد شریف صاحب رضؓ بروز دوشنبہ وقت یکپاس صبح بر آمدہ سنہ ۱۲۶۸ھ در شدائی شریف مزار مبارک ایشان است	رجب المرجب	یکم ۔	حضرت خواجہ خواجگان خواجہ حسن البصری رضؓ
″	۱۶ ۔	حضرت قطب شیخ راجن قتال صاحب شب شنبہ سنہ ۹۲۷ در اوچ متبرکہ زیارت گاہ خلق است	″	″	بقولے حضرت خواجہ مودود چشتی رضؓ
″	۱۷ ۔	بقولے حضرت شیخ ضیاء الدین ابی النجیب عبدالقاہر سُہروردی بروز جمعہ سنہ ۵۶۳ھ	″	″	حضرت شیخ فرخ زنجانی رضؓ
″	۲۲ ۔	حضرت امیر المومنین ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ بقولے۔	″	″	حضرت خواجہ ابو محمد چشتی ابن خواجہ ابو احمد چشتی رضؓ سنہ ۴۱۱ھ مرقد منورہ در چشت و تولد ہم شب اول عاشورہ محرم الحرام سنہ ۳۳۱ھ
″	۲۳ ۔	بقولے امیر المومنین موصوف رضؓ	″	۳	حضرت خواجہ خواجگان خواجہ حاجی شریف رضؓ
″	″	حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی	″	″	حضرت خواجہ اویس قرنی رضؓ بقولے
			″	″	بقولے ابو یوسف چشتی رضؓ۔

ماہ تاریخ اسمای مشایخ کرام
جمادی الثانی ۱۵ ۔ [illegible]

ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ کرام	ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ کرام
رجب	۵	حضرت خواجہ حسن بصری رضؓ روز جمعہ سنہ ۱۱۰ھ و تولد در مدینہ منورہ سنہ ۲۳ھ بیت سال نقلش بدرد و حسرت خوان + قدوۂ دین ۱۱۰ به بصرہ نهان			الیضا روز ہشتم بود از ماہی رجب ۱۲۲۹ھ
〃	۶	بقولے حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رضؓ سنہ ۶۱۲ھ مرقد منور در زندنہ از بلاد بخارا و تولد ہم سنہ ۴۹۲ھ	رجب المرجب	۱۰	بقولے خواجہ منیر الدین صاحب شریف زندنی رضؓ
〃	〃	حضرت خواجہ غریب نواز بزرگ خواجہ معین الدین صاحب رضؓ سنہ ۶۳۳ھ و مزار پرانوار در اجمیر شریف و تولد در سنجر سنہ ۵۳۷ھ	〃	۱۳	بقولے خواجہ حاجی شریف رضؓ
〃	〃	بقولے امیر المومنین حضرت امام موسیٰ کاظم صاحب رضؓ سنہ ۱۸۳ یا ۱۸۲ھ	〃	۱۵	حضرت امیر المومنین امام جعفر صادق صاحب رضؓ روز دوشنبہ سنہ ۱۴۸ھ
〃	۷	بقولے حضرت امیر المومنین موصوف رضؓ	〃	〃	بقولے حضرت امام موسیٰ کاظم صاحب رضؓ
〃	۸	حضرت شیخ المشائخ مظہر قاضی الحاجات سلطان الاولیا خواجہ محمد عاقل صاحب رونق افزا کوٹ مٹھن شریف و چاچڑان شریف وقت صبح صادق در ستدانی شریف و زیارت گاہ در کوٹ مٹھن شریف رضؓ بیت از مصنف صاحب ثامن از رجب بامداد دوشنبہ ۱۲۲۹			حضرت امام ابو حنیفہ صاحب کوفی رحمۃ اللہ علیہ
			〃	۱۹	حضرت ثانی صاحب مرحوم اہل پچرہ و مولوی شیخ رحیم بخش صاحب معروف احمد پوری شب یکشنبہ بوقت دو پاس سنہ ۱۲۰۸ھ
			〃	۲۲	حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی وقت شب جمعہ سنہ ۷۳۶ھ
			〃	۲۵	حضرت امیر المومنین امام موسیٰ کاظم صاحب رضؓ
			〃	۲۶	حضرت شیخ احمد معروف بمیان جیو بن حضرت شیخ نصیر الدین نبیرہ شیخ کمال الدین صاحب علامہ حضرت شیخ مولوی رحیم بخش صاحب معروف احمد پوری سنہ ۱۲۰۳ھ



ماہ	تاریخ	اسمائی مشائخ کرام
رجب المرجب	۲۷ر	حضرت شیخ جنید بغدادی صاحب رض بروز شنبہ سنہ ۲۹۷ ہجری۔
〃	〃	حضرت شیخ نصیر الدین صاحب نبیرہ حضرت شیخ کمال الدین صاحب علامہ رض
〃	〃	حضرت امام ابو یوسف صاحب رض
〃	۲۹ر	حضرت امام شافعی صاحب رض
شعبان المعظم	۵ر	حضرت مولانا مولوی عبد الغفور صاحب لاری شارح رض
〃	۶ر	حضرت شیخ المشائخ شیخ احمد علی صاحب بن حضرت سلطان الاولیاء خواجہ محمد عاقل صاحب رض مزار ایشان نیز در کوٹ مٹھن شریف است
〃	۱۵ر	حضرت خواجہ خواجگان سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی صاحب رض۔
〃	۱۹ر	حضرت شیخ شمس الدین صاحب ترک صابری پانی پتی رض
رمضان المبارک	یکم	حضرت شیخ محمد یوسف حکیم معروفی
رمضان المبارک	یکم۔	احمد پوری۔
〃	〃	حضرت مائی صاحبہ اہل پردہ۔
〃	〃	حضرت مولانا شیخ خواجہ محمود بخش صاحب قبلہ معروفی کرجی چشتی احمد پوری رض
〃	۳ر	حضرت ام المومنین خاتون جنت صاحبہ رض۔
〃	〃	حضرت شیخ ابی عبد اللہ خفیف صاحب رض۔
〃	〃	حضرت شیخ سری سقطی صاحب رضی اللہ عنہ سنہ ۲۵۳ھ
〃	۷ر	حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رض
〃	〃	نواب محمد صادق خان صاحب مرحوم
〃	۱۷ر	حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب سلطان الاشجعین و المتانجین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بقولے
〃	۱۸ر	حضرت شیخ المشائخ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی شب جمعہ سنہ ۷۵۷ تولد در اودہ سنہ ۶۷۵ ع

ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ کرام
رمضان المبارک	۲۰م	حضرت شیخ شرف الدین صاحب خلیفہ حضرت سلطان الاولیاء رونق افزا کوٹ مٹھن شریف رضہ
"	"	حضرت مولانا شیخ خواجہ محمود بخش صاحب بن حضرت خواجہ گل محمد صاحب قبلہ احمدپوری بروز جمعہ بعد طلوع سنہ ۱۲۸۹ھ
"	۲۱م	حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب سلطان الاشجعین والمتاخرین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ سنہ ۴۰ھ مشہور در نجف اشرف مرقد منورہ است و تولد در بیت اللہ شریف روز جمعہ سیزدہم رجب علی الاصح
"	"	بقولے حضرت امام علی موسیٰ رضا صاحب رضہ علی الاصح۔
"	۲۹م	بقولے حضرت امام علی موسیٰ رضا صاحب رضہ سنہ ۲۰۳ھ
شوال المعظم	یکم	بقولے حضرت خواجہ ابراہیم ادہم صاحب رضہ
"	۵م	حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضہ

ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ کرام
		بقولے سنہ ۶۱۷ھ
شوال	شوال	والدہ شریفہ حضرت مولانا شیخ خواجہ محمود بخش صاحب معروف کرخی چشتی احمدپوری رضہ سنہ ۱۲۸۶ھ
"	۶م	بقولے خواجہ عثمان صاحب ہرونی رضہ
"	"	حضرت شیخ تاج الدین ابوبکر عبد الرزاق صاحب رضہ مزار مبارک ایشان در علاقہ میلسی ضلع ملتان است۔
"	۷م	حضرت خواجہ ہبیرہ بصری صاحب رضہ علی الاصح سنہ ۲۸۷ھ مرقد منور در بصرہ و تولد در سنہ ۱۶۷ھ
"	۱۴م	حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی صاحب رضہ
"	۱۶م	حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سنہ ۶۱۷ھ مرقد مبارک در مکہ شریف تولد در قصبہ ہارون سنہ ۵۲۶ھ
"	۱۸م	حضرت امیر خسرو صاحب رضہ
"	"	و بقولے حضرت ہبیرہ بصری رضہ
"	۲۲م	حضرت شیخ مجد الدین صاحب بن حضرت شیخ سراج الدین صاحب رضہ ـ
"	"	حضرت مولوی شیخ عظیم بخش صاحب معروفی احمدپوری

ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ کرام
شوال	۲۴	بقول حضرت خواجہ سدیدالدین خلیفۃ المرغشی رضہ سنہ ۲۷۶ھ
〃	۲۵	بقول خواجہ موصوف۔ و
〃	〃	حضرت شیخ عبدالوہاب صاحب رضہ
〃	۳۰	مولوی محمود صاحب بن خلیفہ حضرت محمد اعظم صاحب شاہ انوی خلیفہ سلطان الاولیاء و رونق افروز کوٹ مٹھن شریف۔
ذیقعدہ	۹	حضرت شیخ المشائخ خواجہ حافظ غلام حسن صاحب و ابن خلیفہ حضرت قبلہ عالم صاحب مہاروی و مزار شریف نیز در چشتی شریف قریب بروضہ مبارک حضور قبلہ عالم غریب نواز رضہ
〃	۱۲	حضرت شیخ المشائخ خواجہ نظام الدین صاحب اورنگ آبادی ملک دکن تولد در قصبہ از قصبات پورب۔
〃	۱۳	حضرت مولوی صاحب شیخ مولوی غوث بخش صاحب مصنف تحفہ غوثیہ در حکمت قانون

ماہ	تاریخ	اسمای مشائخ کرام
		حضرت میاں صاحب قبلہ احمد پوری مزار مبارک قریب خانقاہ شریف حضرت مخدوم جہانیان جلال الدین بخاری صاحب در اوچ متبرکہ است
ذیقعدہ	۱۶	حضرت شیخ المشائخ خواجہ سید محمد گیسودراز صاحب رضہ سنہ ۸۲۵ھ مزار مبارک در گلبرگہ شریف
〃	۱۷	حضرت خواجہ شاہ محمد عظیم صاحب خلیفہ حضرت قبلہ مولانا فخر جہان صاحب دہلوی سنہ ۱۲۲۳ وقت صبح صادق مرقد مبارک بیرون دہلی و تولد در دہلی
〃	۱۹	حضرت خواجہ سید محمد حسن صاحب خلیفہ خواجہ محمد عظیم صاحب دہلوی وقت صبح صادق شنبہ سنہ ۱۲۴۳ و تولد در سنہ ۱۲۰۳ھ
[illegible]	۲۷	حضرت شیخ المشائخ خواجہ صاحب علامہ رضہ سنہ [illegible]

مہ	تاریخ	اسمای مشایخ کرام
		مزار پر انوار در دہلی و تولد در اودہ
ذیقعده	۲۸ ر	حضرت شیخ المشایخ خواجہ حسن محمد صاحب رض ۹۸۲ھ مرقد منور و تولد در احمد آباد گجرات عمر شریف ۵۹ سال۔
ذی الحجہ	۲ ر	بقولے حضرت خواجہ جمال الدین عرف جمن چشتی رض ۹۸۰ھ مزار پر انوار در احمد آباد گجرات و تولد در پیدان پتن است
״	۳ ر	حضرت خواجہ خواجگان غریب نواز قطب مدار قبلہ عالم شیخ المشایخ مولانا و مرشدنا خواجہ نور محمد صاحب مہاروی رضی اللہ عنہ در آخر شب مزار پر انوار در چشتی شریف علاقہ شہر فرید ریاست بہاولپور است
״	۶ ر	حضرت امیر المومنین امام محمد تقی صاحب رض۔
״	״	حضرت شیخ سید علی ہمدانی رضی اللہ عنہ سیدنا علما

مہ	تاریخ	اسمای مشایخ کرام
		ثانی۔ و بسم اللہ الرحمن الرحیم ہر دو تاریخ اوست +
ذی الحجہ	۷ ر	حضرت امیر المومنین امام محمد باقر صاحب رض
״	״	حضرت شیخ المشایخ شیخ شبلی صاحب رض
״	۱۰ ر	حضرت قطب الاقطاب شیخ المشایخ مخدوم جہانیان جلال الدین بخاری رضی اللہ عنہ مزار مبارک در اوچ است
״	״	حضرت شیخ سعد الدین حموی صاحب رضی اللہ عنہ۔
״	۱۲ ر	حضرت امیر المومنین حضرت عثمان رض بقولے۔
״	״	حضرت شیخ المشایخ خواجہ خدا بخش صاحب وصال در چاچران شریف و مزار پر انوار در کوٹ مٹھن شریف است
״	۱۳ ر	حضرت امیر المومنین صاحب موصوف رض بقولے۔
״	۱۳ ر	حضرت شیخ جلال تھانیسری صاحب رض
״	۱۸ ر	حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بقولے۔
״	۲۰ ر	حضرت شیخ [illegible]

ماه	تاریخ	اسمای مشایخ کرام	ماه	تاریخ	اسمای مشایخ کرام
ذی الحجه	۲۲	حضرت خلیفه محمد اعظم صاحب شاه ابوی خلیفه حضرت سلطان الاولیار رض	ذی الحجه	۲۸	حضرت مولوی صاحب مولوی سلطان محمود صاحب معروف مولوی جندوڈه خلیفه حضرت خواجه تاج محمود صاحب ومزار مبارک در بستی ... ضلع مظفر گڈھ است +
"	۲۷	حضرت شیخ المشایخ ابوبکر شبلی رض سنه ۳۳۴ھ			
"	۲۸	حضرت امیر المومنین عمر ابن الخطاب رض			

تمت

خاتمة الطبع

الحمد لله والمنة که کتاب مستطاب تذکره اولیار متقدمین ومتاخرین خصوصًا سلسله چشتیه فخریه رحمهم الله علیهم اجمعین معه ملفوظات ولوامع حضرت سلطان الاولیا قطب العرفا شمس الهدی شیخ کامل خواجه محمد عاقل صاحب خلیفه حضرت قطب الاقطاب خواجه نور محمد صاحب مهاروی رحمة الله علیه که جمع کرده سند المحققین تاج العارفین مظهر اسرار احد حضرت خواجه گل محمد صاحب احمدپوری رحمة الله علیه است باجازت خاص قدوة السالکین زبدة الکاملین حضرت خواجه محمد نجم الدین صاحب معروفی کرخی چشتی احمدپوری سجاده نشین خانقاه شریف حضرت مصنف رحمة الله علیه بماه مبارک جمادی الآخر سنه ۱۳۱۲ هجری قدسی در مطبع رکوی واقع دهلی بحسن اهتمام هیچکاره زمن سید میر حسن غفر الله ذنوبه حلیه انطباع در بر کشید امید که بلا اجازت

این مطبع کسے دیگر صاحب بقصد انطباع نفرمایند

اطلاع مندرجه ذیل کتب درین مطبع عنقریب طبع خواهند شد هر شخص که طالب باشد درخواست فرمایند
گنج اسرار متن کلام حضرت معین الدین چشتی اجمیری رح فارسی **منتخب لطایف سیریه** حالات حضرت سلطان الذاکرین صاحب التسخیر رح اردو **حیات اعظم** سوانح عمری حضرت امام اعظم کوفی رح اردو **نفائس التواریخ حکما**



